

فہرست بعض مطالب فصل الخطاب لمقدمہ اہل الكتاب حصہ دوم

بعض مطالب فصل الخطاب لمقدمہ اہل الكتاب حصہ دوم

۸۲۳۶
مجلد دوم

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۹	مسیح کی پہلی بشارت۔	۲۳	۱	بشارات محمدیہ کی بحث اثبات نبوت۔	۱
۱۰	تحقیق تسمیہ مسیح و ذکر ولادت۔	۲۴	۲	اثبات نبوت کی واسطے کتب سابقہ انبیاء کے بشارات	۲
۱۱	مسیح ابن یوسف بن نہ ابن مریم۔	۲۵	۳	شرط نہیں۔	۳
۱۱	مسیح کی دوسری پیشین گوئی۔	۲۶	۴	درہم پادریوں کا نسبت عدم ذکر بشارات محمدیہ کے	۴
۱۲	نبوت عدم سلطنت مسیح و اہلای مصائب نبی اسرائیل	۲۷	۵	تسمیہ احکام بشارات محمدیہ کی۔	۵
۱۳	مسیح کی تیسری بشارت۔	۲۸	۶	قائمہ ذکر بشارات مسیحیہ کا قبل بشارات محمدیہ کے	۶
۱۴	مسیح نہ اسرائیلی ہیں اور نہ نسل اسرائیل سے	۲۹	۷	پابندی مذہب کے تلخ۔	۷
۱۵	آب اب متی ولوقا کے تاویل تو فیق پر	۳۰	۸	مشاعرہ میں انصاف اور تعصب کا بیان۔	۸
۱۶	الزامی اعتراض۔	۳۱	۹	سوفسطائی اور یہود کا اعتراض بشارات محمدیہ	۹
۱۷	مسیح کی چوتھی بشارت۔	۳۲	۱۰	و عیسویہ پر۔	۱۰
۱۸	ظلم یہود کی نسبت عیسائیوں کا غلط بیان۔	۳۳	۱۱	بشارات و دیگر معنائیں میں بحث انصاف قائم۔	۱۱
۱۹	مسیح کی پانچویں بشارت۔	۳۴	۱۲	قباحتیں ضرورت بشارت کی اثبات نبوت میں	۱۲
۲۰	آیات متی و اشیا کی مخالفت پر الزامی جواب۔	۳۵	۱۳	شرطیت بشارت پر الزامی جواب۔	۱۳
۲۱	مسیح کی چھٹی بشارت۔	۳۶	۱۴	پہلا الزام بر تقدیر تسلیم ضرورت بشارت کی۔	۱۴
۲۲	اقوال انابیل کے زبانی روایات کا بمقابلہ احادیث	۳۷	۱۵	دوسرا الزام بر تقدیر تسلیم لزوم بشارت کی۔	۱۵
۲۳	صحیحہ کے کچھ اعتبار نہیں۔	۳۸	۱۶	تیسرا الزام بر تقدیر تسلیم شرطیت بشارت کی۔	۱۶
۲۴	ایک نوٹ احادیث پر۔	۳۹	۱۷	بشارات کے مصداق معین میں اشکال و وقت۔	۱۷
۲۵	پہلی بشارت محمدیہ کہ اجمالاً تورات میں و تفصیلاً	۴۰	۱۸	تفصیل بشارات کی ضروری ہونے پر الزامی جوابات	۱۸
۲۶	قرآن میں ہو۔	۴۱	۱۹	ضرورت تفصیل بشارات پر استفسار الزامی۔	۱۹
۲۷	نکاح آیت قرآنی قابل غور۔	۴۲	۲۰	وجہ تقدیم عیسویہ بشارات کی محمدیہ بشارات پر۔	۲۰
۲۸	آیات قرآنی کی تطبیق آیات تورات سے۔	۴۳	۲۱	ہدایت قرآن کی منکرین بشارات کے جواب میں	۲۱
۲۹	بیان فوائد قبول دعای ابراہیم بحق اسمیل۔	۴۴	۲۲	خدا کے قول و فعل کا اتفاق رسالت محمدیہ کی	۲۲
۳۰	نبی اسمیل میں کوئی نبی مثل آنحضرت کے	۴۵	۲۳	شہادت میں۔	۲۳
۳۱	جلیل القدر نہوا۔	۴۶	۲۴	ترجمہ اسماعیلی وقت۔	۲۴
۳۲	آنحضرت سے پہلے کے نبیوں کا رد و نفی	۴۷	۲۵	آپ غلط مہر و تفسیر کا رد و نفی۔	۲۵

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۳۵	پادری عابد الدین و شاگرد اس کے اقوال کا رد۔	۷۱	۱۹	اسحاق و اسماعیل کی نسبت روحانی و جسمانی	۲۲
۳۶	تیسری بشارت محمدیہ۔	۷۲		وعدہ کا جواب۔	
۳۷	مہدای ظہور مسیحی کی تعبیر تین اور تینوں سے۔	۷۳		اولاد ابراہیم میں مشترکہ وعدہ کی تفصیل۔	۲۵
۳۸	پادری فاران کی تفسیر اور کوہ فاران سے معنی	۷۴	۲۰	اولاد ابراہیم کے خاص خاص وعدہ کا بیان۔	۲۶
۳۹	محمد و احمد کی پوری تصدیق۔	۷۵	۲۱	بشارت ثلثیہ بمضمون جدید۔	۲۷
۴۰	مصدق و ادبی فاران کا مکمل مضمون۔	۷۶	۲۲	نکتہ نبی عربی کی خاص بشارت میں۔	۲۸
۴۱	قید ابراہیم کا عرب میں ہونا اولاد اسماعیل سے۔	۷۷	۲۳	دوسری بشارت محمدیہ ثلثیت موسیٰ کی۔	۲۹
۴۲	اسماعیل اور او کی والدہ ہاجرہ کا مختصر قصہ۔	۷۸	۲۴	بشارت ثلثیہ کے متعلق طلب اسور۔	۳۰
۴۳	عیسیٰ کی ایک ترجمہ اردو پر اعتراض اور اس	۷۹	۲۵	توسلی کی پیشین گوئیوں میں بشارت محمدیہ کی تفصیل۔	۳۱
۴۴	قدرتی ثبوت بشارت مذکور کا۔	۸۰	۲۶	بشارت محمدیہ میں تشبیہ اور ثلثیت موسیٰ کا بیان۔	۳۲
۴۵	تمام ابراہیم کا ابراہیم ہی۔	۸۱	۲۷	اس پیشین گوئی موسیٰ کے خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۳۳
۴۶	دعای ابراہیم سے اسماعیل کا کثیر اولاد ہونا۔	۸۲	۲۸	پیشین گوئی موسیٰ کی شہادت آیات قرآنی سے۔	۳۴
۴۷	سارہ کی ناراضی سے ہاجرہ و اسماعیل کا نکلا جانا۔	۸۳	۲۹	قرآن کریم کے دعویٰ اسور متعلق طلب پر۔	۳۵
۴۸	ثبوت ہاجرہ و اسماعیل کی سکونت کا رشتہ	۸۴	۳۰	ثبوت ثلثیت آنحضرت کا موسیٰ کے ساتھ قرآن سے	۳۶
۴۹	فاران میں بچہ وجود۔	۸۵	۳۱	خطبہ حجۃ الوداع کے الفاظ۔	۳۷
۵۰	دشت فاران وہی وادی کہ ہے۔	۸۶	۳۲	آنحضرت کے دشمنوں کا بے نام و نشان ہونا۔	۳۸
۵۱	اسماعیل کے بارہ بیٹوں کا بیان پر اسے جبرائیل کی	۸۷	۳۳	پیشین گوئی اس بشارت کی آیات قرآن سے۔	۳۹
۵۲	تحقیق کے ساتھ۔	۸۸	۳۴	آیات قرآنی منع شرک و اثبات توحید میں۔	۴۰
۵۳	اسماعیل اور او کی اولاد کی سکونت کا مقام	۸۹	۳۵	ثبوت محمدیہ پر آیات قرآنی کے براہین۔	۴۱
۵۴	حجاز یعنی فاران ہی۔	۹۰	۳۶	تبرک کی روحانی کسطح معجزہ اور آیت ہے۔	۴۲
۵۵	عیسائیوں کے اعتراض۔	۹۱	۳۷	ثبوت کا دن ایک برس کا ہوتا ہے۔	۴۳
۵۶	جواب اعتراضوں کا۔	۹۲	۳۸	اس دن کا وعدہ جنگ بدر میں پورا ہوا۔	۴۴
۵۷	دشت فاران کی تحقیق۔	۹۳	۳۹	اسلام کے حق میں جنگ بدر اعظم فتوحات سے ہے	۴۵
۵۸	زمانہ موسیٰ میں بھی فاران حجاز کا بیان تھا۔	۹۴	۴۰	جیسے جنگ طوین برج کی دین مسیح کے حق میں۔	۴۶
۵۹	جو تھی بشارت محمدیہ۔	۹۵	۴۱	بشارت ثلثیت میں عیسائیوں کے دعویٰ کا جواب۔	۴۷
۶۰	نام آنحضرت لینا سلیمان کا اپنے گیت میں۔	۹۶	۴۲	وجوہات تخصیص بشارت موسیٰ کے آنحضرت کے ساتھ	۴۸
۶۱	تحقیق معنی محمدیم کے۔	۹۷	۴۳	سوال و جواب پیشین گوئی مذکور میں۔	۴۹
۶۲	پانچویں بشارت بعثت محمدیہ کی۔	۹۸	۴۴	ایضاح لاشکال کے دو اعتراضوں کا جواب۔	۵۰
۶۳	لفظ حضرت کی تحقیق کہ اس سے محمد احمد محمود نکتے ہیں۔	۹۹	۴۵	ثلثیت موسیٰ کا مصداق خاص نبی عربی ہے۔	۵۱

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۹۵	اس بشارت میں عیسائیوں کی غلط فہمی۔	۱۲۱	۹۵	تنبیہ بن ربیعہ کی تقریر کا جواب باسودا اب انحضرت	۹۵
۹۶	تمام آنحضرت کا ارادہ خود سے مشتق ہونا۔	۱۲۲	۹۶	جانبی ہوازن کی تیر اندازی پر آنحضرت کا لکھ کر فرمانا۔	۹۶
۹۷	پچھلی بشارت محمدت اشیا کی۔	۱۲۳	۹۷	تنبیہ بن ربیعہ کی تقریر کا جواب باسودا اب انحضرت	۹۷
۹۸	گدھے کی سواری سے مسیح مراد ہیں اونٹ کی سواری سے آنحضرت۔	۱۲۴	۹۸	خطاب کرنے میں۔	۹۸
۹۹	آنحضرت نے توحید سے تثلیث تک پہنچ کر مٹایا۔	۱۲۵	۹۹	تنبیہ بن ربیعہ کی تقریر کا جواب باسودا اب انحضرت	۹۹
۱۰۰	ساتویں بشارت دانیالہ جبریہ۔	۱۲۶	۱۰۰	آنحضرت کا اعلامی کلمہ اسدین صادق اور مصدق بننا	۱۰۰
۱۰۱	اس بشارت کے مصداق خاص آنحضرت ہیں۔	۱۲۷	۱۰۱	آئندہ ہی سے آنحضرت کا امین ام رماون پکارا جائے گا	۱۰۱
۱۰۲	قوم نبی اسمعیل کی بادشاہت نبی عرب پر صادق آتی ہے	۱۲۸	۱۰۲	نبی عرب کے مدراج حبشی و حبشیہ بشارت میں اعلیٰ مرتبہ پر	۱۰۲
۱۰۳	قول اسمعیل کا اس بشارت کی تصدیق میں۔	۱۲۹	۱۰۳	شہرت آنحضرت کی امانت و صداقت میں۔	۱۰۳
۱۰۴	نبوت اس بشارت کا دانیال کی تصدیق سے۔	۱۳۰	۱۰۴	آپ کے امین و رماون بنو ہمدان شہار کفار کے شہادت	۱۰۴
۱۰۵	تفصیل اس نبوت کی جو دانیال نے خواب میں کی تھی	۱۳۱	۱۰۵	اشعار لکھنا کعب بن نہیر کا اپنے بھائی ہاجر کو	۱۰۵
۱۰۶	نبی عرب کی ابدی سلطنت ہونیکا نبوت۔	۱۳۲	۱۰۶	تجو اب آنحضرت کے ابوطالب کا اشعار پڑھنا۔	۱۰۶
۱۰۷	دست سلطنت ہر قل کی آنحضرت اور ابو بکر صدیق	۱۳۳	۱۰۷	ابو طالب کے فقرات اپنے موت کے وقت۔	۱۰۷
۱۰۸	و عمر فاروق کے زمانہ میں۔	۱۳۴	۱۰۸	آنحضرت کا کمال علم اپنے قاتل کو چھوڑ دینا۔	۱۰۸
۱۰۹	داد و بادرشاہ کی اولاد مسیح شہزادہ کا ہونا۔	۱۳۵	۱۰۹	کمال حلم و شفقت آپ کی اپنی جانی دشمنوں کے ساتھ	۱۰۹
۱۱۰	عیسائی مؤرخوں کی غلط فہمی پر شہرہ افارت ہوئیں	۱۳۶	۱۱۰	کفار طائف کے ظلم و ستم پر آنحضرت کا مقولہ دعائیہ	۱۱۰
۱۱۱	نبی عرب سے پہلے زمانہ قدیم میں جو اسود کا ہونا۔	۱۳۷	۱۱۱	عدالت کے لغوی اور اصطلاحی معنی۔	۱۱۱
۱۱۲	قرآن و حدیث سے بشارت جو اسود کی تصدیق	۱۳۸	۱۱۲	جو میانہ روی شریعت محمدیہ میں ہو وہ دوسری شریعت نہیں	۱۱۲
۱۱۳	وجہ تعظیم جو اسود کی اور اسکے نانا ایشید ہونیکا سبب	۱۳۹	۱۱۳	عیسائیوں کی سادہ لوحی پراسوس۔	۱۱۳
۱۱۴	یہود کا حواریوں سے بار و پتہ روکنا لینا۔	۱۴۰	۱۱۴	حضرت مسیح کا مفلوک الحال ہونا اور موافق خواہش	۱۱۴
۱۱۵	آنحضرت بشارت محمدیہ۔	۱۴۱	۱۱۵	کے سامان د ملنا۔	۱۱۵
۱۱۶	تصدیق اس بشارت کی عبارت زبور آنحضرت تکمیل	۱۴۲	۱۱۶	عالی ہونا مسیح کا ظاہری خوبی سے بشہادت بائبل	۱۱۶
۱۱۷	حسن و جمال محمدی کا علی وجہ الکمال ہونا۔	۱۴۳	۱۱۷	بشارت انجیلیہ۔	۱۱۷
۱۱۸	تصدیق اسکی مؤرخین اہل فرنگ کی عبارتوں سے۔	۱۴۴	۱۱۸	یوحنا کا انکار مسیح اور الیاس ہونے سے۔	۱۱۸
۱۱۹	ثبات و استقلال آنحضرت کا تبلیغ احکام آہی میں۔	۱۴۵	۱۱۹	الیاس و عیسیٰ کی نسبت یہودیوں کا لگانا۔	۱۱۹
۱۲۰	مقابلہ یوزخوت سرداران کو کہ آنحضرت کی بہار کی تصدیق	۱۴۶	۱۲۰	ان کنایات اور اشارات کے آنحضرت ہی مصداق ہیں	۱۲۰
	تجو اب اس درخواست کے اپنے چچا سے آنحضرت کا			بشارت انجیلیہ۔	
	بکرا شہادت دینا۔				

صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون
۸۹	۱۷۶	یوحنا اور مرقس سے بشارات محمدیہ۔	۷۵	۱۷۷	یوحنا اور سچی پیشین گوئیوں کی مثالیں۔
۹۰	۱۷۸	رسول عربی کا چال چلن آیات قرآنی سے۔	۷۶	۱۷۸	موسیٰ دھبسی دہنی عرب کی پیشین گوئیوں کی سچی ہی۔
۹۱	۱۷۹	نبیائے محمدیہ مثل موسیٰ کے بعد مسیح کے آئیں۔	۷۷	۱۷۹	موسیٰ کا واقعات نبی اسرائیل سے خوب وقف ہونا۔
۹۲	۱۸۰	ترین بشارت محمدیہ باغ کے مضمون میں۔	۷۸	۱۸۰	موسیٰ و ہارون کا بیان اور پھر دیکھو کی پوجا۔
۹۳	۱۸۱	باغبان اور باغ اور انکور کی تفسیر۔	۷۹	۱۸۱	حضرت مسیح کی پیشین گوئیوں کا بیان۔
۹۴	۱۸۲	تحقیق بیٹے اور فرزند کے مضمون کی۔	۸۰	۱۸۲	قوم نبی اسرائیل کا اجمالی حال۔
۹۵	۱۸۳	قول فیصل و بارہ قول مسیح کے۔	۸۱	۱۸۳	فوق العادہ کرشموں کا بیان۔
۹۶	۱۸۴	مسیح کا مصلوب ہونا قول محقق ہو۔	۸۲	۱۸۴	پیشین گوئیوں سے پہلے عرب کی حالت دیکھو۔
۹۷	۱۸۵	تحقیق معنی صلب کے۔	۸۳	۱۸۵	آگے نبیوں کی امتیں جلد جلد مرتد ہو گئیں۔
۹۸	۱۸۶	ذکر مسیح کے مرنے اور قبر میں رکھے جانیکا۔	۸۴	۱۸۶	مسیح کے حواریوں کی بے وفائی۔
۹۹	۱۸۷	جموں کا بیان یہودیوں کا مسیح کے مصلوب ہونے میں۔	۸۵	۱۸۷	نبی عرب کے خلفائے اربعہ کی ونا داری اور ثابت قدمی۔
۱۰۰	۱۸۸	بشارت کا خاص مقام غور۔	۸۶	۱۸۸	نبی عرب کی پیشین گوئیوں کا بیان۔
۱۰۱	۱۸۹	تحوال انجیل نبی اسماعیل کو باغبان کا عمدہ ملنا۔	۸۷	۱۸۹	حالت ملکی عرب کی۔
۱۰۲	۱۹۰	یوحنا کا بارہ پتھر اور ٹھکانا۔	۸۸	۱۹۰	تمدنی و سنزلی حالت کا بیان۔
۱۰۳	۱۹۱	بیان حجر اسود کا۔	۸۹	۱۹۱	اخلاقی حالت کا بیان۔
۱۰۴	۱۹۲	بشارت محمدیہ قرآن اور انجیل سے۔	۹۰	۱۹۲	عیسائی پریش جرج کی کیفیت۔
۱۰۵	۱۹۳	بشارت باسم احمد (یاتی من بعدی سمہ احمد)۔	۹۱	۱۹۳	اتبات مدعا کی منصفانہ تفتیشیں۔
۱۰۶	۱۹۴	العود احمد کا بیان۔	۹۲	۱۹۴	نبی عرب کی پہلی پیشین گوئی۔
۱۰۷	۱۹۵	بیان روح القدس روح حق کا۔	۹۳	۱۹۵	تیرہ سو برس میں کس قدر دین محمدی تمام عالم میں پھیلے۔
۱۰۸	۱۹۶	آنحضرت کا منظر اتم اور حق ہونا۔	۹۴	۱۹۶	نبی عرب کی دوسری پیشین گوئی۔
۱۰۹	۱۹۷	عیسائیوں کی غلط فہمی۔	۹۵	۱۹۷	آنحضرت کو مثیل و نظیر موسیٰ کا ٹھہرا کر حق تعالیٰ کا اہل عرب سے خطاب کرنا۔
۱۱۰	۱۹۸	بیان روح القدس کا جو حواریوں پر اوتری۔	۹۶	۱۹۸	اتم نامزدان کی نسبت عادۃ اللہ کسطح جاری رہی۔
۱۱۱	۱۹۹	روح القدس اور روح الحق کے آنحضرت مصداق ہیں۔	۹۷	۱۹۹	نبی عرب کی تیسری پیشین گوئی۔
۱۱۲	۲۰۰	تطبیق بشارت محمدیہ کی یوحنا اور آیات قرآنیہ سے۔	۹۸	۲۰۰	باوجود سخت عداوت اور دشمنی کفار عرب کی حق تعالیٰ کے۔
۱۱۳	۲۰۱	عیسائیوں کے اعتراضات۔	۹۹	۲۰۱	آنحضرت کو کسطح مامون و محفوظ رکھا۔
۱۱۴	۲۰۲	عیسائیوں کے پہلے شبہ کا جواب۔	۱۰۰	۲۰۲	اس کے لئے کہ باری تعالیٰ کا تعصب تورات کردہ نظر کرنا۔
۱۱۵	۲۰۳	دوسرے اور تیسرے شبہ کا جواب۔	۱۰۱	۲۰۳	بشارت خلیفہ کا مدعو ملایا پایہ ثبوت کو پہنچ گیا۔
۱۱۶	۲۰۴	چوتھے اور پانچویں اور چھٹے شبہ کا جواب۔	۱۰۲	۲۰۴	عداوت کی غفلت سے عیسائیوں پر الزام۔
۱۱۷	۲۰۵	اثبات نبوت محمدیہ کا پیشین گوئیوں سے۔	۱۰۳	۲۰۵	

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱۱۵	وقت اختلاف امور دینیہ ضروریہ کی کتاب	۲۲۱	۱۰۵	عیسائی علماء کی مذہم فہمی قرآن سے تورات کی تکذیب لازم آتی ہے۔	۲۰۳
۱۱۶	آسمانی نازل ہوتی ہو کہ حق بات ظاہر ہو۔	۲۲۲	۱۰۶	صدقات اور حق ہی بڑی توت ہے۔	۲۰۴
۱۱۷	بابائیم کا حضرت مریم کو متمم ہدایت تلیث قرار دینا۔	۲۲۳	۱۰۷	منطقی اور فلسفی دلائل سے صدقات کے کیفی اور	۲۰۵
۱۱۸	جب کفر و شرک زیادہ پھیل گیا تو قرآن نازل ہوا تاکہ مسیحی اہتمامات دور ہوں۔	۲۲۴	۱۰۸	وحدانی دلائل کہیں بڑھ ہی ہو سکے۔	۲۰۶
۱۱۹	جو تفسی ضرورت۔	۲۲۵	۱۰۹	فطرت انسانی کے تسخیر کے واسطے قرآن سے	۲۰۷
۱۲۰	ضروری تعلیم انبیاء کی تکمیل آنحضرت کی قرآنی ہدایت کے ساتھ کر دی۔	۲۲۶	۱۱۰	بڑھ کر کوئی نسخہ نہیں۔	۲۰۸
۱۲۱	پانچویں ضرورت۔	۲۲۷	۱۱۱	پانچویں پیشین گوئی۔	۲۰۹
۱۲۲	آنحضرت کو خاتم الانبیاء ہونیکا حقیقی تحقیق ہے۔	۲۲۸	۱۱۲	تہیکہ پر کفار بے شمار کی فوج کشی اور ہر طور کے	۲۱۰
۱۲۳	چوتھی اور ساتویں ضرورت۔	۲۲۹	۱۱۳	مسلمانوں کا ادنیٰ استقلال و بہادری کے	۲۱۱
۱۲۴	قرآن کی تصدیق اور اس کے مصداق ہونیکے	۲۳۰	۱۱۴	ساتھ کا سیاب ہوتا۔	۲۱۲
۱۲۵	معنی اور اس میں نیاز نامہ کا جواب۔	۲۳۱	۱۱۵	نکتہ لفظ وعدہ کا جو قرآن میں ہے اور ظاہری	۲۱۳
۱۲۶	محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیلات اور اس پر اقتباس کے الزام کا جواب۔	۲۳۲	۱۱۶	میں مسلمانوں کے لئے ہے۔	۲۱۴
۱۲۷	انبیاء علیہم السلام کی ہدایت امت کو جواب غفلت سے چونکا دیتی ہے۔	۲۳۳	۱۱۷	چوتھی پیشین گوئی۔	۲۱۵
۱۲۸	قرآن آپ اپنے جامع الکالات ہونے پر ناطق ہے۔	۲۳۴	۱۱۸	تہوڑے عرصے میں کل سرزمین مکہ پر اہل اسلام	۲۱۶
۱۲۹	کیا عجیب پادریوں کی عادت ہے۔	۲۳۵	۱۱۹	کا تسلط ہو گیا۔	۲۱۷
۱۳۰	عیسائیوں پر نہیں اقتباس عقائد ہنود کا الزام ممکن ہے۔	۲۳۶	۱۲۰	ساتویں پیشین گوئی۔	۲۱۸
۱۳۱	عہد قیق کا بیان بھی قابل شنید ہے۔	۲۳۷	۱۲۱	قرآن شریف پیشین گوئیوں کے عجیب عجیب	۲۱۹
۱۳۲	نماز پر بحث	۲۳۸	۱۲۲	مضامین سے بھرا ہوا ہے۔	۲۲۰
۱۳۳	حقیقت نماز کی۔	۲۳۹	۱۲۳	آنحضرت کا دشمنوں میں محفوظ رہنا بہت بڑا	۲۲۱
۱۳۴	باطن کو ظاہر سے تعلق ہے۔	۲۴۰	۱۲۴	اعجاز ہوا بعد اسکے کہ اپنے اپنے بچاؤ کا وعدہ کیا	۲۲۲
۱۳۵	طہارت ظاہری اور دھنوں۔	۲۴۱	۱۲۵	دیکھو قرآن میں کیسے کیسے وعدے نصرت و	۲۲۳
۱۳۶	نماز کی دعائیں۔	۲۴۲	۱۲۶	امداد الہی کے موجود ہیں۔	۲۲۴
۱۳۷	نماز کی اور پاکی کا مفہوم۔	۲۴۳	۱۲۷	دشمنوں کی ہلاکت کے ساتھ کامیابی بھی رستی	۲۲۵
۱۳۸		۲۴۴	۱۲۸	کی بڑی دلیل ہے۔	۲۲۶
۱۳۹		۲۴۵	۱۲۹	ضرورت قرآن پر ایک پادری صاحب کا اعتراض	۲۲۷
۱۴۰		۲۴۶	۱۳۰	آمل عترت کا جواب با صواب۔	۲۲۸
		۲۴۷	۱۳۱	دیکھو پہلی اور دوسری ضرورت۔	۲۲۹
		۲۴۸	۱۳۲	تیسری ضرورت۔	۲۳۰

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۲۲	طبی حالت اعضا و جوارح کو ضرور حرکت دینی۔	۱۲۱	۲۶۰	جواب با صواب اسکا۔	۱۲۳
۲۲۳	نماز سے بڑھ کر کوئی صورت عبادت کی عقل میں نہیں آسکتی۔	۱۲۲	۲۶۱	شفاعت کبریٰ اور صغریٰ اور اسکا ثبوت۔	۱۲۴
۲۲۴	لطیف اسلامی احکام دو قسم پر مبنی احکام اصلیہ اور احکام محافظہ احکام اصلیہ۔	۱۲۳	۲۶۲	شفاعت پر پادری صاحب کا اعتراض اور جواب معقول اسکا۔	۱۲۶
۲۲۵	خوبے طریق اذان کی۔	۱۲۴	۲۶۳	خدا کے عدل و رحم پر اعتراض اور جواب بلا لاپرواہی اسکا۔	۱۲۷
۲۲۶	مضبوط اوقات۔	۱۲۵	۲۶۴	قانون قدرت ٹھیک نمونہ قانون شرعی کا ہے۔	۱۲۸
۲۲۷	وجہ جاری کرنے آنحضرت کی ناز پنجگانہ کو۔	۱۲۶	۲۶۵	مسئلہ تقدیر پر مفصل اور نئی گفتگو۔	۱۲۹
۲۲۸	پابندی اوقات میں قدرتی تاثیر ہے۔	۱۲۷	۲۶۶	بحث تقدیر پر سوال و جواب۔	۱۳۰
۲۲۹	نماز پنجگانہ باجماعت پڑھنے اور جمعہ و عیدین کے قائم کرنے میں بڑی بڑی حکمتیں ہیں۔	۱۲۸	۲۶۷	معترض لوگوں کی دو قسمیں ہیں۔	۱۳۱
۲۳۰	ایک عجیب نکتہ اسلامی توحید پر۔	۱۲۹	۲۶۸	حمد حقیق اور جدید اور مسئلہ تقدیر۔	۱۳۲
۲۳۱	بیان سمت قبلہ کی خوبی کا۔	۱۳۰	۲۶۹	تحقیقی جواب مسئلہ تقدیر پر۔	۱۳۳
۲۳۲	بیت اللہ زمانہ حضرت ابراہیم سے تمام قوموں کا مرکز عبادت ہے۔	۱۳۱	۲۷۰	آیات قرآنی سے حاصل ہونے اور عمل اور خیال ہونے کا ثبوت۔	۱۳۴
۲۳۳	ایک موبخ انگریز کا اسلامی مسجد کی تعریف کرنا۔	۱۳۲	۲۷۱	انسان کو حیوانوں سے وہی باتوں میں امتیاز حاصل ہے۔	۱۳۵
۲۳۴	انسان کی نجات قیامت کے روز کیونکر ہوگی	۱۳۳	۲۷۲	اون آیات کا ذکر جنہیں مسئلہ تقدیر پر حرج کا اعتراض ہوتا ہے۔	۱۳۶
۲۳۵	حسن عمل سے یا شفاعت شفیع سے یا دونوں سے اور جواب اسکا صرف فعل آتی ہے۔	۱۳۴	۲۷۳	حج کی بحث۔	۲۰۳
۲۳۶	حمد و ثناء حق تعالیٰ کی منہیات سے بچنے کی سبب۔	۱۳۵	۲۷۴	قومی اجتماع پر کل دنیا کی ترقی کا مدار ہے۔	۲۰۴
۲۳۷	شفاعت کا بیان۔	۱۳۶	۲۷۵	انضباط اوقات پنجگانہ نماز کے منافع۔	۲۰۵
۲۳۸	شفیع کی ضرورت ہو تو اوس کے شرائط اور وجہ خصوصیت کیا ہے۔	۱۳۷	۲۷۶	ارکان اور مناسک حج کی تفصیل۔	۲۰۶
۲۳۹	جواب با صواب اسکا۔	۱۳۸	۲۷۷	نفس وجود کعبہ اور بیت اللہ کا ثبوت۔	۲۰۷
۲۴۰	اگر اعمال سے نجات ہو تو ایک اعمال سے کل ادا ہو	۱۳۹	۲۷۸	شیخ احکام یا تکمیل اور احکام کا پورا ہونا۔	۲۰۸
۲۴۱	دلواری کا بجالانا ضروری ہے مسبقہ ہو سکیں	۱۴۰	۲۷۹	خاتمہ الطبع مع تاریخ طبع۔	۲۰۹

۱۔ کسی تقدیر باری تعالیٰ کے علم کو کہتے ہیں اور سائنس کا اعتقاد ہے ان اللہ علیہما فی السموات والارضین مگر جبکہ سچا علم معلوم کے مطابق ہوتا ہے
 ۲۔ ممکن یا جہد متطاقت و طاقت افزائی کرتے تھے تو یہ علم اگر اسکے مطابق ہو تو کیا لازم اور اگر تقدیر یوح محض خدا کو کہیں خود ہی علم آتی کا منظر ہے
 ۳۔ تقدیر یعنی مشیت کا بیان۔ آیت بالقانون کی تفسیر میں کتاب کا مذکور ہے جو میں سے جو کچھ فیض کی نفس نسبت لفظ لہم دہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اثبات نبوت محمد بن عبد اللہ بن اسماعیل بن ابراہیم علیہم الصلوٰۃ و
السلام کے لیے سابقہ انبیاء کی کرام علیہم السلام کے بشارات کی بحث

یاد رہے کہ کسی نبی کی نبوت اور رسول کی رسالت ثابت کرنے کے لیے سابقہ انبیاء
کی کتب اور ان کے موجودہ اور مسلمہ صحف میں بشارات کا ہونا شرط نہیں ہے۔

مگر یاری تعالیٰ کی ذات بابرکات نے محض اپنے فضل و کرم سے خاتم الانبیاء محمد علی
کی نبوت اور رسالت ثابت کرنے کے واسطے تمام ان وسائل کو ایک جا جمع کر دیا ہے جو
اور انبیاء اور رسولوں کے اثبات نبوت اور رسالت کے لیے الگ الگ موجود ہوتے
رہے۔ سچ ہے۔ انچہ خوبان ہمہ دارند تو تہاداری ۛ

سرد فتر سحرات اور مصدقات تعلیم کی عمدگی ہے۔ اور راستی کی نفس لامری مبارک کامیابی
اور نصرت اتمیہ ہے۔ پیشین گوئیان تبا آئندہ کی ایسی خبریں جنہیں باوجود فقدان قرائن اور

اسباب کے آہی امدادوں کا تذکرہ ہو بیان کرنا اور آیات ہدایت اور صارا قانون قدرت اور ہماری تمام طبی قوتیں اور واردات وغیرہ وغیرہ بائیں اکیلی اکیلی ثبوت اور رسالت کے لیے کافی ثبوت ہیں۔ الامم مصلی اللہ علیہ وسلم کی گرامی ذات کے لیے ان تمام دلائل کو باری تعالیٰ نے جمع کر کے لوگوں کو ارادی اطاعت کی طرف مبلایا۔ پادریوں نے وہم کیا کہ محمد صاحب کی نسبت کوئی بشارت سابقہ انبیاء کے بیان نہیں کی بلکہ یہ کہ سابقہ کتب میں محمد صاحب کے حق میں کوئی بشارت مندرج ہی نہیں۔ میں خدا کے فضل سے انھیں مقدسہ مروجہ کتب میں سے محمدیہ بشارات کو نکال کر دکھانا چاہتا ہوں۔

مگر قبل اسکے کہ محمدیہ بشارات کو بیان کروں مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بشارات کی ضرورت اور عدم ضرورت اور انکا مقدسہ کتب میں ہونا یا نہ ہونا اور انکی حالت کہ آیا وہ بشارات مفصل ہوتے ہیں یا مجمل بیان کر جاؤں۔ اور پھر قبل اسکے کہ محمدیہ بشارات کو لکھوں چند عیسوی بشارتوں کو لکھ دوں تو کہ محمدیہ بشارات پر اعتراض کرنے والے عیسائیوں کے پاس بجا تعصب سے بچنے اور انصاف پر آجانے کا عمدہ ذریعہ موجود رہے۔

کچھ شک نہیں کہ ہر ایک مذہب کے پابند آدمی کو اپنا پسندیدہ مذہب بالکل بے عیب نظر آتا ہے۔ اگر بے عیب نہ سمجھے تو اور مذاہب پر اپنے مذہب کو ترجیح دیکر اسے کیوں پسند کرے۔ اور کیوں اپنے ہی مذہب کو باعث نجات یقین کرے۔

اور اس بات میں بھی کچھ شک نہیں کہ ہر ایک شخص کو جو کسی مذہب کا پابند ہے جب اپنے مقبول مذہب پر کوئی اعتراض سنائی دیتا ہے تو اس اعتراض کے اٹھانے پر حتی الوسع بہت کوشش کرتا ہے اور اس مذہب کے پابند شخص کا قلب اس اعتراض کے

جواب دینے پر متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور نہایت اضطراب سے جواب کے ڈھونڈنے پر عقل کا
وہم سے کام لینے لگ جاتا ہے۔

پھر اگر تھوڑا سا سہارا بھی دفع اعتراضات کے لیے مل گیا تو اس پابند مذہب کی سابقہ
محبت اور الفت نے مذہب سے اس جواب کے ساتھ ملکر جو جواب کیسا ہی کمزور ہو اور
جواب کو قوی کر دکھلاتی ہے۔ اور دوسرے مذاہب کا حال اس پابند خاص مذہب کے
سامنے اسکے برعکس ہوتا ہے اس شخص کو جو ایک خاص مذہب کا پابند ہے۔ دوسرے
مذاہب کی عدم الفت اور ان کے احکام سے عادی نہ ہونے کے باعث ابتدائی تنفر
اور دوسرے مذاہب کو پہلے ہی کمزور کر دکھلاتا ہے۔ جب اور مذاہب پر تھوڑا سا
طعن کا موقع مل گیا تو وہی عدم الفت اور ابتدائی تنفر (یا یون کہو) اور دوسرے
مذاہب کی ناواقفیت اور خفیف طعن کے ساتھ ملکر طعن کو قوی کر دکھلاتی ہے۔ یہی حالت
مذاہب کی مباحث کی کتابوں کو مطالعہ کرنے سے دکھلائی دیتی ہے۔ اور یہی شکل
تقریری مناظروں میں نظر آتی ہے اور منصف مزاج خدا ترس جزا سزا کے قائل لوگ نہالا
وہنگ رکھتے ہیں۔ اور انکو خداوند کریم کی خالص رضا جوئی قیامت کا محکمہ قضا اور یہی
رنگ میں رنگین کرتا ہے۔ اور وہ صرف حق طلبی کا اصطلاح اور بیٹھالیے رہتے ہیں انکو
رحمت اللہ کی تحقیقات پر براہِ غتہ کرتی ہے۔ اسلئے انکو بیجا تعصب و زنا مناسب حمایت حق
کے قبول کرنے میں نہیں روک سکتی۔ ایسے عیسائیوں کو عیسائیت یہ نہیں سکھاتی کہ
عیسوی بشارات کو بے وجہ قوی خواہ مخواہ مان لیں۔

اور محمدیہ بشارات پر سفسطائیوں کی طرح ضروری اعتراض کر دین اور ایسے ہی مسلمانوں
کو اسلام ہرگز نہیں سکھاتا کہ یہود کی طرح مسیح کی سچی اور واقعی بشارات پر شبہات پیدا کریں۔

اور محمدی بشارات کے لیے جموٹ کو تھمھنا بناوین۔ میں نے جب قدر بشارات درود
مضامین پر بحث کی ہر پٹے عندیے میں نہایت انصاف سے کی ہر جاہلون کی
سی بیجا حمت میرے دلمین نہیں۔ واللہ علی ما نقول شہیداً
اور مجھے یقین ہے کہ وہ عادل اور رحیم اور قدوس میرا رب میری نیت کے نیک بیٹوں
کو اچھے اچھے چلون کا شمر وخت بناویگا اور خدا تو ایسا ہی کر۔

پھر یاد ہے کہ کسی نبی یا رسول کی نبوت اور رسالت ثابت کرنے کے لیے سابقہ
انبیا کی بشارات کا ہونا ہرگز ہرگز لازمی اور ضروری امر نہیں۔ کیونکہ اثبات نبوت
کے لیے بشارات کے سوا اور بہت دلائل ہوتے ہیں۔ علاوہ برین، اگر بشارات کا
ہونا اثبات نبوت میں شرط ہو تو سب انبیاء سے پہلے نبی اور رسول کے لیے بشارات
اور پیشین گوئیاں کیونکر ہو سکتی۔ ایسے کہ پہلے نبی کی نسبت بشارات نیچے والا خود نبی ہوگا
پس پہلا نبی پہلا نبی نہ رہا۔ دیکھو نوح اور ابراہیم علیہما السلام کی نسبت کوئی پیشین گوئی
موجود نہیں۔ بلکہ موسیٰ جیسے رسول کو دیکھو۔ انکے واسطے بھی کتب سابقہ میں کوئی پیشین گوئی
نہیں۔ اور کیونکر ہو سکتی عیسائیوں کے نزدیک موسیٰ سے پہلون کی کتاب میں ہی موجود
نہیں۔ ایسے ہی یسوع کی نسبت بشارات موجود نہیں۔ اگر مان لیں کہ بشارات کا ہونا
اثبات نبوت کے لیے ضروری تو ہم کہتے ہیں کہ بشارات کا ہونا اس امر کا مستلزم نہیں کہ وہ بشارات
سابقہ انبیاء کی کتب میں موجود ہوں۔ جائز ہے کہ وہ بشارات سینہ بسینہ چلی آتی ہوں۔
یہ میرا خیالی اور وہی عندیہ نہیں۔ بلکہ نفس لامری اور واقعی ہے۔ دیکھو مثنیٰ ۲۔ باب
۲۳ میں کتابی۔ مسیح ناصرت میں رہا تا کہ وہ بشارات پوری ہو جو انبیاء کہتے آتے تھے
کہ وہ ناصری کہلاویگا۔

مانا کہ انبیاء کماں ایک نبی کی جی کتاب میں نہیں لکھا کہ وہ نامہ ہی کھدو کا میں
یقین کرتا ہوں کہ نہ تہی اسی واسطے کہتے ہیں کہ انبیاء آتے تھے اور یہ نہیں
فراتے کہ انبیاء کہتے یا کھوات آتے تھے (ناظرین یاد رکھو) ضرور یاد رکھو کہ تہی
میں بھی انبیاء کہتے آتے تھے تہی کا معنی ہر یہ جمع کا صیغہ مبت سے بزبان پادریوں
لوشہ سار کرنے والا ہے۔

اور اگر مان لین کہ سابقہ انبیاء کی مقدسہ کتب میں اون بشارات کا لکھا ہونا
خبر ضروری تو ہم دلیری سے کہہ سکتے ہیں۔ کل انبیاء کی کتب کا موجود ہونا ضروری نہیں
صاف عیان ہے۔ آدم اور نوح اور ابراہیم اور یعقوب اور یوسف وغیرہ انبیاء کی
کتابیں کہاں ہیں۔ پیدائش کے پچاس باب میں یوسف نے جس خدائی قسم کا
جواہر ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب سے ہوئی ذکر کیا ہے۔ اسکا علم یوسف نے کس
کتاب سے حاصل کیا۔

اور اگر مانا جاوے کہ بشارات کا مذکور ہونا ایسی کتابوں میں ضروری جو موجود
ہوں۔ تو کہا جاتا ہے کہ وہ کتب موجود تو ہیں الا ہمارے پاس والے عیسائی انگریزوں
کے نزدیک وہ کتابیں باغراض مختلفہ اور اسباب شتی مشتبہ مقرر کی گئیں۔ گو ہم کافی
ثبوت الہی صحت کا رکھتے ہیں۔

اور اگر مانا جاوے کہ بشارات کا کتب موجودہ اور غیر مشتبہ میں ہونا ضروری ہے
تو ہم کہتے ہیں کہ بشارات کا مفصل ہونا کہاں ضروری۔ بشارات تو اکثر ایک ستر
درجستان اور پہیلیاں ہوتی ہیں۔ بایں کہے کہ خواب کا مضمون کہتی ہیں۔
بشارات غالباً عوام پر مشتبہ رہتی ہیں اور خواص پر کبھی قرآن سے اور کبھی

اور نبی کے شہر پر پہلی نسبت وہ بشارتین میں یا اسکے اور دلائل سے ثبوت نبوت
کے بعد اور اس بشارت نبی کی تفسیر سے نمودار پائی ہیں۔

بلکہ عیسائیوں کے مذاق پر تو کہہ سکتے ہیں کہ یسوع کو بیان و بشارتین ایسی مخفی
اور باریک ہوتی ہیں کہ انبیاء کو بھی و نہ صدق معلوم نہیں ہوتا۔ علمائے بیچارے کس
گفتی و شمار میں ہیں۔ عام مذہب کیا عیسائیوں کے نظر پر جس نبی کی بشارت ہو وہ
نبی آپ بھی اپنی بشارت کو کبھی نہیں سمجھ سکتے۔ دیکھو انجیل یسوع۔ باب ۲۱۔ یسوع
نے اپنے ایلیا ہونے سے انکار کیا۔ حالانکہ انجیل میں تھی۔ ۱۱۔ باب ۱۶۔ اور ۱۷۔
باب ۱۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا یسوع تھا۔ اور یوحنا اور اس نبی کی بشارت
کے تفصیل ہو تھیں تو کاسنوں اور لادویان کو یوحنا سے پوچھنے کی کیا حاجت ہوتی
جیسے یوحنا ۱۔ باب ۲۰ و ۲۱۔ میں ہے اگر بشارت تفصیل ہو تھیں تو لادویان کو
یوحنا کی نسبت یسوع شبہ پڑتا ہوتا۔ ۱۔ باب ۱۳۔ بائبل کے حواری سوسے سبکی
رستہ میں بڑے ہیں اور حواریوں کا مخلص رب یوحنا کا کاش کر دے اور وہ سب ہاتھ
پر بیٹھا پائے والا تھا۔ اور حواری کسی دفعہ یوحنا سے ملے اور وہ جانتے تھے
اور یہ بھی جانتے تھے کہ ایلیا کا سچ سے پہلے آنا ضروری ہے۔

یوحنا ۱۔ باب ۳۲۔ میں صاف مندرج ہے کہ یوحنا نے سچ کو اس وقت تک نہیں
پہچانا۔ سب تک خدا نے یوحنا کو نہ بتایا کہ جس پر روح اوترتی تو دیکھئے وہ روح القدس
کا بیٹھا دیکھا۔ معلوم ہوا کہ تین برس تک یوحنا سا جلیل بقدر رسول مسمیٰ ۱۱۔ باب
اپنے رب اور مخلص مالک سے بے خبر رہا۔ بلکہ مسمیٰ ۱۱۔ باب ۲۔ اور لوقا ۷۔
باب ۱۹۔ سے یوحنا کا تردد آشکارا ہے۔

کہا۔ نون کا وہ مہر قیامت سے جناب نبی کے قتل و غرور است کا فتویٰ دیا جتنی
 باب ۱۰۔ جناب نبی کے قتل و غرور است کا فتویٰ دیا جتنی
 کہ کامیاب ایسی فتنہ دہرناک فتنہ کا فتویٰ دیا جتنی

یہ جنات اشیاء کے۔ باب ۱۱۔ جناب نبی کے قتل و غرور است کا فتویٰ دیا جتنی
 نبی کے قتل و غرور است کا فتویٰ دیا جتنی
 اور لوقا ۱۲ باب ۱۲۔ جناب نبی کے قتل و غرور است کا فتویٰ دیا جتنی
 و دھما دھما کر اگر جناب یوحنا اس بشارت کو اپنی نسبت بیان کرے۔ اور معصفتان ہیں
 اس بشارت کو یوحنا کی نسبت تسلیم فرماتے تو کوئی بھی اس مشہور گواہ کو جنات یوحنا
 پر شہرہ نہ لیا کرتا۔ اس لیے کہ یہ بشارت بہت سے اون انبیاء پر بھی صادق آسکتی تھی
 جو شعب کے بعد ہوئے۔ بلکہ جناب مسیح پر صادق تھی جو آسمانی بادشاہت کے قریب
 کی بنا ہی فرماتے تھے۔ اس تمام بحث سے یہ ثابت ہو گیا کہ بشارات نبوت کا مفصل
 مواضع و زمین۔

اگر بشارات کا مفصل مواضع و زمین ہو تو ہر ایک مائل اور بشارات کا وقف اور
 نیک سادہ پر دھیان کرنے والے جانتا ہے کہ بشارات پر دو قسم کے فتوے صادر ہوئے ہیں
 ایک وہ عترت جسکی بنائیت اور بہت دھرمی پر ہوئی ہے۔ دوسری وہ جنکا
 فصاحت اور راستی ہے۔

پاور یہ تمہارے نزدیک جن لوگوں نے مسیح کی بشارت پر عترت کی ہے میں وہ لوگ
 وہ عترتوں کے باعث فتنہ دہرناک فتنہ دہرناک فتنہ دہرناک فتنہ دہرناک فتنہ دہرناک
 بان یہ بات فتنہ دہرناک فتنہ دہرناک فتنہ دہرناک فتنہ دہرناک فتنہ دہرناک

دوسرے ہادیان مذہب کی عظمت و بزرگی کی جانچ میں غلطی ہو جاتی ہے۔ اور عادت کے باعث اپنے مذہب کے سخت سے سخت عیب و کمزوریوں کو دوسرے مذہب کی عمدگی اور قوی دلیل سے مقابلہ کرتے وقت اسی عیب کو ترجیح دیتا ہے۔ اور اس ترجیح میں کبھی معذور سمجھا جاتا ہے مگر منصف مزاج اور خداوند خدا کی بارشاہت کے طالب اور سراسے ڈرنے والے کو یہ مرحلہ طو کر لینا بہت ہی سہل ہے۔

مین نہایت جرأت اور دلیری اور راستی اور سچائی سے کہتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کی بشارات پر منصفانہ اعتراض کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی منصف بعد غور و تأمل کے ان محمدیہ بشارات کا انکار نہیں کر سکتا۔

بہت دھرمی اور فضیلت کا جواب خدا ہی دے۔ منصفوں اور نجات طلب تلمیذوں اور راستی سے جانچ پرہال کرنے والوں کے سامنے عیسویہ بشارات اور محمدیہ بشارات کو بیان کرتا ہوں۔ تاکہ انکو مقابلے اور موازنے کا موقع ملے۔ مین نے بشارات کے بیان میں سچی بشارات کو اس واسطے پہلے لکھا ہے کہ عیسائیوں کو تعصب سے بچنے۔ اور عیسوی مذہب کے مقابلے میں محمدی بشارات پر اعتراض کرنے میں نور بیان اور راستی ملحوظ رہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات نبوت پر قرآن ہدایت کرتا ہے۔ اور سمجھاتا ہے کہ منکروں کو یہ جواب دو۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِإِلَهِهِ شَهِيدًا ۚ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۚ - پارہ ۱۲ - سورہ زمر - آیت ۶۶۔

اللہ کہتے ہیں منکروں کہ تو رسول نہیں تو اسے بھی نبوت پر ایمان دے۔ اور وہ نبوت ہوا ہی ہے۔ یہ کچھ علماء کے پاس ہے۔

پس کی گنجائی رسالت و نبوت کے ثبوت پر قانون فطرت جو خدا کا فعل ہے گواہ ہے کہ نبوت
سب سے پہلے تو اس قانون قدرت باری تعالیٰ کا فعل ہے اور اس کے بعد ہی تعالیٰ کے
فعل اور قول و نون باہم متوافق ہوں۔

دکتاب سابق کا مضمون کافی گواہ ہے۔ سابق کتاب کے علماء و طرہ گواہین اول
سطح کہ اسے کتب سابقہ کو سیکریم خود بھی بشارت کو کتب سابقہ سے نکالیں۔
دوماً طرہ کہ حسب طرہ وہ اپنے انبیاء اور رسل کی نبوت اور رسالت کو ثابت کریں۔
سی طرہ پر ہم بھی نبوت اور رسالت محمد عربی کو ثابت کریں جس قدر اور انبیاء کی نبوت کے
ثبوت دنیا میں لوگوں کے پاس میں اسکی نظیر کے کل ثبوت اور قانون قدرت سے نفقت
کا جاری ثبوت محمد عربی کی نبوت اور رسالت کے واسطے موجود ہے۔ یک لطیف مراد کہنے
کے قابل ہے کہ اسما کا ترجمہ مضامین کو سخت دقت میں ڈالتا ہے۔ اور اہل کتاب کی عام عادت
ہے کہ اسما کا ترجمہ کر دیتے ہیں۔ ایسا ہی تفسیر کو متن سے ملا دینا بڑا عیب ہے۔ کیونکہ تفسیر مفسر کا
خیال ہوتا ہے جس میں صحت اور غلطی دونوں کا احتمال قوی ہے بشارات میں نقص نہایت
مفسر ہو۔ محمدی بشارات جیسے سلیمان کی غزل لغزلات میں ہے اگر وہ میں لفظ محمدیم کا ترجمہ
نہ کیا جاتا تو یہی صاف تھی۔

اور نمونہ - ۸ - باب ۳۰ - اشعیا - مہر شلال حشبنہ نام نہ - اور عربی ترجمہ ششہ میں
۶ - ادع اسمہ اغنم بسرعة وانهب عاجلاً۔

مسیح کی پہلی بشارت

حصین و رفیع نے باہمی اتفاق سے احاذ پر چڑھائی کی احاذ نے گھر اگر اشعیا سے تسلی
چاہی تب اشعیا نے کہا کہ ایک علمہ (جوان یا کنواری) کو حمل ہوگا۔ اور وہ عمانوئیل نام بیٹا

جینس جی وہ ہوشیار ہو گا کہ تیرا دور دور ہو گا۔ اشعیا ۷۔ باب ۱۴۔

پھر اشعیا کے آٹھویں اور نویں باب میں جو کہ دو لڑکا پیدا ہوا اور اس کا نام ہاشیا اور ہاشبنہ رکھا گیا۔ جب لڑکا اکیس برس کا ہوا فتح کا ملک خراب ہو گیا۔ اور اھاڑ کا ڈر جاتا رہا۔
 بنسن کرتا عریہ عورت اشعیا کی بی بی تھی۔ با این متی نے کمد یا یہ بشارت مسیح کے حق میں جو
 کنواری سے پیدا ہوا جو متی ۱۔ باب ۱۸-۲۳۔

اول غور کرو متی نے کیا کمد یہ۔ یہ بشارت کب و کس طلب پر کی گئی ہے اور کہاں لگائی گئی
 دوم پھر علمہ کا ترجمہ کنواری کیا۔ میمان کی مثال مہن مین ہی لفظ ہے اور وہ ان اسکے معنی
 ایسی جون کے مین جو بیای ہو۔

ذی نی دوشنی مین وروانی ترجمون ایلوند۔ اور تھو دوشن اور میکس مین جون
 کے معنی مین تہذیب والا خلق۔

سوم سچ کا نام کسی نے بھی عمانوئیل نہیں رکھا۔ نہ اپنے نہ آپکی مان نے اور نہ باپ نے
 جسکے فرشتے نے بھی یہی کہا کہ نہ نام یسوع رکھنا۔

چہارم ار علمہ کے معنی کنواری لہین تو بھی مسیح پر چہان نہیں۔ مسیح حسب احوال اناجیل
 ابن یوسف مین متی ۱۳۔ باب ۵۵۔ یوحنا ۶۔ باب ۴۲۔ و ۱۔ باب ۴۵۔
 لوقا ۲۔ باب ۲۷۔ ۴۱ و ۴۸۔

پس اناجیل سے صاف واضح ہے کہ مسیح ابن انسان تھے۔ متی مین خود نسب نامے مین
 مسیح کو ابن داود کہا ہے۔ اگر یہ سزا جاسے کہ نسب نامہ بلحاظ عدلیہ مریم کے ہے۔ تو سہر
 یہ اعتراض ہے کہ یہودی شرع مین نسل کا سلسلہ عورت کی طرف سے قائم نہیں ہو سکتا۔
 اور نسب نامے مین مریم کا نام بھی نہیں اور یوسف نے کبھی باپ ہونے سے انکار نہیں کیا۔

یہ کلام صرف انجیلی مذاق پر ہے۔

خداوند نے اشعیا کی کتاب سے ایک بشارت مسیح کے حق میں نکالی۔ حالانکہ وہ
واقعہ کنواری یا جوان کے پیٹ سے عمانوئیل کے جنم کا واقعہ مسیح سے پیش
کے زمانے میں گذر چکا یہ کلام متی کا باطل لہامی نہیں والا ایسا غلط ہوتا۔

دوسری پیشین گوئی بہ نسبت مسیح علیہ السلام

میکاہ نبی نے بہت سے واقعات آئندہ کو اشارت اور کنایات میں بیان فرمایا اور نبین مریکا
ایر بیت لحم افراتاہ اگرچہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں چھوٹا ہی مکن میرے لیے ایک شخص جو
بنی اسرائیل میں سلطنت کرے گا اور اسکا ہونا بہت قدیم زمانے سے مقرر ہو چکا ہے۔ سمجھنا
سے نکلیگا۔ میکاہ ۵۔ باب ۲۔

متی نے ۲۔ باب ۳۔ ۶۔ میں کہا یہ بشارت مسیح کے حق میں ہے حالانکہ وہ مسیح
نے بنی اسرائیل پر سلطنت ہی نہیں کی سلطنت حضرت کوکبان نصیب ہوئی بنی اسرائیل
سے وہ وہ مصائب اٹھائے جنکے سننے سے بدن کے روتے کھڑے ہوتے ہیں یہ
نے طمانچے مارے ہاتھ ہاتھوں چھیدے۔ کانٹوں کا بیج پھنایا۔ کٹری پر باندھا۔ خود حضرت
ایسے سجدائے کہ اہی اہی سجدائی کہ اٹھے۔

دوم متی کی عبارت میکاہ کی عبارت سے موافق نہیں۔ ہارن کہتے ہیں میکاہ کی
عبارت محرف ہے۔ جلد عیسائی مفسر کہہ سکتے ہیں کہ متی نے غلط ترجمہ کیا یا درجہ ایمان رومی
سلطنت مرد نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مسیح کی روحانی سلطنت کو بنی اسرائیل سے خصوصیت
مسیح کی روحانی بادشاہت عام ہے۔

سوم یواقیم نے جب باروخ کا لکھا ہوا ارمیا کا صحیفہ جلد دیا تو خدا نے فرمایا یہ قلم کی

انس سے۔ وہ کی برسی پر کوئی نہ بھیجے۔ یہ مینا۔ باب ۳۰۔ اور شیخ یوحنا کی اور
 تین۔ متی۔ ۱۔ باب ۳۰۔

تیسری بشارت

جبکہ اسرائیل بچی تھا اس کو مین پیا کرتا تھا اور اپنے بیٹے کو مین نے حصے بدل دیا
 ہو شیع۔ ۱۔ باب ۱۔

متی کہنا جو یہود نے حج کو مار ڈالنا پناہ تو فرشتے نے دے دی تھی کہ اسے کون
 بھی جب میر و دم کیا تو شیخ حصے دینے کے لئے پس یہ بشارت شیخ کی مولیٰ سنو سنو۔
 اخروج۔ ۴۔ باب ۲۲۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوحنا کی بیوی بہت حالت مین
 تھی تو انکو موسیٰ کی حضرت نداء سے سنا دیا۔ بنی اسرائیل اپنی پستی کے باعث عین
 کی حالت میں تھے۔ اور بنی اسرائیل کا بڑا ہونا ہو شیع ۱۱۔ باب ۱۔ رومی ۹۔ باب ۴
 استثنا ۱۴۔ باب ۱۔ و ۲۶۔ باب ۹۔ سے ثابت ہے کہ مین کو خدا عموماً مین سرب
 پر شیخ سے آگے نہ کرتا رہا۔ دوم۔ یہ مین شیخ کی نصیحت نہیں اور شیخ نہ ہر
 نہ ہر میل کی نسل کیونکہ عورت سے یہود مین نسل نہیں پیتی۔

سوم یہ دوسرے باب متی کا لوقا کے دوسرے باب سے موافق نہیں کرتا وہیل
 موافق کرنا بدو بشارت محمدیہ مین تا ایلات یونکرہ مین ہے۔ چہارم ہو شیع کی کتاب شہود
 شہادتین قرآن اسرائیل منذ کان طفلاً از احببتہ ومن مصرد عوت
 ولادۃ۔ و شہد مین اولاد کی لفظ کو جمع تھی خود کر دیا گیا۔ اور نائب کی ضمیر کے
 بدلے مین منکام کی ضمیر رخصدی۔

اسم اسرائیل کو بچپن سے مین لے پیا اور جب سے اس کی ورد کو بڑایا۔ ۱۱۔

بہرہ رقتہ و اس کے صدق وہ لوگ مین بخوان نے بعد بہت کی مہربانی کی اور بہت
پرست تھے اور سچ بہت پرست نہیں تھے۔

چوتھی بشارت مسیح کے حق مین

راہ مین دھارین مار کر رونے اور نالہ کرنے کی آواز سنانی دیتی جو کہ رحیل اپنے
بیٹوں کے لیے روتی ہو اور تسلی نہیں پاتی کیونکہ وہ نہیں مین - یرمیا - ۳۰ - باب ۵
منہ تہی اسکو مسیح کی بشارت یقین کرتے مین اور کہتے مین مسیح پیدا ہوئے تو میری
اس شبہ پر کہ کون بچا جو عیسیٰ ہو کا بہت ٹھما اور اسکی سرحد کے لڑکے نکوتیں کر رہے تھے ۱ باب ۲

فکر

اول سیرود کا یہ ظلم عیسائیوں کے سو کسی مؤرخ نے بیان نہیں کیا یہ یوسفیس اور
یوہی مؤرخ جو سیرود کے معائب کہنے مین ولیر مین اس قصے سے طاقت مین۔ دوم
بیت المقدس کے پاس جو اور سیرود کے زیر حکم تھا آسان طور سے سیرود تحقیق کر سکتا
تھا کہ جس اس گھر مین اترے۔ کس لڑکی کے آگے نذر گذرنی۔ سودیر میاہ کی آیت کا
ما قبل اور مابعد دیکھو صاف صاف ہے حادثے کا بیان جو سخت نصہ کے وقت بنی سرائیل
پر میا کے زمانے مین نازل ہوا اور ہزاروں اسرائیلی زمین قتل ہوئے ہزاروں اسرائیلی
اور بل کی طرف جلا وطن ہوئے۔ اور انہیں اکثر راہیل کی یاد تھی۔

یاد رہے۔ ارمیا کی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو بنی مین اپنے
قرب کے دنیوی حالت پر اطلاع دیتی ہو اور انکے صدقات سے اموات کو صدمہ پہنچاتا
اور یہ بات پر ٹھنسی عقائد کے خلاف ہے۔

مسیح کی پانچویں بشارت

تنگی کی ظلمت جس میں زمین مبتلا ہوئی ہو باقی نرہیلی جس طرح اگلے زمانے میں زبولو کی زمین
وہ نقالی کی زمین کو حقیقہ کر کر۔ آخر اسی طرح دریا کی طرف (اردن و فرت) کے کنارے
بیل میں برسے ہٹے قبیلے ہوئے جو قوم کہ اندھیرے میں چلتی ہو نور عظیم دیکھیں گی
ورسوت کے ساتھ کی زمین کے رہنے والوں پر ایک نور چمکے گا۔ اشیا۔ ۹۔ باب۔ ۱۰
اشعیانہی نے یہ بیان کرتے کرتے کہ اب بیت المقدس (یروشلم) میں تکلیف نرہیلی
یہ بات فرمائی۔

مسیحی کہتے ہیں یہ بشارت مسیح کے حق میں ہو۔ کیونکہ جب مسیح نے سنا بھیجی گرفتار ہوا تو
آپ جلیل کو چلے گئے۔ اور تاحہ کو چھوڑ کر، حوم میں دریا کے کنارے بولے اور
نفتالی کی حدود میں جاری ہے۔ مسیحی۔ ۴۔ باب ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵۔

فکر کرو

ذوال مسیحی نے صرف اتنے لگاؤ پر کہ مسیح دریا کے کنارے پر جاری ہے اشعیانہ کا توں
بشارت بنالیا۔ دوم اشعیانہ کی آیات کو مسیحی کی آیات سے مقابلہ کریں تو دونوں ایک معلوم
نہیں ہوتیں۔ سوم اشعیانہ کی کتاب میں گزشتہ زمانے کا حال معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ زمانہ
میں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ محمدی دگون اور اوٹکی تعلیم کا اشارہ ہے۔ جنگی بدولت اس ملک میں
کامل توحید پھیلی۔ اور قسام بت پرستی کا، سببصال ہو۔ اور مسیح بھی جیسے تھے ویسے
مانے گئے۔

مسیح کی چھٹی بشارت

اب میں اپنے رسول کو بھیجوں گا۔ میری برابر راہ کو طیار کرے گا۔ اور جس ضد و مذ کی
تھا وہ میں ہو یعنی رسول عہد کی اور اس سے خوش ہو۔ یکا یک اسی سبیل میں آ جاؤ

شہادت کا نہ ہونا فرمایا ہے۔ کہ اب وہ تاجر۔ ملاکی۔ ۳۔ باب۔ ۱۔

یہ بات ملاکی بنی بنی اسرائیل کو خدا کی عدول علمی پر ماست کرتے کرتے
فرمائی۔ اور اشعیا بنی بنی اسرائیل کو اور یروشلیم کو تسلی دیتے فرمایا۔

پکارنے والا پکارتا ہے۔ بیابان میں خداوند کے لیے ایک راہ بنیاد کرو۔ اور جنگل میں
ایک شاہ راہ میری خدا کے لیے درست کرو۔ اشعیا۔ ۴۰۔ باب۔ ۳۔ متی مرکب کوک
تینوں متفق لفظ کہتے۔ کہ یہ دونوں بشارتیں مسیح کے حق میں ہیں۔ کیونکہ یوحنا کا
صطباغ دینا مسیح کے لیے راہ بنانا ہے۔ اور یوحنا کا کہنا کہ میرے پیچھے اور آتا ہے پکارنے
والے کی آواز ہوگی۔ متی۔ ۳۔ باب۔ مرکب۔ ۱۔ باب۔ لوک۔ ۳۔ باب۔

غور کرو یہود بخلاف اسلام کبھی کوئی نہیں مانتے۔ پرانے عہد میں صاف صاف پرانے
ذکر نہیں۔ کبھی کی کوئی کتاب موجود نہیں۔ انا جیل میں جو اقوال میں وہ زبانی روایات
میں۔ راویوں کا نام مندرج نہیں۔ عیسائی یقین کرتے ہیں کہ یہ کتابیں روح القدس
کے وسیلے سے مرقوم ہوئیں۔ آلا مسلمان لوگ صطرح اپنے جناب کے حواریوں کی سند
مانگتے ہیں اس صطرح مسیح کے حواریوں کی سند پوچھتے ہیں۔

نوٹ۔ عیسائی لوگ کبھی خوش نہیں ہوتے کہ مسلمان احادیث صحیحہ سے ان کے سامنے کوئی مستند
مذہب کتب جگہ ابھر سخت جھجھکات ہیں۔ افسوس ان سکینوں کو علم حدیث سے مطلق واقفیت نہیں کہ اہل اسلام نے
مسند احادیث اس علم کے اخذ میں کی ہر دنیا میں اگر کوئی تاریخ۔ کوئی بڑی مجلس نشان کتاب کوئی معتبر قوی روایت
عقب رک قابل ہو سکتی تو حدیث صحیح بطریق اولیٰ قابل وثوق و وقعت ہو سکتی ہے۔ کس خوبی سے یہ ایک مرکب سراغ
ہو ای۔ اقدس سیدہ صلوة تک لگا یا گیا کہ خود محققین پر رب نے عقل اسکے مجزہ ہونے کا اقرار کیا ہے۔ انا جیل اربع
بعد زمانہ دراز مسیح کے مہول و لاسم و رسم لوگوں نے تحریر کین حدیث صحیح سے کچھ مناسبت نہیں رکھ سکتیں ہمارے
مجمع دلائل اس امر کے ثبوت کے ہیں کہ کتابہ جمع الاحادیث کا مآخذ حضرت عین حیات ہی میں آواز دہائیں کے عہد میں لکھا

بشارات احمد بن حنبل نے محمد مجتبیٰ حرمت عالم عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم
 پہلی پیشین گوئی۔ حضرت براہیم اپنے بیٹے جناب اسمعیل اور ان کے مسکن کے یہ
 دعا کرتے ہیں۔ چونکہ تورات میں براہیمی واقعات اور تعینات کا بہت مفصل ذکر نہیں۔
 اور اسمعیلی معاملات کا، ابھی کم ذکر ہے۔ اس لیے تورات میں اس دعا کا ذکر اجمالی ہے۔ اور تورات
 میں تفصیلی۔ اور نتیجہ دعا اور اس کی قبولیت کا بیان چونکہ پیشین گوئی میں نہایت مطلوب
 تھا، اس لیے وہ نتیجہ تورات میں مجمل اور قرآن میں مفصل بیان ہوا۔

وَذَقْنَا بِرَاهِيْمٍ اِجْعَلْ هَذَا بَلَدًا اَوْفَنَّا وَارْزُقْ اَهْلًا مِنْ لَدُنْكَ
 مَنْ اَمِنْ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَبِیَوْمِ الْاٰخِرِ + سید پارہ - ۱ - سورۃ بقرہ - رکوع ۵۔
 وَذَرَقُوا بِرَاهِيْمٍ لَقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاسْمَعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ هَدٰیئَتَنَا
 سَمِعْنَا نَعْلِيْهِ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِيْنَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِكَ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ
 وَارِنَا مَمْلٰكَةً وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ + پارہ - ۱ - سورۃ بقرہ رکوع ۵۔
 رَبِّ وَاَبْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكَمْ اٰیٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ
 الْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ لَكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ + پارہ - ۲ - سورۃ بقرہ رکوع ۶ - ۱۵۔

۱۔ در جب کہ براہیم نے عرب میں تہ کو سن کا وہ روزی دے اور اس کے لوگوں کو سیوے۔ جو کون، دشمن
 یقیناً، دست نہ پڑے، رہیں، ان پر۔

۲۔ جب ارٹھانے کا مہم بنیادین دس عمر کی اور اسمعیل۔ عرب ہمارے قبول کرے توی ہوا اصل ست
 مانتا۔ عرب ہمارے دیکر ہکو حکم بردار بن اور ہماری اولاد میں بھی ایک امت حکم بردار بنی۔ اور بنا ہکو دستور حج
 کرنے کے۔ اور ہکو معاف کر۔ توی ہوا اصل معاف کرنے والا ہر ایک۔

۳۔ اسے رب ہمارے اور وٹا اور نہیں ایک رسول دشمن میں کا۔ ہر شے اور تیری، یقیناً، دیکھا
 اور کو کتاب اور کچی باتیں۔ اور او کو سنو، اسے۔ توی ہر زبردست حکم داتا۔

رَبَّائِي اسَكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ مَبْنِيَّتِ كَعْبَرَةَ
 رَبَّنَا يَفْضَلُ الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ
 مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ سَيِّكُرُونَ + پارہ ۱۳ - سورۃ ابراہیم - رکوع ۶ - ۷

نکتہ ۱۷ - اس آیت میں لوگوں کے دلوں کو وہی طرٹ خجکا یا عجیب قابل غور کاہ
 اور اس معزز گھر یعنی مکہ معظمہ کا ابراہیم کے زمانے سے عموماً اور آنحضرت کے زمانے سے
 خصوصاً لاکھوں قسم کی مخلوقات کا مرجع و مرکز ہونا وعدہ الہی کے ثبوت کی ترویج ہی ہیں۔
 اب ان آیات قرآنی کو آیات تورات سے تطبیق دیجائیے۔ تورات میں لکھا ہے حضرت
 حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے آپکے پہلوئے بیٹ حضرت اسمعیل کی دست
 وعدہ فرمایا

”میں نے تیری دعا اسمعیل کے حق میں قبول کی۔ دیکھ میں اسے برکت دوں گا۔
 اور اسے برومند کروں گا اور اسے بہت بڑھاؤں گا۔ اور اس سے بارہ سردار پیدا
 ہوں گے۔ اور اس سے بڑی قوم بناؤں گا۔“

کتب سابقہ کے ناظرین اور الہامی مضامین میں گہری نگاہ کرنے والے اگر انصاف
 سے دیکھیں تو یہ پیشین گوئی صاف محمد بن عبداللہ بن اسمعیل بن ابراہیم کے حق میں ہے
 اس بشارت میں کئی امور غور طلب ہیں۔ اول ”برکت دوں گا۔ برومند کروں گا۔
 بہت بڑھاؤں گا۔“ نہایت انصاف سے دیکھنے کو مجبور کرتے ہیں۔ اور بڑی بلند آواز سے
 کہتے ہیں کہ اسمعیلی وعدوں کو جہانی دست کو صرف جسمانی وعدے میں برکت اور

سلۃ اور رب میں نے بسالی ہر ایک ولاد اپنی میدان میں جہان کھیتی نہیں۔ تیرے ادب والے گھر پاس۔ اے
 رب ہمارے قائم رکھیں نماز۔ سو رکھ بیٹھے لوگوں کے دل جھٹتے وہی حرف اور روزی دے اور نکو میوں سے
 تبار وہ شکر کریں ۱۲-

نفسیت نہیں بلکہ بالکل نہیں وہ تو موت کے گدے کنوئین میں رہنے کو باعث ہوا۔
 منصفوں کی گزراہیم کی اولاد بت پرست رہن چور جاہل ہر مذہب - قمار باز
 زانی - کٹاری زبانی تو نہ تھے سمیع کو کوئی قتل کہ سنا کہ تو برومند ہوا۔ تجھے
 برکت ملی۔ تجھے فضل عطا ہوا تجھے بری قوم بنی۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں حقیقت تو
 یہ ہو کہ اولیٰ اولاد میں ایک بڑا زبردست رسول پیدا ہوا۔ جسے اوس متفرق کردہ کو ایک
 قوم بنا دیا۔ اسی کے وسیلے سے وہ قوم برومند ہوئی اور اوسے بیان تک بڑھایا کہ۔
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْہُمْ اِنَّہُمْ سِرْمَلُکَ وَرِہْہُمْ جَنَسُکَ اَیْنَہُ وَاَیْنَہُ وَاَیْنَہُ
 نَسَبُہُمْ وَآوَلِہُمْ اَبْنِہُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ۔
 دوم جویش۔ ت عمہ جدیدین جو ریون اور اناجیل کے منصفون نے مسیح کی نسبت
 خیال کر کے منہ سب کی بین وہ سبکی سب دنی کا و اور ایام سے بڑھ کر کوئی وقعت نہیں
 مستحق۔ یہاں نہ عہد نکا وہی نکا و جلد تصریح و توضیح موجود ہے۔ کہ بنی اسمعیل (قوم
 منصفیت والے برکت والے برومند۔ امام قوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 علیہ وسلم کے حاکم ہوتے ہوئے۔

سوم۔ فضیلت اور میوقت پوری فضیلت ہوتی ہے جب اپنے اقراں و امثال پر
 اور تمام عالم شاہد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے عرب اور
 حجاز والوں نے بنی اسمعیل پر ایسی کوئی علو حاصل نہیں کیا۔ متعصب عیسائی
 بنی عرب کی بشارت پر ہمیشہ اعتدال کرتے رہے ہیں۔ جو یہودیوں کے اور ان کے
 سنہ کہ بشارت مسیح پر انھوں نے کیے ہیں زیادہ زور اور نہیں ہیں۔ چنانچہ اس بشارت
 پر یہ اعتراض کیا ہے۔ "اسحاق کی نسبت روحانی وعدہ ہے۔ اور اسمعیل کی نسبت جسمانی"

اگر یہ اس کے جواب بھی ہو چکا تو الازم یہ تو ش کے سینہ ہیقتہ تحصیل زمین اور
 ہم اسمعیل اور اسحاقی وعدوں کو مقابلہ کیا کرتے ہیں کہ ان کے نام زمین
 کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور ان کے نواہات و انعامات سے یہ زمین کے
 طرح سے وہی وعدہ اسمعیل کے حق میں تو جہانی اور جہاتی کے حق میں جہانی
 ہے۔ اور چونکہ باری تعالیٰ کے وعدے پر یہ کے ساتھ اور جہاتی میں یکساں
 طور پر ابراہیم کی اولاد کے لیے۔ اور ایک خاص طور پر اسمعیل اور اسحاق کے لیے
 ایسے قبل از مقابلہ ہم مشترکہ وعدے بیان کر چکے۔ کیونکہ وہ وعدے ہیں اسحاق
 کے حق میں ہیں۔ ویسے ہی اسمعیل کے حق میں بھی ہیں۔ اگر وہ اسحاق کو
 ترجیح ہو سکے تو ان دونوں سے اسمعیل کو بھی ہو سکتی ہے اگر یہ وعدہ دونوں میں تو
 اسحاق اور اسمعیل دونوں کے لیے۔ اور اگر جہاتی میں تو بھی دونوں کے لیے ہے۔
 اگر عام میں روحانی ہوں یا جسمانی تو بھی دونوں کے لیے۔

مشترکہ وعدے

- (۱) جب ابراہیم کنعان میں پہنچا تو خدا نے کہا یہ زمین میں تیری اور ماور کو
 دوڑگا پیدائش۔ باب ۱۲-۷
- (۲) جب ابراہیم کو سات جہاد ہوئے۔ خدا نے کہا اسمعیل کیوں چاروانِ حریف کی
 زمین تیری اولاد کو دوڑگا۔ پیدائش۔ باب ۳-۴-۵-۶-۷
- (۳) مصر سے فرات تک کی زمین میں تیری اولاد کو دوڑگا۔ پیدائش۔ باب ۱۸-۱۹
- (۴) تیری اولاد کو وسیع اور مہینار کروڑگا۔ پیدائش۔ باب ۱۵-۱۶
- (۵) جب ابراہیم ننانوے برس کے ہوئے خدا نے وعدہ کیا کہ تجھے زیادہ سے

یادہ کرونگا۔ تختہ توین پیدا ہوئی۔ اور بادشاہ ہوئے۔ اور کنعان کی زمین آت
وئی سجدہ دوںگا۔ پیدائش۔ باب۔ ۱۷۔ ۶۔ تا۔

یہ وہ وعدے ہیں جو ابراہیم کی اولاد کے لیے مشترکہ ہیں۔ اور یہ خدا کے سچے وعدے
 دونوں بھائیوں اسمعیل و اسحاق کے حق میں ظاہر ہوئے۔ کنعان کا ملک ایک بڑا
 ملک ہی اسحاق کے قبضے میں رہا۔ پھر تیرہ سو برس سے آجتک ہی اسمعیل یا وٹ
 خادموں کے قبضے میں ہی۔ ایسا ہی وہ ملک جو اوطاک کے جدا ہوتے وقت ابراہیم نے
 دیکھا۔ اور ایسے ہی حصہ سے فرست تک کا ملک۔ دونوں صاحبوں کو ملا۔ اسمعیل اور
 اسحاق سے ابراہیم کا وارثیت پڑھی۔ اونسے قوین پیدا ہوئے۔ بارشاد نکلے۔
 کنعان کے مالک مرنے کوئی شخص نہ رہا۔ اسحاق کے لیے اسمیت زمین۔ بلکہ زبورہ
 سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسحاق سے جہانی وعدہ تھا۔ کیونکہ وہی حکم وہ وعدہ
 ابراہیم سے ہو۔ راستہ سے اسکی رسم کھالی اور بنی۔ مرزبل سے وہی باندھا گیا۔
 اور یعقوب سے بطور قانون کے مقرر ہوا۔ وہ کنعان کی زمین دینے کا وعدہ تھا۔

خامس خاص مکرّم عنی وعد و کتابیان

تکوین۔ باب ۱۶ ۱۷۔ خاتون سارو آسمان وردمبشمار ہوگی۔

باب ۱۶-۱۵۔ خاتونِ جود و سخاوت کی اونا و سنے شمارہ گی

باب ۲۵-۱۱۔ آپ کے فرزند اسحاق کو برکت دی اللہ تعالیٰ نے۔

باب ۱۷-۲۰ آپ کے فرزند اسمعیل کو برکت دی اللہ تعالیٰ نے۔

باب ۱۱۔ ا۔ آپ کے درد و غم کو سنا اللہ نے۔

باب ۱۴-۱۱- آپ کے درد و غم کو سناٹا کرنے۔

نورین - باب - ۲۶ - ۲۴ - آپ کے فرزند کے ساتھ خدا تھا۔

باب - ۳۱ - ۲۰ - آپ کے فرزند کے ساتھ خدا تھا۔

پیدائش - ۱۰ - باب - ۲۵ - یہ تقسیم اللہ تعالیٰ نے زمانہ یقطان میں کر دی تھی۔

باب - ۱۷ - ۸ - آپ کی اولاد کو زمین کنعان دی گئی۔

باب - ۱۵ - ۱۸ - آپ کی اولاد کو زمین عرب عنایت ہوئی۔

باب - ۱۷ - ۱۶ - آپ کے فرزند کا اللہ تعالیٰ نے نام رکھا۔

باب - ۱۷ - ۱۱ - آپ کے فرزند کا اللہ تعالیٰ نے نام رکھا۔

باب - ۱۷ - ۱۶ - آپ کا فرزند بادشاہوں اور قوموں کا باپ ہوا۔

باب - ۲۰ - ۲۶ و ۲۵ - آپ کا فرزند بادشاہوں اور قوموں کا باپ ہوا۔

باب - ۱۵ - ۲۷ - آپ کا فرزند پہلوٹا اور وعدہ ورثت اور تسلی کا پہلا مصداق تھا۔

ماجرہ -

نمارہ

باب - ۱۶ - ۱۲ - آپ کو برکت دی گئی۔ اور فرزند کی بشارت دی گئی۔ اور آپ کو

بتایا گیا کہ وہ عربی ہوگا۔

نکتہ ۵ - اردو ترجموں میں لفظ وحشی اور جنگلی لکھا ہے جو ٹھیک لفظ عربی یا اُمّی کا

مراد ہے۔ (دیکھیں تو اہل کتاب اسے کیونکر گوارا کر سکتے ہیں۔)

پیدائش - ۱۷ - باب - ۱۵ - آپ کے فرزند کے باعث آپ سرے سے سرہ ہوئیں۔

باب - ۱۷ - ۵ - آپ کے فرزند کے باعث آپ کے شوہر کا نام ابرام سے ابراہام ہوا۔

بشارت و قوم - مثلیت موسیٰ - موسیٰ کی پانچویں کتاب استثنائے باب

۱ - ۲۲ ملاحظہ کرو اور خداوند نے مجھے کہا کہ انہوں نے جو کچھ کہا سوا چھا کہا۔

مین ونگے یہ ارنکے جانیون مین سے تجسا ایک نبی برپا کرونگا۔ اور اپنا کلام ونگے
 منہ مین ڈالونگا۔ اور جو کچھ مین سے کہونگا وہ سب ونگے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی
 میری باتوں کو جمنیدین وہ میرے نام لے کے کہیگا نہ سنیگا تو مین اوسکا حساب اوس سے
 لوںگا۔ مین رہی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے
 کا مین نے اوسے حکم نہیں دیا۔ یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا
 جاوےگا او اگر تو اپنے زمین کہ مین کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی
 نہیں تو بیان رکھ کہ جب نبی کچھ خداوند کے نام سے کہے اور وہ جو اوسے کہا ہو پورے
 ہو یا واقع ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی۔ بلکہ اوس نبی نے گستاخی سے کہی
 ہے تو اس سے مت ڈر۔

اس بشارت کا بیان دو حصوں مین منقسم کیا جاتا ہے۔ اوس حصے مین اس امر کا
 ثبوت ہے کہ یہ بشارت خاص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ہے
 و دوسرے حصے مین یہ بیان کر نیلے کہ جن لوگوں نے اسکو محمد رسول اللہ علیہ
 السلام کے حق مین نہیں مانا اوسکے عتہ اخس صرف دھوکا مین۔
 حصہ اول اس مشین ہوائی مین موسیٰ نے پڑا بسط کیا ہے اور جہاں تک ممکن تھا
 اوس نبی کا نشان ظاہر کیا۔

اول اوس نبی کی قوم کو بتایا کہ وہ بنی اسرائیل کے جانیون سے ہوگا۔
 دہوی مجسا ہوگا (تشبیہ محل بل برکہ اس مین موسیٰ سا ہوگا۔)
 شوم خدا کا کدراوے منہ مین ہوگا۔
 چہارہ جو کچھ باری تعالیٰ اس سے فرمایا وہ سب کچھ کہہ دے گا۔

ہستم۔ جو کوئی اوسکی مخالفت کرے اور کہانہ نیگا فوہ سترایاب ہوگا۔

ششم۔ اگر وہ نبی بدون حکم باری تعالیٰ کے کچھ نہ تو وہ مارا جائیگا۔

ہفتم۔ وہ نبی توحید کا واعظ غیر یہودوں کی پرستش کا مانع ہوگا۔ اگر نبی یہودوں کے نام سے کچھ کہیگا تو مارا جائیگا۔

ہشتم۔ اوسکی پیشین گوئیاں پوری ہونگی۔ اور جھوٹے نبی کی کوئی پیشین گوئی پوری نہوگی۔ کچھ کے لفظ پر غور کرو۔ جو بشارت کے اس فقرے میں ہے۔ (عجب نبی کچھ خداوند کے نام سے کہے۔)

نہم۔ سچا اس قابل ہے کہ تو اوس سے ڈرے۔ الا جھوٹا نبی چونکہ جلد ہلاک ہوتا ہے لہذا تو اوس سے مت ڈر۔

یہی چند باتیں اس پیشین گوئی میں ہیں جن پر ناظرین کو غور چاہیے۔

موسیٰ نے اپنی مثلیت کے لیے اپنی کوئی خاص صفت ان امور کے سوا بیان نہیں کی کہ موسیٰ میں ہزاروں اور صفات ہوں۔ الا یہ امر کہ وہ نبی مجھساکن صفات میں ہوگا سوائے امور مذکور و پیشین گوئی کے بیان نہیں فرمایا۔ پس ہم یقین کرتے ہیں کہ ہر منصف تسلیم کرے گا کہ انھیں امور میں تشبیہ اور مثلیت موسیٰ کو مقصود تھی۔ علامہ برین جب کسی چیز کو کسی چیز کا مثل کہا جاتا ہے تو صرف چند امور محققہ میں تشبیہ مطلوب ہوتی ہے۔ اب ہم دکھاتے ہیں کہ قرآن نے اس پیشین گوئی کو چھ دسوں میں صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ثابت ہونے کا صرف دعویٰ ہی نہیں کیا۔ بلکہ کل مراجع طوکر کے سچا کر دکھایا۔ اور تمام امور مندرجہ پیشین گوئی کو تسلیم کر کے بڑے دعوے سے کہا کہ آنحضرت کے سوا اور کوئی اسکا مصداق ممکن نہیں۔

امروں۔ بنی اسمعیل بنی اسرائیل کے جالی مین۔ دیکھو قرآن مین آنحضرت کو
حکم ہوا۔ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ۔ پارہ ۱۹۔ سورۃ شعرا۔ رکوع ۱۱۔
اسپر آنحضرت اپنی قوم کو حکم دیتے مین۔

(۱) وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَتَّى يُجَاهِدَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمُ فِي
الَّذِينَ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمْتَكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ۔
پارہ ۱۷۔ سورۃ حج۔ رکوع ۱۰۔

(۲) رَبَّنَا إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ دُرِّيٍّ يُؤَادِرُ غَيْرِي ذُرِّيٍّ عِنْدَ بَيْتِكَ
الْحَرَامِ۔ پارہ ۱۳۔ سورۃ ابراہیم۔ رکوع ۶۔

دیکھو قرآن نے صاف بتایا قرآن نے صریح کہا۔ قریش لوگو! تم اپنے باپ ابراہیم
کے مذہب کو اختیار کرو۔

اثر دوم۔ وہ نبی عیسیٰ کا سا ہو گا۔ اور قرآن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے
(۱) إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ رَسُولاً شَاهِداً عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا فِي قُرْآنٍ
رَسُولاً۔ پارہ ۲۹۔ سورۃ مزمل۔ رکوع ۱۔

(۲) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي
إِسْرَآئِيلَ عَلَى مِثْلِهِ۔ پارہ ۲۶۔ سورۃ احقاف۔ رکوع ۱۔

۱۔ وہ دُرِّ ناس سے اپنے نزدیک کے ناستے و لوگوں کو
۲۔ اور رحمت کو دہ کے واسطے جو جاسیے، وہی رحمت اوستے کو پہنچا دینا اور زمین رکھی دین مین ہر کچھ مشکل۔ دین
تمہارے باپ ابراہیم کا دوسرے نام تھا اس مین علم بردار پہلے سے ۱۲۔
۳۔ اور پانچ مین نے بنائی جو یکساں دین مین ہیں جہاں جتنی زمین کو ترسے اور وہاں کے گھر کے پاس ۱۳۔
۴۔ جس نے بھیجا تھا ہر طرف رسول بتانے والا تھا جیسے بھیجا دعوت کے پاس رسول ۱۴۔
۵۔ تو کہ بھلا دیکھو تو گریہ مواند کے یا نہیں اور تم نے اسکو نہیں مانا اور گوی دیکھا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایک یہی
کتاب کی پھر وہ یقین لایا۔

سید بن ابی قحیف: ہاں! تمہیں کہہ دو اور اسے سید بن ابی قحیف کہتے ہیں۔

(۴) قَوْلُكَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمِعُوا لَنَا نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مِثْقًا وَمِنْ أَمْرٍ أَلَمٍّ لِّقَوْمٍ يَعْتَبِرُ
 (۱) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ - بارہ، سورۃ نجم - رکوع ۲
 (۲) لَا تُخَيِّرُكَ بِهِنَّ سَاءَ لِمَا تَتَّخِذُ بِهِ إِنْ كُنَّا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ
 فَتَجِدُ قَوْمًا يُدَوِّنُ قُلُوبَهُمْ إِنْ كُنَّا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ
 (۳) وَدُنُّوا عَنْ رُسُلِهِمْ فَنُزِّلْنَاهُ عَلَىٰ عَبْدٍ لَّا فَاوُوا بَيْنَهُ وَمِنْ قَبْلِهِ قَدْ كُنَّا
 شَاهِدًا لِّكُلِّ قَوْمٍ دُونَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ - بارہ ۱ - سورۃ بقرہ - رکوع ۲-۳
 نبوت کلام میں دلائل میں دلائل اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ کلام
 اس میں کہ قلب نبوت پر نہ ہو و معنا ہمیں ترتیب بدلتا ہے وہاں طرف کی طرف سے
 و لایا ہے آیت دوم میں خداوندنا اقرب کا جامع اور قاری اپنی ذات مقدس کو ٹھہرتا ہے
 و آنحضرت کو صرف پڑھ سنانے و لایا ہے فرماتا ہے یہ بڑا بیماری اشارہ پیشین گوئی
 سے ہونے اسے قوم ہماری بننے سنی ایک کتاب جو نری عزم سے کے پیچھے چاڑھتی سب کلیوں و معنی
 سید بن ابی قحیف: ہاں! تمہیں کہہ دو اور اسے سید بن ابی قحیف کہتے ہیں۔

سید بن ابی قحیف: ہاں! تمہیں کہہ دو اور اسے سید بن ابی قحیف کہتے ہیں۔

سید بن ابی قحیف: ہاں! تمہیں کہہ دو اور اسے سید بن ابی قحیف کہتے ہیں۔

سید بن ابی قحیف: ہاں! تمہیں کہہ دو اور اسے سید بن ابی قحیف کہتے ہیں۔

سید بن ابی قحیف: ہاں! تمہیں کہہ دو اور اسے سید بن ابی قحیف کہتے ہیں۔

سید بن ابی قحیف: ہاں! تمہیں کہہ دو اور اسے سید بن ابی قحیف کہتے ہیں۔

سید بن ابی قحیف: ہاں! تمہیں کہہ دو اور اسے سید بن ابی قحیف کہتے ہیں۔

سید بن ابی قحیف: ہاں! تمہیں کہہ دو اور اسے سید بن ابی قحیف کہتے ہیں۔

کے امر سوم کی طرف جو کہ میں اپنا کلام دے سکے مہینہ دوں گا۔

امر چارم۔ حجۃ اوداعہ میں آخری حج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کی طرف خطاب کر کے فرمایا۔ چنانچہ چند الفاظ اس طرح کیے کہ آفریں تو کہتے ہیں۔
اللَّهُمَّ هُنَّ بَعْدُ فَقَالَ النَّاسُ اللَّهُمَّ سَعَمُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ اسْمُهُ - ۲

۱۱. لَیْسَ لَکُمْ دِیْنًا وَ اَنْتُمْ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی وَ رَحْمَتِی لَکُمْ
اِلَّا سَلَامٌ دِیْنًا + باره - - - سورة مائده - رکوع ۱۰ -

نوٹ یہ آیت اور وہ حدیث بانہما حق و باقرار عباد گواہی دیتی ہو کہ آنحضرت نے سب پچھتہ کیا۔

امرِ پنجمہ۔ تمام ہفتہ در حجاز کے ہر عمر کو دیکھو تمام مٹی نفوت اور ورکا کہانہ ماننے و نون
 کا نام و نشان ہی نہ رہا اور دیکھو کہ آیت **لَا تَلْبِسْ الْغَمَامَ وَالنَّجَاسَاتِ** ہوا کہ لبتہ کی پیشین گوئی کسی
 پوری ہوئی اہل حجاز پر ہی کیا نختہ ہر تمام غرب اور بلد شام پر غور کرو جو خدا کی خاص
 چھاوٹی اور کل مہیا سے بنی اسرائیل کا ہینڈ کوادر اور کالجہ پر۔ دیکھو اسی پیشین گوئی
 کے مطابق قرآن فرماتا ہے۔

(۱) اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رُسُلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلَىٰ فِرْعَوْنَ رُسُلًا
فَقَتَلَهُمْ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَاَخَذْنَاهُ خَذًّا وَنَبِيًّا

سلسلہ اے میرے پروردگار کیا میرے سب کچھ پر نجات دیا تو انہوں نے کہا بات تیرے روح شہید علیہ وسلم نے فرمائی ہے

مستحق جہنم جزا دیکھا تو گویا تھرا ، پر ہر بیت تہہ حسن بنا ، درپہ یارینے تھرا سے دسے دیں سہلی ۲

۱۲۔ جس نے مجھ کو حق رسول بتا دیا تو تمہارا جیسے صحابہ فرعون کے پاس رسول بھجوا دینا اور حق رسول کا
جو کچھ بتا دے وہ سلوک کھڑو باب کی۔ ۱۲

مذہب پر پختہ برہان نبوت کے واسطے ایک مانی و دلیل کو درپیش اور انھیں
 مضمون کا محاورہ دیکھو مضمون قرآن کی پڑھین گویاں۔ مگر جلد مختصر دس مضمون کی
 سجدہ کی باتیں در

دل اور غفرت کے مین و مین کی شایستگی کا دعویٰ کیا اور اپنے ہی لفظین کو ان کے
 اپنے مذہب سے مخالفت کے باعث ڈرایا۔ پہلے انکار کر کے کہا کہ ان کو تو یہی پورا اور کائنات
 میں ان کا کہ یہ مذہب وہ ہے چنانچہ قرآن بیدار ملت کی طرف اشارہ کرتا ہے
 قَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ نَبَأٌ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ
 كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ قُلُوبُهُمْ قَدْ كَفَتْ لَكُمُ الْاَرْضُ وَمَا عَلَيْهَا
 اَنْ تَرْسَلُوا رُسُلَكُمْ اَسْمَاءَ عَلَيْهِمْ مَوَدَّةٌ وَرَجَعْنَا الْاَكْثَرَ مِنْهُمْ مِنْ تَحْتِ الْوُجُوهِ وَهَلَكُوا
 بِذُنُوبِهِمْ وَانْتَدَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونٌ اٰخِرُونَ + سیب بارہ، سورہ فتح نامہ ربوہ
 اس آیت میں بدون میں و معینہ کے مطلق کذب پر مذمت کی خبر دی۔ چہ
 فرمایا۔

اس آیت میں مذمت کا محاورہ جو مضمون نے غیب کے پورا دیکھا نقش کرنا اس مضمون سے کہ وہ اس کے
 مستحق و توفیق میں سے ثابت کیا وہی کرتے تھے وہی کی جی طبعی غیب سے اس کی وہی دیکھتے تھے اس
 میں سورہ آل عمران ص ۱۰۲ میں مذکور ہے کہ جب وہ سو و حید و مصلوہ سے اس کے مضمون سے اس کے
 نامہ معسر علیٰ تورات و انکو خود و نذرانہ کی کہ انکو محمد رسول اللہ و اس کے مضمون سے اس کے
 علیٰ تورات و انکو خود و نذرانہ کی کہ انکو محمد رسول اللہ و اس کے مضمون سے اس کے

مذہب پر پختہ برہان نبوت کے واسطے ایک مانی و دلیل کو درپیش اور انھیں
 مضمون کا محاورہ دیکھو مضمون قرآن کی پڑھین گویاں۔ مگر جلد مختصر دس مضمون کی
 سجدہ کی باتیں در

وَلَا تَبْهَتَنَّهُمْ قَوْمٌ وَهُوَ الْحَقُّ قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِبَكِيٍّ يَكُلُ نَبَأُ مَنْ عَزَّ وَ

سَوَفَ نَعْلَمُونَّ سِپَارہ ۷ - سورۃ انفال - رکوع ۶ - ۸ -

وَرَدُّوا إِلَهُهُمْ لَنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَامْطِرْ عَلَيْنَا حَجَاجًا

مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ اثْنَا بِعْدَ اثْنٍ إِلَيْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

سِپَارہ ۹ - سورۃ انفال - رکوع ۶ - ۷ -

تَبْهَتَنَّهُمْ قَوْمٌ وَهُوَ الْحَقُّ قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِبَكِيٍّ يَكُلُ نَبَأُ مَنْ عَزَّ وَ

سَوَفَ نَعْلَمُونَّ سِپَارہ ۷ - سورۃ انفال - رکوع ۶ - ۸ -

وَرَدُّوا إِلَهُهُمْ لَنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَامْطِرْ عَلَيْنَا حَجَاجًا

مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ اثْنَا بِعْدَ اثْنٍ إِلَيْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

سِپَارہ ۹ - سورۃ انفال - رکوع ۶ - ۷ -

وَلَا تَبْهَتَنَّهُمْ قَوْمٌ وَهُوَ الْحَقُّ قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِبَكِيٍّ يَكُلُ نَبَأُ مَنْ عَزَّ وَ

سَوَفَ نَعْلَمُونَّ سِپَارہ ۷ - سورۃ انفال - رکوع ۶ - ۸ -

وَرَدُّوا إِلَهُهُمْ لَنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَامْطِرْ عَلَيْنَا حَجَاجًا

مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ اثْنَا بِعْدَ اثْنٍ إِلَيْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

سِپَارہ ۹ - سورۃ انفال - رکوع ۶ - ۷ -

وَلَا تَبْهَتَنَّهُمْ قَوْمٌ وَهُوَ الْحَقُّ قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِبَكِيٍّ يَكُلُ نَبَأُ مَنْ عَزَّ وَ

سَوَفَ نَعْلَمُونَّ سِپَارہ ۷ - سورۃ انفال - رکوع ۶ - ۸ -

وَرَدُّوا إِلَهُهُمْ لَنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَامْطِرْ عَلَيْنَا حَجَاجًا

مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ اثْنَا بِعْدَ اثْنٍ إِلَيْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

ہاوری صاحبان خود کردار سے ایسا مجزہ دیا کہ وہ کے زوال کا وقت بھی
بتا دیا۔ اور یہ وعدہ بنک بد میں پورا ہوا۔ کیونکہ ہر کی لڑائی ٹھیک ایک برس بعد
حجرت کے واقع ہوئی یعنی لڑائی مسئلہ کو آئندہ ت کے ت حیرت کر کے مدینہ
تشریف لے گئے اور مسئلہ عین قریش سے جناب ہر مولیٰ اور اس ہر کی لڑائی کو قرآن
نے آیت یعنی بڑا نشان مہر لایا جو کامیابی اسرار کا گویا آغا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ
كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ مِثْلَهُمْ رَأَى الْعَيْنِ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بَصِيرَةَ مَنْ يَشَاءُ إِنَّ فِي
ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ۔ سیپارہ ۲۔ سورۃ عمران رکوع ۲

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ مَدْيَنَ وَفَارَّ كُذَّابٌ زَيْلُهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُشْكُرُونَ ^۱ یسویا
یہاں وہ پیشین گوئی جو یسویا باب ۲۱ ورس ۱۳ سے شروع ہوئی ہر پوری ہوئی۔ عرب
لی بابت الہامی کلام۔ عرب کے صحرائین قمرات کو کاٹو گے۔ اور وانیون کے قافلہ
پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرتے آؤ اور تیار کی سرزمین کے باشندہ روئی لے کے
جھگڑنے والے کے ملنے کو نکلے۔ کیونکہ وہ سے تمواروں کے سامنے سے نکلی تموار سے
ورہنچی ہوئی کمان سے۔ ورجنگ کی شدت سے بھاگے مین۔ کیونکہ خداوند نے مجھ کو
دن فرمایا۔ منور ایک برس بان مزدور کے سے ٹھیک ایک برس قید رکی ماری
حشمت جانی رہیگی ورتیر اندازوں کی جو باقی رہی۔ قیدار کے ہا دروگ حضرت منیکے
خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا۔

۱۔ دیکھو سین سورۃ مد ۲۱۔ صنفہ ذکر بیشتر صفحہ ۲۰۔ مطبوعہ نجف آباد لاہور

۲۔ ابھی مودی کا ذکر ایک نمونہ دونوں جن میں جو جڑی تھیں ایک فوج وکڑی وکڑی کی رڈی اور دوسری منکر دیا ذکر و تھیں
۳۔ دو راجہ کھنڈے اور اندر زور دیا جی ہر دلا ہلکے سے سی میں خبر و رہو جا دین ختم کھنڈ ۲-۳۔

۴۔ دیکھو مادی کرچکا کر منہ ہر کی لڑائی میں اور تم بے سقدور تھے سوڈر تے رہو اللہ سے شاید تر حسان ۱۰

اس لڑائی میں قید رکے اکثر سردار مارے گئے۔ ورو کا میاں بی جو پانی کا میاں
عاقی ہونے لگا۔ اور یہ ہر کی فتح اسلام کے حق میں ایسی ہی کیر غم ہوئی جیسی
نیل ملکوتین ہر کی فتح دین مسوی کے حق میں۔

توین امر کی نسبت قرآن فراماتا ہے

وَقَدْ فُتِنَ فِي قُلُوبِهِمْ لِيُحِبُّوا يُخْرِتُوا مِيقَاتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي

مُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرْ يَا أُولِيَ الْبَصَارِ + سید ۲۸ - سورۃ حشر - رکوع ۱۰ -

تو رست مین بنی اسرائیل کو علم تھا کہ پہنچے نبی سے ڈرین۔ یہاں دن لوگوں نے کھانا
کھا کر صبح بنی بہق کی مخالفت کی وہیں اپنی سے نڈر ہو کے جبکہ نتیجہ یہ ہوا کہ بنی لفظیہ
(بنی اسرائیل) ویران ورتباہ ہو کر رہنے سے نکل گئے

بعض یوں کہتے ہیں کہ یہ بشارت مسیح کے حق میں ہے۔ پر یہ دعویٰ دلکا نہیں
 رکھتا۔ مسیح و مہدی کے عبادت میں کسی قسم کی مماثلت پوشیدہ کوئی نہیں ہے۔ ہرگز نہیں ہے۔
 جبکہ اس پر اگر مسیح صاحب شریعت نہ تھے، بلکہ شریعت موسوی کے پرستے
 بنائے گئے۔ یہاں پر ختم کرنے پر تامل کرنے سے بچنا چاہیے۔

۱۔ زمین و ملک و عمارتیں تو دھوئی زمین کیا کہ بشارت ثنیت میرے حق میں ہے اور نہ
 ۲۔ شہر و دیہات کے اس بشارت کو دینی و فتنہ سبب کیا۔ بلکہ اعمال باب ۳-۹
 ۳۔ جس نے نہ نامہ تو ان کے سر کا مصدق نہیں۔ پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے
 ۴۔ نامہ و کتاب کے نام نہ دے کہ حق نہیں ایم آمین اور یسوع مسیح کو

سید علی بن ابی طالب علیه السلام در حدیثی فرمود که هر کس این شریف را بخواند و در روز قضاوت بخواند خداوند او را از عذاب آتش نجات دهد.

ہر تیبہ جسکی بنا دی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی تھی وہ ہر کہ آسمان اور
 زمین سے اور وقت تک کہ سب چیزیں جنکا ذکر اپنے سب پاک نبیوں کی ربانی شہادت
 سے کیا اپنی حالت پر آوین۔ کیونکہ موسیٰ نے باپ دادا سے کہا کہ خداوند جو تمہارا
 سدا ہر تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے ایک نبی میرے مانند اوٹھائے گا جو تمہارے
 یہ تمہیں کہے اور سب سنو۔ اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سنے وہ قوم کے
 نیست کیا جاوے گا بلکہ سب نبیوں نے سمویل سے لیکر پچھلے تک جتنوں نے کلام
 بیا اور دنوں کی خبر دی ہے۔ تم نبیوں کی اولاد اور اس عہد کے ہو کہ خدا نے ہمارے
 سے باندھا ہے۔ جب ابراہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھر لے کر برکت
 پاوین گے۔ تمہارے خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اوٹھا کے پہلے بھیجا کہ تم میں سے ہر ایک
 کو اور سب بدیوں سے پھیر کے برکت دے۔ اس کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔
 اول۔ مسیح کی آمد اول کے بعد اور آمد ثانی سے پہلے اس پیشین گوئی کا پورا ہونا
 ضروری ہے۔

دوم۔ موسیٰ کے بعد یوشع اور اس کے بعد کے انبیاء اور سمویل سے لیکر پچھلے تک
 کوئی بھی اسکا مصداق نہیں ہوا۔

سوم۔ حضرت ابراہیم کی دعا کو سوا سے ارسالہ دن انبیاء کے جو نبی اسرائیل میں
 سے مرسل ہوئے کوئی خاص خصوصیت اس نبی سے ہے۔

چهارم۔ مسیح اس نبی سے پہلے آیا۔ اب اس دوسرے کی ضرورت ہوئی۔

پنجم۔ حواری کے قول سے صاف ظاہر ہو کہ اس بشارت کا مصداق نبی مسیح سے
 پہلے نہیں گذرا۔ اور خود مسیح بھی نہیں۔ اس لیے کہ اس نبی کے آنے تک ضرور

کہ آسمان مسیح کو لیتا رہے۔

سوال

گر کوئی شخص کہے کہ بنی عیسو اور بنی قطور اکیون اسکے مصداق نہیں ہو سکتے۔

جواب

اول او نہیں سے کسی نے اس پیشین گوئی کو اپنے حق میں ثابت نہیں کر دکھایا۔

دوم پولوس نامہ رومیان - ۹ باب ورس ۱۳ میں فرماتا ہے خداوند نے یعقوب سے محبت کی اور عیسو سے عداوت۔

سوم عیسو نے مسور کی داں پر اپنی نبوت پجدی - پیدائش ۲۵ باب - ۳۲ - ۳۳۔

چہارم - یعقوب نے فریجے نبوت کا ورثہ اوس سے لے لیا - پیدائش ۲۷ باب - ۳۵۔

ہوا بنائے قطور ازندگی ہی میں خارج ہو چکے تھے - مرتے وقت صرف اسمعیل

اور اسحاق پاس تھے - پیدائش ۲۵ باب لغایت ۹۔

حل لاشکال میں اس پیشین گوئی پر اعتراض کیا کہ بشارت میں سمجھ میں سے کا

لفظ وارد ہے۔

جواب (۱) خدا کے اس کلام میں جو موسیٰ نے نقل کیا یہ لفظ نہیں۔

(۲) یہ لفظ ترجمہ میں سے - اعمال باب ۳ - ۲۲ - میں نہیں۔

(۳) یونانی ترجمہ میں نہیں۔

دوسرا اعتراض - مسیح نے اس بشارت کو اپنی طرف نسبت کیا

جواب (۱) چونکہ مسیح بقول آپے مصلوب و مقتول ہوئے تو اسکے مصداق نہ رہے۔

(۲) اس بشارت کو مسیح نے بالخصوص اپنی طرف نسبت نہیں کیا - دیکھو - یوحنا

ب۔ ۵۔ ۴۶ تخصیص بشارت کا تھا ہی نہیں دیا۔ اور یونین کول مول رہنے دیا۔

(۳) صاحب حل الاشکال نے یہ ان میں فصل ۲۔ باب ۲ میں لکھا ہے کہ پیدائش

باب ۳۔ ۵ میں مسیح کی بشارت ہر پھر ہی یوحنا۔ باب ۵۔ ۴۶ میں کیوں نہیں۔

(۴) یوحنا باب ۱۔ ۲۰۔ ۲۵۔ اور اس نے اقرار کیا اور انکار کیا۔ بلکہ اقرار کیا کہ

میں مسیح نہیں۔ تب وہون نے اس سے پوچھا کہ تو اور کون کیا تو الیاس ہواؤں نے کہا

میں نہیں ہوں پس آیا تو وہ نبی تھے اؤں نے جواب دیا نہیں۔

یوحنا انجیلی۔ یوحنا بیٹا۔ پنے والے کی شہادت میں لکھتا ہے کہ نہ وہ مسیح ہواؤں

نہ وہ نبی اور ریفرفش میں وہ نبی کا نشان استننا باب ۱۸۔ ۱۵۔ ۱۸ دیا ہوا یعنی

موسیٰ کے مثل نبی۔ اور وہ صرف نبی عربی ہے۔

پادری عماد الدین نے تحقیق الایمان میں۔ اور پادری ٹھا کہ اس نے عدم ضرورت

قرآن میں مماثلت پر گفتگو کی۔ اور بت ہاتھ پاؤں مارے ہیں جسے دیکھ کر انکی

ناکامیاب کوششوں پر سخت افسوس آتا ہے۔ پادری عماد الدین نے بچوں کا قتل۔

چالیس دن کا روزہ۔ معجزات۔ اور شریعت روحانی (معدوم الوجود) بمقابلہ

شریعت موسوی کے وجہ مماثلت ٹھہرائی ہے۔

تعجب کی بات ہے۔ کیونکہ موسیٰ کے وقت بچوں کا قتل ہوا ہی نہیں۔ بلکہ وہ بچوں

نے حضرت موسیٰ سے پہلے بنی اسرائیل کی کثرت کے خوف سے یہ کارروائی

کی تھی۔ اور چالیس دن کا روزہ تو الیاس نے بھی رکھا۔ دیکھو اول سلاطین۔ باب

درس ۸۔ رہے معجزات یہاں بھی مردے زندہ کیے۔ دیکھو اول سلاطین

۱۔ باب ۲۲ و ۲۳۔ دوم۔ ص ۳۵۔ باب ۴۔ ۳۵۔ الیاس نے دریا کے

کر کے زمین خشک نکالی اور دریا پار ہوا۔ دیکھو دوم سلاطین باب ۲-۸۔ ایلیا نے
 دوسروں کو معجزات کے لائق بنایا۔ دوم سلاطین باب ۲-۱۰۔ ایلیا جسم سے آسمان
 پر چلا گیا۔ دوم سلاطین باب ۲-۱۱۔ ایلیا نے تیل کو بڑایا۔ دوم سلاطین باب ۴-۳۔
 ایلیا کی روح سے الیشع نے کوڑھ اچھا کیا۔ دوم سلاطین باب ۵-۱۰ و ۱۲۔

تیسری بشارت

خدا سینا سے نکلا اور سیر سے چمکا اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا۔ اس کے
 داہنے ہاتھ میں شریعت ہے ساتھ لشکر ملائکہ کے آیا۔ توریت کتاب ۵۔ باب ۲۳۔
 آئیگا اللہ جنوب سے اور قدوس فاران کے پہاڑ سے۔ آسمان کو جہاں سے
 چھپا دیا۔ اس کی ستائش سے زمین بھر گئی۔ حقوق۔ باب ۳-۳۔ سینا سے موسیٰ
 جیسا بادشاہ صاحب شریعت ظاہر و باطن نکلا۔ سیر سے جسکے پاس بیت حکم اور ناصر
 ہے مسیح ظاہر ہوا۔

قرآن نے اس مبین کوئی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
 بیان کیا ہے۔ دیکھو۔

وَالْبَاقِيَ وَالزَّيْتُونَ وَطُورِ سَيْنِينَ وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝

ان تین مقامات کی خصوصیت نہایت غور کے قابل ہے۔ عہد عتیق میں اس شخص کی
 کی وجہ مفصل نہ کوڑی تھی۔ قرآن کا طرز ہے کہ جس بات کی تفصیل عہد عتیق و جدید میں
 نہ ہو اس کی تفصیل کرتا ہے۔ اور جس کا بیان وہاں غفلت ہو اس کی طرف مبالغہ اشارہ کرتا ہے۔
 اب دیکھو قرآن نے مسیح کے مہدائے طور کو تین اور زیتون سے تعبیر فرمایا۔ اس کی وجہ
 یہ ہے کہ زیتون کے پہاڑ کے پاس مسیح نے ایک گہ بے کا بچا منگوا یا اور اس کے ذریعے

اپنی نسبت ایک بڑی پیشین گوئی کو ثابت کیا دیکھو لوقا۔ باب ۱۵۔ ۳۰۔ متی باب ۱۔
مرقس باب ۱۱۔ ۱۔

بن کے درخت کے پاس ایک معجزہ ظاہر کیا۔

دیکھو مرقس باب ۱۱۔ ۱۴۔ اور انجیل کا نشان دینے پر ایک غصہ اعلان لایا۔ یوحنا باب ۸۔
۲۸۔ وادی فاران اور دشت فاران کی تفسیر قرآن نے یہ فرمائی ہے کہ فاران سے
شہر مکہ مراد ہے جہاں مسیح جیسا بشیر اور موسیٰ جیسا بشیر و نذیر نکلا جسکی شریعت کی
نسبت کہا گیا۔

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَانْتُمُ عَلَيَّ بِرِغْمِي وَارْضَتْ
لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ سیدہ ۶۔ سورہ مائدہ رکوع ۱۶۔

(۱) فاران کے پہاڑ سے ایسا ظاہر ہوا کہ تمام دنیا اور سکا لو پامان گئی۔ اوسکے
دائیں ہاتھ میں شریعت روشن ہو۔ اوسکا لشکر ملائکہ کا لشکر ہو۔ اوسکے سبب سے
خدا جنوب سے آیا۔ اوسکی ستائش سے زمین بھر گئی، موافق اور مخالف نے محمد
محمد یا احمد احمد پکارا اس سے زیادہ زمین ستائش سے اور کیا بھرتی۔ دشمن بھی
محمد کے نام سے پکارتے ہیں۔ پُرانے عربی ترجموں میں "اوسکی ستائش سے
زمین بھر گئی" کے بجائے یہ لفظ لکھے ہیں۔ وَامْتَلَا الْاَرْضُ مِنْ تَحْمِيْدِ اَحْمَدٍ
نوٹ۔ محمد بمعنی ستائش کیا گیا۔ اور احمد بڑا ستائش کیا گیا۔ کیونکہ صیغہ افعل مضارع
فاعل و مفعول دونوں کے لیے آتا ہے۔

اس آج میں نے پورا کر دیا تمہارے لیے دین کو تمہارے۔ اور پوری کر چکا میں اور تمہارے نعمت کو
دی۔ اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین ۱۲۔
۱۳۔ اور بھر گئی زمین ستائش سے احمد صیغہ افعل مضارع و سلم کی ۱۲۔

(۲) سینا کی جنوبی حد سے فاران شروع ہوتا ہے۔ مکہ۔ مدینہ اور تمام حجاز فاران میں ہے۔ کون دنیا کی ابتدا سے سوا سے نبی عربی صاحب شریعت شنائش کیا گیا یعنی محمد یا احمد کے فاران میں پیدا ہوا۔

(۳) واوی فاطمہ من گل جذبیہ یعنی پنچہ مریم نیچنے والوں سے پوچھو کہ وہ پھول کہاں سے لاتے ہیں۔ تو لڑکے اور بچے بھی یہ کہیں گے کہ من ہر یکتہ فاران یعنی دشت فاران سے۔

(۴) وہ کون سا فاران ہے جس میں سے خدا ظاہر ہوا۔ جہاں سے مسیح کے بعد رسول نکلا۔ اور اوپر روشن شریعت نازل ہوئی۔ وہ کون سا مذہب ہے جو فاران سے نکل کر تمام دنیا کے مشرق و مغرب میں پھیل گیا۔

(۵) اسمعیل علی اولاد کو برکت کا وعدہ تھا۔ وہ اولاد اسمعیل کی عرب میں آباد ہوئی تھی۔ اور انہیں سے موسیٰ کا سابی ظاہر ہوتا تھا۔

(۶) فاران کے معنی وادی غیر ذی زرع کے ہیں۔ اور یہی نکلے کی صفت قرآن میں بیان ہوئی۔ اس مضمون کے شروع میں دیکھو۔

(۷) یسعیاہ باب ۱۶ میں دیکھو۔ قیداریوں کا عرب میں ہونا ثابت ہے۔ اور وہ اسمعیل کا بیٹا ہے۔ دیکھو تورات باب شکر ملائکہ کے ثبوت کے لیے۔ دیکھو ہودا کا عام خط۔ باب ۱-۱۴۔ دیکھو خداوند اپنے لاکھوں مقدمات کے ساتھ آتا ہے۔ تاکہ بھون کی عدالت کرے۔

یسعیاہ نے اس بشارت پر بڑی کوششوں سے اعتراض جمائے ہیں۔ قبل اسکے اسے واوی فاطمہ کے بعد یا پیش آئے۔ مگر بانی روایت کے سے جو تراویح قدیمہ کے جو غم خیال کھاتی ہیں یہ تو بھی عجیب

کہ ان کے اعتراض اور تردیدوں کا بیان کیا جائے حضرت ہاجرہ والدہ سمعیل اور
 اسمعیل کا قصہ مختصر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ اعتراضات اور جوابات میں قیاساً
 (۱) حضرت ابراہیم جب بہت بوڑھے ہوئے چاہا کہ اپنے غلاموں سے کسی کو
 وارث بنا دین۔ خدا سے تعالے نے فرمایا تیرا بیٹا ہی تیرا وارث ہوگا۔ پیدائش باب
 (۲) حضرت ابراہیم کی پہلی بی بی حضرت سارہ بہت بوڑھی ہو گئی تھیں اسلئے
 انھوں نے حضرت ہاجرہ کو حضرت ابراہیم کے نکاح میں دیدیا۔ پیدائش باب ۱۶-۱۷
 (۳) حضرت ہاجرہ سے سارہ کو جیسی کہ عادتہ سوتوں میں ایک رنجش پیدا ہوئی
 کچھ کشیدگی سی ہو گئی۔ اسلئے حضرت ہاجرہ تنگ آ کر وہاں سے نکلیں راستے میں
 فرشتے نے کہا واپس جا۔ اللہ تجھے برکت دیگا۔ تیری اولاد وسیع اور بشمار ہوگی
 تیرے ایک لڑکا ہوگا اور سکا نام اسمعیل رکھنا وہ عربی ہوگا۔ اور سکا ہاتھ سبب ہوگا۔
 پیدائش ۱۶ باب ۶-۱۱۔

نوٹ۔ حال کے ترجموں میں "اور سکا ہاتھ سب کی ضد میں۔ لکھا ہے اگرچہ اس
 ترجمے کو تسلی اور برکت کا لفظ باطل کرتا ہے الا پھر بھی ایک عجیب بات اسکے سچ ماننے
 پر مبنی مائل کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اہل کتاب کو ہمیشہ سے حضرت اسمعیل اور بنی اسمعیل
 سے ضد رہتی تھی۔ یہ ایک قدرتی ثبوت ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے دل میں
 حضرت اسمعیل کی حقیقت کھٹکتی چلی آتی ہے۔

اور وہ بمقابلے اپنے بھائیوں کے سکونت کر گیا۔ پیدائش ۱۶ باب ۱۳۔
 (۴) حضرت ہاجرہ حاملہ ہوئیں۔ اور لڑکا جنمیں۔ اور اسکا نام اسمعیل ہوا
 پیدائش۔ باب ۱۶-۱۵۔

(۵) پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم سے کہا کہ اب تیرا نام ابراہیم نہ رکھا جاوے گا بلکہ ابراہیم۔ کیونکہ تجھے بہت سی قومیں پیدا ہونگی اور تو سب کا باپ کہلائیگا۔ پیدائش
۱۷- باب - ۵-

(۶) پھر ابراہیم نے اسمعیل کے لیے دعا کی۔ خدا نے کہا میں نے تیری دعا اسمعیل کے حق میں سنی۔ بیشک میں اسے برکت دوں گا اور بڑا مند کروں گا اور اسکی اولاد بکثرت ہوگی۔ اور اسکی پشت سے بارہ امام یا شاہزادے پیدا ہوں گے اور
۱۷- باب - ۲۰-

(۷) اسمعیل کے لیے برکت و رحمہ دونوں میں۔ پیدائش۔ باب ۱۷- ۷-
(۸) حضرت اسمعیل جب تیرہ برس کے ہوئے اور کا ختنہ ہوا اور کہیں اسحاق پر
بنے۔ سارہ اسے ناراض ہوئیں۔ اور کہا باجرہ کو مع اس کے فرزند کے نکال دے
سیلے کہ یہ شمول اسحاق وارث نہ ہو۔ خدا نے ابراہیم سے فرمایا رنجیدہ
مت ہو۔ جیسے سارہ کہتی ہو ویسے ہی کر۔ اسحاق تیری اولاد ہو۔ مگر مجھے باجرہ کے
فرزند سے ایک قوم بنانا ہو۔ کیونکہ وہ تیرا لطفہ ہو۔ علیٰ رضی اللہ عنہ نے باجرہ اور
اسمعیل کو روٹی اور پانی دیکر نکال دیا۔ اور انہوں نے بیر شمع پر راستہ گم کر کیا قصہ
مختصر خشک بیابان میں تکلیف دھاتے اور ٹھاتے ایک دفعہ پانی سے ناچار ہوئے
اور درخت کے نیچے نیچے کوڑا لے آیا اور آپ دو جا بیٹھیں تاکہ اسکی پیاس کی موت کو
نہ دیکھیں۔ اور آسمان کی طرف منہ کر کے رومیں تب فرشتے نے آواز دی کیا تو بیاڑی
خوف مست کر خداوند نے تیرے نیچے کی آواز سن لی۔ اے باجرہ اٹھ اور نیچے کو اٹھا
آں سارہ کا کلام خوش و مرزوری بہت خدا کی طرف سے امام نہیں کہ اس کا مال کیا جائے معلوم ہوتا ہے کہ
نے اس سارہ کی طرف سے بھوکے ہوئے نہیں جو اسمعیل کی خدمت دیکھ کر دل صاف نہیں ہوتے۔

واسطے تین اوسے قوم کا بزرگ بناؤں گا و خدا نٹ و سکی آنکھیں کھولیں تب
اونھوں نے ایک چشمہ پایا (وہی جسے سیمان چاہ زمزم کہتے ہیں) اسمعیل بڑھے
اور تیرا انداز ہو گئے۔

حضرت اسمعیلؑ کی والدہ ہاجرہ نے پھرتے پھرتے آخر کھان مقام فرمایا اور
اس جگہ سکونت اختیار کی تحقیق طلب بات ہے۔ لیکن ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ فاران
سیدان میں بمقام بیت اللہ مکہ معظمہ میں وہ ٹھہریں۔ اور اس امر کے ثبوت کے
لیے وجوہات ذیل ہیں۔

(۱) تواتر۔ اور یہ وہ دلیل ہے کہ اگر آپہ وثوق فرمیں تو پھر تواریخ قدیمہ کے اثبات
کا کوئی طریقہ باقی نہیں رہتا۔ تورات کو موسیٰ کی کتاب مانا تو تواتر سے۔ مسیح کو ناصری
یا ابن داؤد مانا تو تواتر سے۔

(۲) ملکی اور قومی روایات اور مشہورہ حکایات سے جنکا ذکر تواریخ میں اور لوگوں
لی زبانوں پر غیر متبدل اور محکم چلا آتا ہے۔ اس کا خاصہ بھی اس قصے کی تصدیق
ضروری اور لازمی امر ہے کیونکہ کسی تاریخی واقعے کی تکذیب کر دینا بآئینہ وہ عقل کے
خالف نہ ہو۔ اور کسی معلومہ قانون قدرت کو باطل نہ کرے، در ضروری علوم اوسکے
خالف نہ ہو غلطی ہے۔

پس جبکہ ملکی روایات اور مشہورہ حکایات اور تواریخ قہریمہ اتفاق ثابت کرتے ہیں
کہ حضرت ہاجرہ نے وادی مکہ میں سکونت کی اور ملک حجاز۔ وہی دشت فاران ہے۔
و کونسی بات ان امور کے قبول کرنے سے بہین مانع ہے۔ کیا کوئی قانون قدرت ہے
یا عقل اسکو باور کرنے سے کتراتے ہے۔

(۳) پڑ اسے جغرافیہ دین: در قدیم هندو رت کی تحقیقات کرنی چاہیے کہ اسمیں کہاں آباد
 ہوئے تھے جہاں وہ مقام ملے وہی اونکی سکونت کا مقام ہوگا اور وہی مقام ادنیٰ فلان
 مندرت اسمیل کے بارڈر بیٹھے تھے۔ پہلا بنایرث سرب کے شمالی مغربی حصے
 میں آباد ہوا۔ ریورٹڈ کا تری پی کاری ایم اسکے نے اپنے نقشے میں اسکا نشان دیا
 ۳۰ درجہ عرض شمالی۔ اور ۳۹ و ۳۸ درجہ طول شرقی کے درمیان میں رکھا ہے۔
 ریورٹڈ مسٹر فاسٹ کیتھ مین کہ بنایرث کی اولد عربیا پیٹر اسکے مشرق کی طرف تھی
 اور تاتا کو اور جزیرہ پاکیا رت فیج الاٹیک و جہان تک پھیل گئی تھی۔
 اسٹریپر کے ہاٹ سے پایا جاتا ہے کہ بنایرث کی اولاد نے اس سے بھی زیادہ ملک
 نیہ لیا تھا۔ اور تہہ نر تک اور بندر رچور اور بندر یفیبو تک جو کہ قلازم کے کنارے
 پر قرار ہے۔ یہ سب سب جہاز ب مغرب میں واقع ہواونکی عمل اور سب کی ریورٹڈ
 کہتے ہیں کہ اس سب سے زیادہ سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنایرث کی
 بیت زمین بڑھی رہی۔ بلکہ حجاز اور یمن کے بڑے بڑے
 ملک ہوا کہ رفتہ رفتہ بنایرث کی اولاد نے اس کے
 زبیر بات کہ بنایرث کی سکونت اور اسکی
 دوسرا بنایرث دار۔ بنایرث کے پاس بنایرث کی
 ریورٹڈ مسٹر فاسٹ کیتھ مین کہ انشیا ہئی کی کتاب سب سے بھی
 مسکن باز شاہ ہے۔ ہوا ابو جہرین کہ وہ یہ تھی کہ
 کے جغرافیہ میں شہر الحذر اور بنت سے پایا جاتا ہے جس میں القید
 ملک معنی غنیمت ہے۔ ہوا ابو جہرین کہ وہ یہ تھی کہ انشیا ہئی کی کتاب سب سے بھی
 مسکن باز شاہ ہے۔ ہوا ابو جہرین کہ وہ یہ تھی کہ انشیا ہئی کی کتاب سب سے بھی

اور بنا برکت مین۔ یورنلیس اور پلیموس اور پلیمے اعظم کے زمانوں مین
 یہ تو مین ججازکی باشندہ تھیں۔ کیداری مینی قیداری۔ درمی مختلف
 قیداری اور گدارونا ثینی مینی قیداری۔ گدارونا ثینی
 قیداری۔ دیکھو سٹری جغرافیہ جلد اول صفحہ ۲۴۸ پر بخوبی ثابت ہے کہ قیدارجا
 مین آباد تھا۔ کاتری پی کاری لے۔ اپنے نقشے مین قیدار کی آبادی کا نشان ۲۶۔
 ۲۷ درجہ عرض شمالی۔ ۳۷ و ۳۸ درجہ طول شرقی کے درمیان مین لگایا۔
 تیسرا بیٹا ادبیل ہے۔ بموجب سند جوزفیس۔ کہ ادبیل بھی اپنے اوٹ وون
 بھائیوں کے ہمسائے مین آباد ہوا۔

چوتھا بیٹا مبسام ہے۔ مگر اوسکی سکونت کے مقام کا پتا نہیں ملتا۔
 پانچواں بیٹا مشمعا ہے۔ سٹرفاسٹر کا یہ قیاس صحیح ہے کہ عبرانی مین جبکہ
 مشمعا لکھا ہے اوسکی یونانی ترجمہ سبوا بخت مین مشما اور جوزفیس نے مساس
 اور بطلمیوس نے مسسیر لکھا ہے۔ اور عرب مین اوسی کی اولاد بنی مساکملانی
 ہے۔ پس کچھ شبہ نہیں کہ یہ بیٹا اولاً قریب نجد کے آباد ہوا۔

چھٹا بیٹا دوماہ تھا۔ مشرقی اور مغربی جغرافیہ دان قبول کرتے مین کہ
 یہ بیٹا تھامہ مین آباد ہوا تھا۔ عجم البلدان مین لکھا ہے کہ دومتہ الجندل کا نام واقع
 ہے۔ دومتہ الجندل آیا ہے۔ اور ابن ثقیف نے اوسکو اعمال مدنیہ
 مین دومتہ الجندل ابن سمعیل ابن ابراہیم کے نام پر ہوا۔ اور زجاجی
 مین دومتہ الجندل دومان ہے۔ بعضے کہتے مین کہ اوسکا نام دومتہ تھا
 بن کبیر متذکرہ دومتہ اسمیں کا بیٹا تھا جب تھامہ مین حضرت اسمعیل کی بہن

اولاد موسیٰ تو دو ماہ وہاں رہے پکلا اور بمقام دومہ قیام کیا اور وہاں ایک قلعہ
بنایا اور اسکا نام دو ماہ اپنے نام پر رکھا۔ اور ابو عبیدہ سکونی کا قوت ترکہ دومہ جبل
قلعہ اور گائون شام اور مدینے کے درمیان مین مین قریب جبل طی کے اور دو
وازی قری کے گائون مین سے ہر مشرقا ستر بھی ساو تسلیم کرتے مین اور اب تک
یہ ایک مشہور جگہ عرب مین موجود ہے۔

مشائون بیٹا مشائتا۔ یہ بیٹا حجاز سے نکل کر مین مین آباد ہوا۔ اور مین
کے کنڈرات مین۔ اب تک مشائتا کا نام قریب قریب کا تری پی کا رسی نے اپنے نقشے مین
اس قدر کائنات ۳۰ درجے اور ۳۰ دقیقے عرض شمالی۔ اور ۳۰ درجے اور ۳۰
دقیقے طول شرقی مین قریب قریب۔ اسمعیل اور اوکلی تمام اولاد حجاز مین تھی۔ بلاشبہ
جب وہ وہاں ہوئی اور اشریت ہوئی۔ تب مختلف مقاموں مین جا کر سکونت اختیار کی
مگر مدد بات قابل غور یہ ہے کہ ہر ایک قوم ہی مین یا حج زمین یا حجاز کے آس پاس رہتی یا جاتا ہے۔
اٹھواں بیٹا حد۔ سکونہ مین حد بھی لکھا ہے مین شہر حد
اب تک اسی کا مقام بتا رہا ہے۔ اور قوم حد یہ جو مین کی ایک قوم ہے اسی کے نام کو یاد
دلاتی ہے۔ زہیری مورخ کا بھی یہی قول ہے۔ اور ستر فاسٹر بھی اسی کو تسلیم کرتا ہے۔
نواں بیٹا تیما تھا۔ اسکی سکونت کا مقام نجد ہے اور بعد کو رفتہ رفتہ خلیج فارس
تک پہنچ گیا۔

دسواں بیٹا بطور ہر مشرقا ستر بیان کرتے مین کہ اسکا مسکن جدور
مین تھا جو جبل کسینوفی کے جنوب اور جبل السینہ کے مشرق مین واقع ہے۔
گیارہواں بیٹا نافلیش تھا۔ مشرقا ستر جوزیفیس اور تورات کی سند

کہتے ہیں کہ عریضیا ڈیزرٹ مین اوٹلی نسل کے نام سے آباد تھے۔

بارھواں بیٹا قید ماہ - انھوں نے بھی مین مین سکونت اختیار کی اور
مسعودی نے لکھا ہے کہ اصحاب الرس بمعیل کی اولاد مین سے تھے اور وہ دو قبیلے
تھے ایک کو قدمان اور دوسرے کو یامین کہتے تھے۔ اور بعضوں کے نزدیک
رعویل۔ اور یہ مین مین تھے۔

اب اس تحقیقات سے جو جغرافیہ کے رو سے نہایت طمیان کے قابل ہو دو باتیں
ثابت ہو گئیں۔ ایک یہ کہ حضرت اسمعیل اور اوٹلی تمام اولاد عرب مین آباد ہوئی۔ اور
دوسرے یہ کہ مرکز اس خاندان کی آبادی کا جواز تھا۔ جہاں اسمعیل کی مقدم ارادہ کا
مسکن بن گیا تھا۔ اور پھر اس مرکز سے اور طرف عرب مین پھیلے۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت
اسمعیل نے حجاز مین سکونت اختیار کی تھی۔ اور اوسید کا قدیم نام فاران ہے۔ جو
حضرت موسیٰ اور حضرت جبریل نے اپنی اپنی بشارتوں مین بتایا۔

عیسائیوں کے اعتراض

گرچہ یہ بات نہایت صفائی سے ظاہر ہے کہ وادی حجاز اور وادی فاران دونوں
ایک ہیں۔ اور اسمعیل کی اولاد کے ٹوٹے پھوٹے گھنڈاوسکی گواہی دے رہے
ہیں۔ مگر بائبل مہم عیسائی اوسکو تسلیم نہیں کرتے۔ اور موقعہ فاران کی نسبت مفصلہ
ذیل تین راہیں قرار دیتے ہیں۔

(۱) یہ کہ وہ اوس وسیع میدان کو جو بیدر مشبع کی شمالی حدست کوہ سینا تک
پھیلا ہوا ہے۔ فاران کہتے ہیں۔

(۲) قادیش جہاں ابراہیم نے (بیر شبع) کھودا اور فاران ایک ہیں۔

(۳) فاران اسی وادی کا نام ہے جو سینا سے غری نشیب پر ہے۔ جہاں قبرستان
عمارتمین اب ملی مین۔

جیالیب

(۱) بتاؤ بیان سمٹیل وراو سکی ولسی اولاد کب آباد ہوئی۔

(۲) کتاب ۳-۱۳-۲۵ و ۲۶-۲۷ وہ سردار کنعان کو دیکھا رکھنے کے تو بیان فاران

مین سے قادیش مین پوسنچے۔ (قادیش شمالی حد فاران کی ہے) یاد رہے کہ

آیت کی اصل عبری عبارت ہے۔ رل صد بر فاران قادش شیعہ۔ نفقہ ترجمہ

طرف وادی فاران کے بنیل مرام۔ قادیش کے معنی ہائل۔ کہہ ہو ہیں۔ دیکھو

ترجمہ انفس۔

فاران تین تین ایک حجاز مین۔ دوسرا طور یا سینا کے پاس۔ قبلہ مرقند

مین سم قند وال فاران مٹ سے خارج ہے۔ اور جو فاران طور یا سینا کے قرب

مین واقع ہے۔ وہ فاران مین جوا برائیم کے وقت تھا۔ وہ مین جسکے قرات

ذکر ہے۔ وہ مین بیان باجہ نے سمٹیل کے ہمراہ پیر شیع مین راستہ گم کر کے اق

کی۔ وہ مین جہاں بندہ راٹیل کی واد آباد ہوئی۔ وہ مین جہاں سے

بندہ راٹیل

پارہ شیعہ نے کے مین راٹیل کی واد جہاں سے بندہ راٹیل

نہیں گئے۔ اس کے بعد سے پڑانے ایسے کھنڈرات

جو فاران سینا کے مغرب میں ہوا اور جسے آثار طہ میں وہ تورات کا فاران نہیں
 ٹوٹی کے زمانے میں اسکا وجود نہ تھا۔ موسیٰ مصر سے نکلے اور بحر احمر سے پہنچے
 تو شور میں پہنچا کرسن کو طوکر کے افیدیم میں ٹھہرے وہاں کتاب ۲۰ غایت
 ۸ میں برعالمیق آکر اترے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے عیسیٰ افیدیم کی نشانی
 یاد رکھو کہ افیدیم کوہ سینا کے مغرب و زمرہ کے شرق میں ہے۔ ہر فرسہ
 مشرق کی طرف سینا کو چلے۔ سینا میں پونہچے۔ اس پہاڑ کے نام
 سینا ہے نہایت کیا۔ پھر سینا سے آگے بڑھے اور تھیں پہاڑ
 میں رہت ہوئے گئے تھے میں تھیں اس پہاڑ پر ابان سے گئے۔ اور بدل
 یہ کتاب ۱۰-۱۱-۱۲

۲۰ آثار طہ میں ہے کہ حضرت موسیٰ نے وقت فاران کے میں
 تمام مشرق میں عادیوں کے فریب عرف تھا۔ اور وہیں تبارک باریہ ہوا
 میں شریب سیما کا امانہ یہاں سے ہوتا ہے اب کی ایک قوم ہونی۔ ان بن حمیر
 کی وادیں سے تھی اور بنی ثار ان ہمدانی تھی کسی زمانہ میں سینا کے مغرب
 میں آباد ہوئی اور اس سبب سے وہ مقام فاران مشہور ہوا۔ یہ وہ فاران
 نہیں جسکا ذکر تورات میں ہے۔ خطبات الاحمدیہ۔ بنبدیلہ بسدر

چوتھی بشارت

میرا دوست نورانی۔ گندم گون۔ ہزاروں میں سردار ہے۔ اسکا سر ہیرے کا
 سا چکدار ہے۔ اسکی زلفیں مسلسل مثل کوے کے کالی ہیں۔ اسکی آنکھیں سیسی میں
 پیسے پانی کے گنڈل پر کبوتر۔ دودھ میں دھلے ہوئے ٹکینے کے مانند جڑی ہیں

خاتمے میں۔ اسکے رخصت ہونے پر خوشبودار بیل چھائی ہوئی۔ اور
 چکلی پر خوشبودار گری ہوئی۔ اسکے ہونٹ بھول کی پنکھڑیاں جسے خوشبودار پکتی ہوئی اسکے
 ہاتھ میں سونے کے ڈھلے ہوئے۔ جو اہر سے جڑے ہوئے۔ اسکا پیٹ جیسے
 باقی دانت کی تختی جو اہر سے پی ہوئی۔ اسکی پنڈ لیاں میں جیسے سنگ موئے
 کے ستون۔ سونے کے بیٹھکے پر جڑے ہوئے۔ اسکا چہرہ مانند ماہتاب کے۔ جو
 مانند صنوبر کے۔ اسکا گلا نہایت شیریں اور وہ بالکل چمک یعنی تعریف کیا گیا ہے۔
 یہ میرا دوست اور میرا محبوب (بیٹیویر و شلم کی) کتاب تسمیحات سلیمان باب
 آیت ۱۰۔ نہایت ۱۶۔) اگرچہ اس مقام پر حضرت سلیمانؑ نے خدا کی تسبیح میں کیت
 کیا ہے اور ایسی مناجات کی ہے۔ مگر ضرور وہ ایک کسی بڑے شخص قابل تعظیم و ادب کے
 آنے کے متوقع میں اور اسکی بشارت دیتے ہیں۔ اور اسکو اپنا محبوب بتاتے ہیں
 اور اپنے اس محبوب کی شاعرانہ تعریف کرتے ہیں۔ اور پھر صاف بتاتے ہیں کہ وہ
 میرا محبوب محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمد کے معنی تعریف کیے گئے کے
 ہیں۔ پس حضرت سلیمانؑ نے اپنی مناجات میں اپنے محبوب کی تعریف کرتے کرتے
 اسکا نام ہی لے لیا۔ کہ اگر اس کے معنی لو تو وہ بھی ایک لفظ تعریف ہے۔ ورنہ وہ صاف
 صاف نام ہی تو ہے۔ یہ مقام ایسا ہے جہاں صاف نام میں صلی اللہ علیہ وسلم کا
 بتا دیا گیا ہے۔ مگر ہمارے خطبے کے پڑھنے والوں کے دلوں میں شبہ جاوے گا کہ اگر
 نام بتانا تھا تو محمدؐ کا ہوتا چھڑیہ کیوں کہا۔ مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ عبرانی زبان
 میں ہی اور ہر علامت جمع کی ہے اور جب کوئی بڑی قدر کا شخص اور عظیم الشان ہوتا ہے
 تو اس کے اسم کو بھی جمع بنا لیتے ہیں۔ جیسا کہ خدا کا نام الوہی ہے اسکی جمع الوہیہ

بنائی ہو۔ اور اس طرح بعل جو ایک بت کا نام تھا جسکو نہایت عظیم الشان سمجھتے تھے، اسکی جمع بعلیم بنائی تھی اور یہی قاعدہ اسم اسورث کا لگایا گیا ہے جو دوسرے بت کا نام ہے۔ پس اس طرح اس مقام پر بھی حضرت سلیمانؑ نے سبب ہی قدر اور عظیم الشان ہونے اپنے محبوب کے اسکے نام کو بھی معینہ جمع کی صورت میں بیان کیا ہے۔ اور سچ ہو کہ محمدؐ سے زیادہ کون شخص محمدؐ کو کہلا سکا تھا۔ پس یہ ایسی بشارت ہے جو جہن صاف صاف نام محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا گیا ہے۔ خطبات اکرامیہ

پانچویں بشارت

سب قوموں کو ہلا دوں گا۔ اور محمدؐ سب قوموں کا آویگا۔ اور اس سر کو بزرگی سے بھر دوں گا کما خداوند خلأق نے۔ کتاب بھیجی ہے۔ باب ۱۱۔ آیت ۷۔ ان آیت میں لفظ حدیث جو آیا ہے۔ اس سے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتے ہیں یہ ہر قسم کی کپ چیزوں کے لیے بولا جاتا ہے۔ اسی مادے سے محمدؐ اور احمدؐ اور حامدؐ اور محمودؐ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نکلے ہیں۔ اور اس بشارت میں لفظ حدیث کے کہنے سے صاف اشارہ ہے کہ جس شخص کے مبعوث ہونے کی ہمیں بشارت ہو وہ شخص ایسا ہے کہ اس کا نام حمد کے مادے سے مشتق ہے۔ اور وہ کوئی نہیں سوائے محمدؐ مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ عیسائی مذہب کے پادری خیال کرتے ہیں کہ یہ بشارت حضرت عیسیٰؑ کے مبعوث ہونے کی ہے۔ مگر یہ خیال دو وجہ سے صحیح نہیں۔ اول اس لیے کہ حضرت مسیحؑ نے جس قدر بشارتیں عہد عتیق میں حضرت عیسیٰؑ کی بیان کی ہیں، ان سب کو بالتفصیل اپنے انجیل میں لکھا ہے۔ کیونکہ وہ انجیل عبرانی زبان میں یہودیوں کی ہدایت کے لیے لکھی گئی تھی۔ اور اسی سبب سے تمام بشارتیں جو تورات و انجیل و زبور و صحف

انبیاء میں تھیں حضرت مسیٰ نے کبھی تھیں۔ مگر اس بشارت کا ذکر نہ تھی مسیٰ نے نہیں کیا
اگر یہ بشارت حضرت عیسیٰ سے متعلق ہوتی تو نہ وہ حضرت مسیٰ اور اس کا ذکر کرتے دوسرے
یہ کہ حمد کے مادے سے حضرت عیسیٰ کے نام پر کسی طرح اشارہ نہیں ہو سکتا بلکہ یہ
اشارہ خاص اسی شخص کے نام کا ہو جس کا نام اسی مادے سے مشتق ہوا ہو اور اسی سے
یہ بشارت حضرت عیسیٰ کی نہیں ہو بلکہ اس کی بشارت ہو جس کی نسبت حضرت عیسیٰ نے
بشارت دی تھی کہ یٰ یٰ یٰ یٰ مِنْ بَعْدِی سُبْحٰتُہٗ اَحْمَدُ۔ گاؤ فری ہینکاٹن نے بھی
اپنی کتاب میں باستدلال قول روبرنڈ برک ہرسٹ صاحب کے لکھا ہے کہ یہ بشارت
حضرت عیسیٰ کی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس شخص کی ہو جس نے ان کی بشارت خود حضرت
عیسیٰ نے دی تھی۔ خطبات احمدیہ۔

چھٹی بشارت

اور ایک جوڑی سواروں کی دیکھی۔ ایک سوار گدھے کا۔ اور ایک سوار اونٹ کا
اور خوب متوجہ ہوا۔ کتاب شعیانی باب ۲۲-۱ اس آیت میں حضرت اشعیانی نے
دو شخصوں کی طرف اشارہ کیا جو خدا کی سچی پرستش کو زبردست قائم کر رہے تھے۔ اوہیں سے
ایک گدھے کی سواری کے نشان سے بتلایا۔ اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ وہ
حضرت عیسیٰ کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ جناب ممدوح گدھے پر سوار ہو کر یروشلم بیت المقدس
میں داخل ہوئے تھے۔ اور بلاشبہ حضرت عیسیٰ نے خدا کی سچی پرستش قائم کی۔ اور
یہودیوں نے جو مکاری اور دغا بازی سے شریعت کے صرف ظاہری احکام کی ریاکاری
سے پابندی اختیار کی تھی۔ اور دلی نیکی اور روحانی پاکیزگی کو بالکل چھوڑ دیا تھا۔ اسکو
بتایا۔ اور سچی پرستش خدا کی قائم کی۔ دوسرے شخص کو اونٹ کی سواری کے نشان

سے بتلایا اور انہیں کچھ شبہ نہیں کہ اس سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہو۔ جو عرب کی خاص سواری ہے۔ بچے سے بوڑھے تک اور عالم سے خاہل تک جس سے چاہو پوچھو۔ اونٹ کا نام لیتے ہی عرب کا اشارہ سمجھ جاتا اور یگا۔ اور جب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو اونٹ پر سوار تھے اور بلاشبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے واحد کی پرستش قائم کی۔ حضرت عیسیٰؑ کے بعد جو لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا مانا۔ اور تین خدا قائم کر کے پھر تین سے ایک خدا بنایا تھا۔ اور خدا سے واحد کی پرستش میں خلل آگیا تھا۔ اوسکو مٹایا۔ پھر نئے سرے خدا کی سچی پرستش قائم کی اور یوں فرمایا۔
 يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ۔ ۵۔ سپارہ ۳۔ سورۃ آل عمران۔ رکوع ۷۔ خطبات الاحمدیہ

ساتوین بشارت دانیالؑ لئیہ حجریہ۔

وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا۔ وہی کوئے کا سرا ہوا۔ یہ خداوند سے بنے اور ہماری نظروں میں عجیب۔ ایسے میں تم سے کہتا ہوں خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائیگی۔ اور ایک قوم کو جو اسکے پھل لاوے دیجاو گی۔ جو اس پتھر پر گرے گا چور چور ہو جائیگا۔ پر جس پر وہ گرے گا اوسے پس ڈالے گا۔ متی ۲۱ باب ۴۲ تا ۴۴۔
 یہ بشارت خاص نبی عرب محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ کسی دوسرے نبی پر ہرگز ہرگز صادق نہیں آتی۔

اول کچھ شک نہیں کہ یہاں معمار بنی سرخیل میں جنکو اسی باب کی ۳۳۔ آیت میں

اسے کتاب و لوت و زبور یک سید ملی بات پر ہمارے متحارے زبان کی کہ ہندو کی مذہب سے مگر نہیں

باغبان کہا۔ اور کچھ شہہ نہیں کہ بنی اسرائیل نے بنی اسمعیل کو اسحاق سے لیکر آجتک
 علی العموم روکیا۔ اور محمد صاحب کے زمانے سے آجتک یہود و عیسائی محمد صاحب کو
 روکیا کرتے ہیں۔ الا خدا کے فضل سے وہی بنی عرب کو نے کے سرے کے پتھر ہوئے
 اور بنی اسرائیل کی نظرون میں یہ بات عجیب ہوئی۔

دوم بنی اسرائیل سے۔ ہان جنھوں نے مسیح کو مارا اور پٹیا۔ اونسے بادشاہت
 لی کہی اور دوسری قوم بنی اسمعیل کو دی گئی۔ یہ بادشاہت چاہے روحانی لو اور
 چاہے جسمانی ہو۔ دونوں طرح بنی عرب پر صادق ہے۔ پاک زمین کی سلطنت۔
 اور اس باغ کی باغبانی جسکے بدلے میں بنی اسرائیل موقوف ہوئے۔ جیسا مسیح فرمایا
 ہیں۔ متی ۲۱۔ باب ۳۳۔ آجتک اسی کے قبضے میں ہے۔ خادم اکھڑیں اوسکے خادم
 اور اوس جہاں کے بادشاہ ہیں۔

سوم ہوا سلا میون پر گرا چڑھا اور جب وہ گرے وہ پس گیا۔ پہلی بات دیکھنی ہو
 تو غزوہ بدر وغیرہ دیکھو اور دوسری بات کے واسطے بابل وغیرہ بلاد کی سیر
 کرلو۔ وہ زنا کار بابل وہ کفرستان کن لوگون کی طفیل پس گیا۔

چہارم۔ یسعیانی اسق مٹشین گولی اور بشارت کی ابتدا میں کہتا ہے۔ دیکھو یسعیا
 ۲۰ باب ۵۔ حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا۔ تھوڑا
 یہاں تھوڑا دیکھو۔ تاکہ ولسے پہلے بائین اور کپاڑی کرے اور شکست کھا دین۔
 اور مٹشین گولی پر مٹشین گولی۔ یہ بائین صاف صاف قرآن پر صادق
 آتی ہیں۔ جو کہے اور کہے اور مٹشین گولی۔ اور جسکی مخالفت میں بنو نفیض بنی
 اس بل کا برہم جلد وین ہوا۔ ورنہ کے غناد پر بنو قریظہ جیسے شریر مقتول ہوئے۔

۱۔ اس بشارت کی مفصل تصدیق دانیال کی کتاب سے ہوتی ہے اور صاف صاف
 سمین غور و فکر کرنے سے اس بشارت کا مصداق (فِکَاہُ اُمّی وَاٰتِی) ^{تو رہا ہوں اور پھر ان اپنا بارے} ظاہر ہوتا
 ہے اور وقت ٹھوڑا صاف طور پر کھل جاتا ہے۔

اس لیے مین دانیال کی کتاب کا ضروری عمدہ اور خلاصہ مع تفسیر ناظرین کو سناتا ہوں
 دانیال نے خواب مین ایک مورت دیکھی جس کا سر سونے کا۔ بازو چاندی کے تھیں
 اس کے۔ ٹانگیں لوہے کی۔ اور دس و نظیان لوہے اور ٹی کی مین ۲ بات ۲۵ دانیال
 (۱) سونے کا سر پابل کا بادشاہ ہے۔ ۲۔ باب ۳۔ دانیال

(۲) چاندی کے بازو سے فارسی اور مادی مجموعہ سلطنت مراد ہے۔ کیونکہ دارانوں
 تھا۔ ۵۔ باب ۳۱۔ اور خوش سے فارسی۔ ۶۔ باب ۲۸۔
 (۳) رافین تانبے کی۔ ایشیا اور یورپ کا بادشاہ سکندر۔ ۸۔ باب ۲۱۔ اور
 باب مین تند و اچار سرو والا کہا۔ اور یہی سکندر رومی ہے۔ ۸۔ باب ۲۱۔ ذوالقرن
 قرآن والا ذوالقرنین۔

(۴) ٹانگیں لوہے کی۔ ۲۔ باب۔ اور اسی بادشاہت کو ہولناک دس سنگہ والہ کہا۔
 بھوے باب۔ غربی اور شرقی رومی سلطنت ہے۔ جو آخر دس سلطنتوں مین منقسم ہوئی۔
 اس سلطنت کو کہا ہے زمین کو نگلے گی۔ ۷۔ باب ۲۳۔

زمین سے زمین شام مراد ہے۔ یروشلم والی زمین۔ عبری مین عربی کے مانتے تھے
 و زکرے کا اعتبار رہتا ہے۔ بخلاف اردو کے۔ یاد رہے لوہے اور ٹی کی دس ٹکڑیاں
 وہی دس سلطنتیں مین جو بعض قوی اور بعض ضعیف تھیں۔ اس رومی سلطنت
 کی آخری گیارہویں شاخ ہرقل ہے۔

اسی کی نسبت کہا حق تعالیٰ کے مخالف باتین کرتا ہوگا۔ ۷ باب۔ ۲۵۔ اور یہ ہے کہ ہر قل مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا کہتا۔ اور مریم و مسیح کی پرستش کرتا تھا۔

اب اس شاخ یا زوہم کے حق میں کرسیان رکھی گئیں۔ اور قدیم الایام بیٹھ گئے اسکا لباس برف ساسفید تھا۔ اور اسکے سر کا بال صاف و مستحضر آؤن کی مانند اسکا تخت آگ کے شعلے کے مانند تھا۔ اور اسکے پٹھے جلتی آگ کے مثل تھے عدالت ہو رہی تھی کتابین کھلی تھیں۔ اور وہ کیا ہون شاخ ماری گئی۔ ۷ باب۔

آیت ۱۳۔ مین ہر۔ ایک شخص آ دم زاد کے مانند آسمان کے باد لون کے ساتھ آیا۔ اور قدیم الایام تک پونجا۔ وے اسے اسکے آگے لائے۔ اور تسلط اور حثمت اور سلطنت اسے دی گئی۔ کہ سب قومین اور امتین اور مختلف بان بولنے والے اسکی خدمت گزار کریں۔ اسکی سلطنت ابدی سلطنت ہو جو جاتی نہ رہے گی۔ اور اسکی مملکت ایسی ہو جو زائل نہ ہوگی۔

اس مقدس آدم زاد اور تسلط اور حثمت والے سلطان کے مخالف کے حق میں دانیال کے ۷ باب ۲۵ مین ہر۔ وہ حق تعالیٰ کے مخالف باتین کرے گا۔ اور حق تعالیٰ کے مقدسوں کو تصدیعہ دیگا۔ اور چاہیگا وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے۔ اور وے اسکے قبضے میں دیجاوے گی۔ یہاں تک کہ ایک مدت اور مہین اور آدھی مدت گزر جائیگی۔ پھر عدالت بیٹھے گی۔ اور اسکی سلطنت اس سے لے لیں گے کہ اسے ہمیشہ کے لیے نیست و نابود کریں۔ اور تمام آسمان تلے وہ سارے ملکوں کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حثمت حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو بخشی جائیگی۔ اسکی سلطنت ابدی سلطنت ہو اور ساری مملکتیں اسکی بندگی

یہی اور فرمان بردار ہو گئی۔

اس سارے دانیال کے مضمون پر غور کرو۔ ہرقل گیا رھون شاخ کب ہوا
 عرب کے وقت نبی عرب کا وجود باوجود ظاہر ہوا۔ نبی عرب کی سلطنت بلا دشام
 عرب میں ابدی ہوئی۔ ہرقل حق تعالیٰ کی مخالفت باتین کرنے والا محمد
 صاحب کے وقت مدت ایک سال اور ابوبکر کے ایام خلافت میں دو سال اور
 مری خلافت میں چھ ماہ تک باہمہ شرارت پاک زمین کے سارے ملکوں اور
 زمین کے تمام آسمانوں کے تلے رہا۔ پھر عدالت بھیجی۔ یعنی عمر فاروق کے
 عدالت مہد میں برباد ہوا۔ اور اسی عدالت کے وقت وہ بات پوری ہوئی
 جو دانیال باب ۲۴ میں ہے کہ ایک پتھر بغیر اسکے کہ کوئی ہاتھ سے کاٹ کے
 نکالے آپسے بکھل جو اس شکل کے پاؤں پر جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا۔ اور ان
 ٹکڑے کیا۔ تب تو با اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے۔
 یہاں تک کہ اوزکا پتہ نہ ملا۔ اور وہ پتھر جسے اس مورت کو مارا ہاڑ بن گیا۔ اور تمام
 زمین کو بھردیا۔ دانیال باب ۲۴۔

غور کرو وہ پتھر چھوٹا سا کیسا پہاڑ بن گیا۔

وہ پتھر جس سے فارسی بادشاہت اور بابل اور پاک زمین روم تک تباہ ہوئی
 بناؤ کون ہے۔ کیا وہ مسیح ہے جس نے یروشلم میں مار کھائی۔ کیا عیسائی مذہب ہے۔
 مسیح خود کتا ہو باغبان جب بیٹے کو سزا دین گے تب وہ پتھر نکلے گا۔ متی۔ ۲۱

باب۔ ۲۳ سے ۲۵۔

غور کرو ہلاکت کسری فلا کسری بعدا و ہلاکت قیصر کی تصدیق
 ہلاکت کسری پھر بعد کے کسری نہیں ہے اور قیصر ہوا قیصر

پاک سبزین کب ہوئی۔ وہی ہر قیل کے وقت۔

دانیال کی کتاب سے اور طور پر بھی وقت کا پتہ مل سکتا ہے۔ دیکھو دانیال ۲: ۲۴۔ شتر مہینے کے بعد شرارت ختم ہوگی۔ اور اوس نبوت پر مہر ہوگی۔ اور اس پر جو سب سے زیادہ قدوس ہر شیخ کیا جاوے۔ انتہی۔

پا در کھو ایک دن نبوت کا ایک سال ہے۔ پس شتر مہینے کے ۲۹ سال ہوئے اس چار سو نوے سال کو آخر زمانہ ختم شرارت کا بتایا۔ مگر ابتدا سے زمانہ معلوم نہوا۔ اسلئے آیت ۲۵ سے دانیال نے ابتدا الی وقت ظاہر کیا اور مسیح بادشاہزادے تک کی مہین بتائیں (حضرت مسیح چونکہ داؤد کی اولاد میں اور داؤد بادشاہ تھے پس مسیح بادشاہزادے ہوئے۔) اور یہ بھی بتایا کہ وہ قتل کیا جاوے گا مگر کاشفات ۵ باب۔ ۶ میں گویا فرج کیا گیا۔ یعنی اصلی فرج نہیں۔ انکے زعم میں فرج کیا گیا یا سخت ستایا گیا۔

پھر دانیال ۹ باب ۲ میں یروشلم کے غارت کو ذکر کیا۔ اور یہ بھی بتایا گیا کہ غارت کرنے والے کی ہلاکت اور یروشلم کی غارت ایک وقت میں ہوگی۔ یہاں ۱۳ باب یوحنا کے کاشفات کا قابل غور ہے۔ اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ مسیح کے بعد یروشلم کا غارت کنندہ شمشیر میں مر گیا۔ اب ۸۰ کو ۲۹۰ کے ساتھ جمع کیا تو ۳۷۰ ہوئے۔ اور یہی سال پیدایش نبی عرب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

عیسائی مورخ کہتے ہیں کہ یروشلم کی غارت شمشیر میں ہوئی۔ عیسائی مورخ دانیال پر نظر نہیں کرتے دانیال صاف لکھتا ہے کہ یروشلم اور اسکا برباد کنندہ اکٹھے فنا ہوا۔

مستخرج پر ۱۱۸ اور اشعیا ۲۸ باب ۱۱ اور ۲۰ باب کی بشارت وہ چہرے ہمارے
 نہ روکیا گوشت کا ہر اموار یہ خداوند ہر ہر ہمارے اندرون میں زیب نہ
 بان نہ ورحمہل عربی کے حق میں ہر اسے قدیم زمانے میں تصویریں شریک کا
 رواج تھا سو سات کے اشکال پر اشارت اور کنایات سے گفتگو زبان رنج تھا عیسائی
 ان کو تیار کر رہے تھے۔ پناہ پر تھیں۔ اعلیٰ دیون میں پولا بلانے کی رسم نوس
 کا بنی وٹھانیاں کرتے تھے۔ یوشع کا یرون سے بازو پھر اوشانا باروہ دیون کا
 اشارہ بتاتے تھے اور مینڈھے کی قربانی کرنا عقیقی برے کی قربانی خیال کرتے
 تھے۔ تصویریں ان پر ہر قوم کے لیے تصویریں زبان نہایت ضروری تھی۔ اس لیے
 قیامت کے بعد بھی عرب سے پہلے تھیں مکتے مکتے کے کوٹے پر ایک بن گیا
 بہتر ہے ہر سو دکتے میں رکھا ہوا تھا۔ اور اسکو ہاتھ لگانا اور اسے چھونا اور اس
 ہاتھ ملانا ج میں ضروری رسم تھی۔ اور اس پھر کو یسوع الیوم فی الارض کہتے تھے
 یہ پھر رسول عربی کے شہ میں گویا رسول خدا کی بشارت تصویریں زبان میں تھی۔ آپ
 رحمۃ للعالمین اور مظہر اسم رحمن تھے آپ کی بیت رحمن سے بیت تھی۔ قرآن
 کلام الہی بشارت حجریہ کی نسبت عجیب کتابے در روزے میں شبیں کوئی کی طرف اشارہ کرتا ہے
 اِنَّ الَّذِیْنَ یَبَايِعُوْكَ یَمْاٰیئُ بِاَعْوَابِ اللّٰهِ۔ جو کہ ہاتھ ملاتے ہیں تھیں ہاتھ ملاتے تھے
 اور حدیث میں ہے۔ دیکھو بخاری اور مسلم۔

مَنْ لِّیْ وَمَنْ لِّیْ الْاَنْبِیَاءُ کَمَثَلِ قَصْرِ اَحْسَنَ بَنَیْنِیْ نَزَرَ لِّکُمْ مِنْهُ مَوْضِعٌ یَّبْدُوْ
 قَانَ فَلَکُنْتَ اَنَا مَسَدَدُ مَوْضِعِ الْبَنَیْنِ وَفِیْ رِوَاۃٍ فَاَنْتَ لَکَ لِمَسَدَدُ
 لے میری اور دوسرے نبیوں کی مثال ایک غنیم بنیان محل کی مثال ہر ایک نبی کی جگہ زمین چوڑی سی ہوتی ہے
 دس اینٹ کی جگہ کو پورا کر دیا۔ ہر ایک روایت میں ہر ایک میں ہی وہ ہر ایک ہوتا ہے

اس آیت اور حدیث سے صاف واضح ہے کہ اس پتھر کی بیعت کو یارمن کی بیعت
 تھی۔ ایسے ہی رسول کی بیعت بھی یارمن کی بیعت ہے اور رسول خدا ایک اینٹ اسی
 سلسلہ کی ہیں جو انبیاء کی ذات بابرکات سے طیار ہوئی۔

عرب کے لوگ یارمن کے نام سے اسید واسطے چونک دھتے ہیں۔ اور جب اونپر
 سَجْدُوا لِلرَّحْمٰنِ پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں۔ اَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنا وَزَادَ هُمْ نَفُوْرًا
 ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حجرا سود کی بیعت ضروری نہ رہی جب اصل آگیا تو مجاز
 اُٹھ گیا۔ بیشک اس کوٹے کے سرے والے پتھر کا نتیجہ بت بڑا ہوا۔ اور اسکے چھوٹنے
 سے انبیاء کی کتب سابقہ کی تصدیق ہوئی۔ اسلئے وہ یادگاری کا پتھر بیشک ہمیشہ
 کے لئے کسی ایسے نشان کا تختی ہو جو آپ تک مسلمان اس کی نسبت قائم رکھتے ہیں۔ والہ
 یہ پتھر وہی ہے جس کی نسبت عمرؓ نے کہا اِنَّكَ حَجْرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ تو تو ایک پتھر ہے جو
 نفع و نقصان مجھ بھی پہنچا نہیں سکتا۔ بن گھڑا پتھر اسلئے رکھا کہ بت پرستوں کا کام
 بن گھڑے پتھر سے نہیں تھا۔ بلکہ گھڑے ہوئے سے۔ اس بات کو مفصل حج کے
 سر زمین لکھیں گے یہاں بتایا در ہے کہ یسوع نے یارون سے بارہ پتھر لیے اور
 انکا نشان بنایا۔ ابراہیم اور یعقوب جہاں خدا کو دیکھتے وہاں بن گھڑا پتھر اوس
 بات کی یادگار میں گھڑا کر دیتے۔ یسوع ۴ باب ۶۔ پیدائش ۲۸ باب ۱۸۔ پیدائش
 ۱۲ باب ۷۔

آٹھویں بشارت

تو بنی آدم میں سے از حد حسین ہے۔ اسے پہلوان تو جہاں و جلال سے اپنی تلوار

سے اللہ تعالیٰ نے جنت میں لے جاتا ہے۔ یہ قول کو پڑھ کر مسلمانوں جیسی قوم کی نسبت بت پرستی کا وہم بھی کر سکتا ہے۔ ۱۲

سمائل کر کے اپنی ران پر لٹکا۔ امانت اور قلم اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور قبائل ہندی پر سوار ہو۔

تیرا دہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کام دکھائیگا۔ ۲۵ زبور۔ ۲۳۔

یہ بشارت صاف صاف نبی عرب کے حق میں ہے۔ عیسائیوں نے بھی اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ انبیاء سابقہ میں سے تو کسی کے حق میں نہیں۔ اب تصفیہ طلب بات صرف اس قدر ہے۔ کہ عیسائی اس زبور کو مسیح کے حق میں کہتے ہیں۔ اور ہم مسلمان کہتے ہیں کہ صرف ذات پاک نبی عربی اسکی مصداق ہے۔ اس بات کے فیصلے کے لیے امور ذیل قابل غور ہیں۔

(۱) تو نبی آدم میں سے از حد حسین و جمیل ہے۔

سیرت و تواریخ کے جاننے والے اس بات سے ناواقف نہیں ہیں۔ کہ آنحضرت کے حسن و جمال کی تعریف سے تمام کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ آپ کے معاصرین عرب عربائے جب قدر اس ماورے میں حقیقت و معنی کی داد دی جو دنیا میں نظیر نہیں پائی جاتی۔ اور واقعی حقیقی بلا شائبہ مبالغہ آپ کا علیہ مبارک قلم بند کیا ہے۔ میں اس وقت پر خلاف اپنے دلی ارادے کے اپنے قلم کو اس بات سے روکتا ہوں کہ وہ سچا فوٹو کھینچنے والے اشعار آپ کے حسن و جمال کے وصف کے تحریر کروں جو صحابہ نے کمال ولولہ قلبی سے اس بادی برحق کی نفست میں کہے ہیں۔ کیونکہ وہ اس قدر دائر و سائر اور شائع ہیں کہ انکار کی گنجائش نہیں۔ ہاں ایک شعر لکھنے بغیر تو میں بھی ہرگز نہیں رہ سکتا۔ جو ایک صحابی جلیل شان کا کہا ہوا ہے۔ اور کس دلی سچی ارادت سے کہا ہے۔

خَلَقْتُ مَبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ * كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

میں صرف اسی شہادت پر اکتفا کرنا چاہتا ہوں جو یورپین فنکار نے طوفاؤں میں اس بارے میں دی ہے۔ گو بقول غ۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب ہے وہی مراحو کی مدح اور معرفت کی تعریف سے مستغنی ہے۔ مگر بقول اللہ اَوْ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ غَيْرِ قَوْمٍ کی گواہی اور پھر اٹھ لوگوں کی اہل عالم کے مبالغہ کو مرغوب ہوتی ہے۔ تو اگر وہ صاحب لکھتے ہیں: "محمد عرب کے نہایت عمدہ خاندان اور معزز قوم میں سے تھے۔ صورت میں شکلیں۔ و طو زین رسیلے۔ اور بے تکلف تھے۔ ترجمہ: یا تو جس کا دھڑکی مینا سن کر دفعۃً ایٹھوئے بریلی سے۔"

جہاں دیوانہ پورٹ لکھتا ہے۔ بٹی عرب۔ آپ کی شکل شاہانہ تھی۔ خدو خال قاعدہ اور نپٹ تھے۔ آنکھیں سیاہ اور رسیلی تھیں۔ بینی ذرا اونچی ہوئی۔ دہن خواصو ت سا۔ دانت دوتی کی طرح پکتے تھے۔ زسار سرخ تھے۔ ذرا اونکی تندرستی عیان تھی۔ چکاواں آفریں ہوئے۔ اور رسیلی آواز مویلا لاسا۔

آؤ درابین صاحب جیسے تہذیب و تاریخ لکھتے ہیں۔ آنحضرت حسن میں شہرہ آفاق تھے اور یہ نسبت نہ انت و نجین اکہن و بیکی معلوم ہوتی ہے جنکو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نہ نہیں ہوتی۔ بیشہ اس کے آپ کوئی بات فراوین آپ کی خاص بات یا کہ وہ اپنی طرہ نہایت بکریا سے تھے۔ لوگ آنحضرت کی شاہانہ شکل اور رسیلی آنکھوں اور زسار سرخ تھے۔ اور ایسا چہرہ جو دل کے ہر ایک بندہ کی تصویر چھینچھینچا اور اس کی حرکت اعضا جو زبان کا کام سے ملے تو ہر قسم کا عیب۔

یہاں یہ لکھا گیا ہے کہ جب قرآن پڑھا تو وہ ایسا پیدا کیا۔

اور یکا تر تعریف کیا کرتے تھے۔ موبد الاسلام۔ صفحہ ۱۸۔

(۲) اور پہلوان توباء و جلال سے اپنی تلوار حائل کر کے ران پر لٹکا۔

کل دنیا مخالف و موافق پر آشکار ہو۔ کہ احکام الہی اور اپنی رسالت کی تبلیغ میں جو ثبات و استقلال جو جلاوت و جلال آپ نے ظاہر کیا ہے۔ تاریخ عالم اور سکی نظیر سے ساکت ہے۔ اور جس پہلوانی اور شجاعت سے اون بڑے بڑے موافقات کا جو حربہ کی تند خو عہدہ جو گرم مزاج وحشی قوم نے آپ کی رسالت کی راہ میں ڈالے۔ آپ نے مقابلہ کیا۔ حقیقت میں آپ کی صداقت کی بڑی دلیل ہے۔ قطع نظر اون بڑے بڑے واقعات کے جن سے کتب سیر مشحون ہیں ایک دو باتوں پر غور کرنے کے لیے ناظرین کی توجہ کی درخواست کی جاتی ہے۔ کیونکہ تطویل مضامین ہمارا مقصد نہیں ہے۔ اس خطرناک فطرت انسانی کو سخت امتحان میں ڈالنے والے ایک غیر صادق اور جعل ساز آدمی کو جبکہ سے بلا دینے والے واقعے پر دھیان کرو۔ اور سوچو اور ذری واردات فطرت انسانی کی تصویر اپنی آنکھوں کے سامنے کھینچ لو۔

جسوقت کتے کے بڑے بڑے سرداروں اور رئیسوں نے تین ہو کر حضرت کے چچا اور گارڈین ابوطالب سے درخواست کی کہ وہ آنحضرت کو اس نئے دین کی وعظ سے روک دے۔ یا اسکی حفاظت سے دستکش ہو جاوے۔ اور ابوطالب نے بھی جسے نہ چاہا کہ اپنی قوم کو اس شدت و غیظ و غضب کی حالت میں نیچے حضرت سے اونکی درخواست منظور کر لینے کو کہا۔ تو کیسی آپ کی صداقت ظاہر ہوئی اور کیسی آپ کی پہلوانی ثابت ہوئی۔ خوب کھل گیا کہ وہ سچا اولوالعزم نبی حبیب اور

بتاؤٹ سے بالکل متبرہ ہو۔ اسلئے کہ نبی کا نوشتہ پورا ہونا ضرور تھا۔ ہاں آپ نے جواب کیا دیا۔

اے چچا اگر یہ لوگ آفتاب کو میرے داہنے ہاتھ میں اور مہتاب کو میرے بائیں ہاتھ میں رکھ دیں اور مجھے اس کام کے ترک کرنے کو کہیں یقیناً یقیناً میں باز نہ رہوں گا۔ جب تک خدا کا دین ظاہر نہ ہو یا میں اوسى كوشش میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔

ایک اور واقعے پر نظر کرو۔ ایک روز آپ سجد کے حجرے میں بیٹھے ہوئے تھے اور دس سے تھوڑی سی دور ایک بڑا بھاری گروہ صنادید قریش کا تھا انہیں سے عتبہ بن ربیعہ نے (یہ شخص آپکا بڑا بھاری دشمن ہوا ہے) آپ کے قریب گونج مچا دیا۔ کہ اے پسر برادر۔ تو صاحب و صاف حمیدہ اور عالی خاندان ہو۔ مگر اب تو نے ہماری قوم میں ختم نفاق بویا ہے۔ اور ہمارے قبائل میں تفرقہ ڈال دیا ہے۔ تو ہمارے دیوتاؤں، وردیہوں کی مذمت کرتا ہے۔ اور ہمارے آبا و اجداد کو کافروں پرست بناتا ہے۔ اب ہم ایک بات تجھے کہتے ہیں خوب سوچ کر جواب دے کہ اسکا قبول کرنا تیرے حق میں بہت ہوگا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اے ابوالولید کیا کہتا ہے میں تیری بات کو خوب سمجھتا ہوں۔ عتبہ نے کہا اے پسر برادر اگر تو اس ادعای رسالت سے مال و دولت حاصل کرنا چاہتا ہے تو ہم تجھکو اتنی دولت جمع کر دیں گے کہ ہم میں سے کسی کے پاس نہیں۔ اور اگر تجھکو عزت و وقار حاصل کرنا منظور ہے تو ہم تجھکو اپنا سردار اور رئیس بنالیں گے۔ اور کوئی بات بے تیرے نہ کریں گے۔ اگر تجھکو بادشاہت منظور ہے تو ہم تجھکو اپنا بادشاہ بنائیں گے۔ اور اگر جنون تجھ پر غالب آیا ہے

تو ہم اطہار کو بلا میں گئے۔ اور انکو مال دیکر تیرا علاج کرا میں گئے۔ جب قاتلہ کی یہ قدر خیر تو
 تو اپنے پوچھا یا ابا الولید تیرا کلام تمام ہوا۔ اوسنے کہا ہاں یا محمدؐ آپنے فرمایا یا رب
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَرَّمَ تَنْزِیْلُ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ کِتَابٌ فُصِّلَتْ
 اٰیَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَعْلَمُوْنَ بِشَیْرٍ اَوْ نَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضْ اَکْثَرُھُمْ فَھُمْ
 لَا یَسْمَعُوْنَ ۚ وَقَالُوْا اَقْلُوْا بِنَافِیْ اَکْثَرُھُمْ مِّثْلَ مَا دَعُوْا اِلَیْہِ ۚ وَفِیْ اِذَا نَا وَفَرُّوْہِ
 مِنْ بَیْنِنَا وَبَیْنِکَ حِجَابٌ ۚ فَاَعْمَلْ اِنَّا عَمِلُوْنَ ۚ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ
 اِلٰی اِنَّمَا اَلْھٰکُمُ الْاِلٰہُ وَاحِدٌ ۚ فَاسْتَقِیْمُوْا اِلَیْہِ ۚ وَاسْتَغْفِرُوْہُ ۚ وَوَيْلٌ لِّلْمُصْرِیْنَ
 الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّلٰتِ ۚ وَھُمْ بِالْاٰخِرَةِ ھُمْ کَافِرُوْنَ ۚ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
 وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ۔ سبھاہ ۲۲ سورۃ عم البجہ رکوع ۱۶
 یاد رہے کہ یہ سب ماجرے ایسے وقت میں واقع ہوئے جب آپنے ابتداء
 پیغام الہی پونچھا نا شروع کیا ہو۔

مشرکین کی درخواست کا مضمون فقرۃ فقرۃ اور آنحضرتؐ کا جو ملکوت السموات
 کے خارق تھے اوس لطیف درخواست پر دستِ رومانا نصاریٰ کے بڑے بڑے
 مخالفانہ اعتراضوں کا حقیقی اور واقعی جواب ہو۔ جسکی آنکھیں دیکھنے کی ہوں دیکھیں
 مگر مجھے نہایت مناسب معلوم ہوتا ہو کہ آنحضرتؐ کے فصیح اور پاکیزہ جواب کو بھی لکھ دو
 جو آیات قرآنی کے پڑھنے سے قبل آپنے دیا۔ وہو ہذا۔

۱۔ حسنِ رحیم کی جانب سے اُترا ہوا۔ یہ کتاب ہو جسکی آئینہ کلی میں قرآنِ ربی جانتے والے لوگوں کے واسطے بشیر و نذیر ہو
 پس کثر لوگوں نے منہ پھیرا۔ اور وہ سنتے ہی نہیں۔ اور کہتے ہیں ہمارے دونوں یہ خلاف چڑھے ہوئے ہیں تیری بات
 بات کی طرف سے جدھر تو ہمیں بلاتا ہو۔ اور ہمارے کان بوجھل ہو رہے ہیں۔ اور تیرے اور ہمارے درمیان اوٹ
 ہو تو اپنے کام میں لگا رہے ہیں تو کہہ (ای محمدؐ) میں ایک شخص جاسٹ ہوں میری طرف سے اگلا پیغام آتا کہ تمہارا بیٹا و جد سبکی دیکر
 سیدھے ہوئے درویشی بخشش انکو بلاکت دن شرکین کیو آجو کوہِ نبیجے اور فرما حکمران ملک یا نہارون اور نیکو کاروں کیسے غیر منتقل جبر

فَقَالَ لَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِي مَا تَقُولُونَ مَا جِئْتُمْ بِمَا جِئْتُمْ
 بِهِ اَعْدَابُ صَوْلَاتِكُمْ وَلَا الشَّرَفُ فِيكُمْ وَلَا الْمُلْكُ عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ اِنَّهُ بَعَثَنِي اِلَيْكُمْ
 رَسُولًا وَاَنْزَلَ عَلَيَّ كِتَابًا وَاَمْرًا اِنْ كُنْ لَكُمْ شَيْءٌ اَوْ نَذِيرٌ اَوْ سُبُلٌ لَكُمْ رَسَاةٌ
 رَبِّي وَنَحْنُ لَكُمْ فَاَنْ تَقْبَلُوا مِنِّي مَا جِئْتُكُمْ بِهِ فَهُوَ حَظُّكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 وَاِنْ رَحِمَهُ عَلَيْكُمْ اَصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ - پیر پیغام نبویؐ جو رسولِ خدا
 نامنزل فرمایا اور ہر شے انصاف کو ہاتھ سے نہ دیجیے کس غلطی و نشان کا یہ جو پتا
 فامنوا باللہ ورسولہ تفوزوا -

۱۔ ایک واقعہ منسوب آنحضرتؐ دوسری بار کئے سے طائف کو جاتے تھے
 اور آپؐ کا قہقہہ بنین کی جمیعت تھی تو ایک بیک ایک پاڑی پر سے بنی ہوئے
 نے یہ ناپائے شروع کر دیے۔ اہل سلام جو بفرار غ خاطر جا رہے تھے جیسا ایسے مومنوں
 پر ہوتا لیکن کڑی غصہ ہوئے آنحضرتؐ نے بنی ہواذن کو لٹکا کر فرمایا - انا لنبی
 لا کذب وانا بن عبدالمطلب - میں ہی وہ نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں ہے۔
 میں ابن عبدالمطلب ہوں۔

اس موقع پر ایک لطیف مضمون لکھنا شاید بیوجہ نہ ہوگا کہ سیاق و سباق
 روان سے نسبت بعید کیوں نہ رکھتا ہو۔ لکھا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ۔
 آنحضرتؐ ہر موسم میں وعظ سنانے کو نکلا کرتے تھے۔ گھر گھر اور قبیلے قبیلے کو
 پیغامِ الہی پہنچاتے۔ مثلاً قبائل بنی عامر بن صعصعہ و محارب و فزارہ و غسان
 سے اپنے فرمایا جو یہ کہنے لگا۔ وہ میں سے مجھے کچھ بھی نہیں میں تمہارے پاس میں حق ایسے نہیں لاکھتے ال، انگوٹھ
 میں یہ کچھ بڑی اور بدشابت چاہت ہوں لیکن مجھے اللہ نے تمہارے پاس بھیجا رسول کریم۔ اور مجھے ایک تہل و تاروی
 اور مجھے امر کیا جو کہ میں تمہیں بشارت ہذا دے گا دون پس میں نے اپنے رکے پیغام تمہیں پہنچا دیے اور تمہیں خیر خواہی کی باتیں
 سناؤں جو کچھ میں لایا ہوں اگر تم نے مان لیا تو دنیا اور آخرت میں تمہاری سعادہ اور اگر تم نے اسے نہ کیا تو میں ہر روز تمہارا جہنم کے دروازے ہوں

وَمِنْهُمْ مَنْ يَفْتَرُونَ غَيْرَهُ كَهِرَ لِكَ شَرِيفٍ تَصَدَّقَ اتْنَاهُ فَرَا -

لا آله الا الله ان تصنعوا من يوذني حتى بلغ رسالات
 زبیه بن عباد کتایہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بازار ذی المجاز میں دیکھا
 کہ لوگوں کے پیچھے پیچھے اونکے ڈیروں میں جاتے تھے۔ جاہر کتایہ آنحضرت لوگوں
 سے کہتے تھے۔ (زر قانی شہزادہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۳)

هَلْ مِنْ رَجُلٍ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنْ قَرِيبًا مَنَعُونِي أَيْبَلَعُ كَلَامَ رَبِّي -

ایک روز قبیلہ بنی صصعہ کے ایک شخص سحرہ بن فراس نے آ پکو دیکھا۔ او ذریزی
 ورجال کبریائی سے جو آپ کے بشرہ مبارک سے عیان تھا تاثیر ہو کر کہ اٹھا۔
 والله لو اني اخذت هذا الفتي من قريش لاكلت العرب

پھر آنحضرت سے مخاطب ہو کر گزارش کی

ارأيت ان نحن تابعناك على امرنا ثم اظهرنا الله على من خالفنا يكون

لنا الامر من بعدك -

آنحضرت نے اس کے جواب میں فرمایا۔

الامر الى الله يضعه حيث يشاء -

(من شجرة صفحہ ۳۷۴ -)

اس بات کو سن کر وہ شخص کہنے لگا۔

افتهدون خورنا للعرب دونك فاذا اظهرنا الله كان الامر لغيرنا لا حاجة لنا بامر

اس میں سیکھو کہ کسی نے پرچہ نہیں رہا یہ فقط تماشہ جو نہ ہو گئے یہ یونچا، اور غور و تامل سے اس کے پیروں میں دون
 نے کوئی جو جو ملے اپنی قوم میں بیٹھے یہ وہ قریش نے مجھے ایسے رب کا کلام پونچا ہے کہ

نہ نہ کہ یہ قریش کا جو ان میرے بس میں ہوتا تو اسکے ذریعے سے سارے عرب کو قادیان میں

سے جلدی کرتے رہتے پکا اعلان بھی یہ دیکھنے کی کوئی غوث پر غائب کی کو یا تو آپہ پیچھے رہے ہاتھ میں ہو کر

سے اب اور نہ کے دست قدرت میں ہیں جان کلمت سمجھتے ہو میں دیکھ کر

سے کیا ہم کی خاطر کے مقابل میں نے سینوں کو نشانہ بنوین اور چوب کپا بنی تھ تو اور دو سو سے یہ پناہ میں ہو کر

اس ذکر کے ایراد سے ہماری صرف غرض ہر کمالِ شخصیت کے مشن کی صداقت اور پکا
 صرف اعلان ہے کہ اللہ کو ملاحظہ کرنا دنیا پر آشکار ہو اور اس نورِ نبوت سے چشمِ نبوت
 کرنے والے سوچیں کہ کیسی مصیبت اور کس قدر نازک وقت تھا جبکہ امداد کی سخت
 ضرورت تھی عالمِ تنہائی و رازِ رسالت بیشک رفت و معادِ مین کے وجود کا بخیر ہکا
 تھا۔ ایک بڑی قومِ ذرا سے اشارے اور آئندہ کے وعدے پر ساتھ دینے کو ہیرا
 اور جان دینے کو موجود مگر اللہ اللہ صدقت اور صفائی دیکھو کہ آپ نے کوئی موبہ
 استقبالی و ہو کا دنیا پسند نہیں کیا ورنہ کیا تھا ذرا سا آسمان کی کنجیوں کے دینے
 کا لالچ دیدیتے کون مرے کون دیکھے (مستی ۱۶ باب ۱۸) اور خیالی تھنوں کے
 وعدے سے دل بھالیتے۔ (مستی ۱۹ باب ۲۸) ہم روزمرہ کے تجربے سے اہل
 عالم کی کارروائی سے شاہدہ کر رہے ہیں کہ کسی شخص کو جب اپنی کارِ براری مقصود
 جاتی ہو تو کیسے کیسے حیادت اور دھوکا اور کیسے کیسے بالفعل دل خوش کن وعدوں
 کو ہتھکنڈا بناتا ہو۔ زمانہ گزشتہ کے سلاطین کو جانے دو حال کے مہذب یورپین
 سلطنتوں ہی کو دیکھ لو کہ معاملات ملکی میں کن کن خدایتوں اور ملمع چال کیوں سے
 کام نکالتے ہیں۔ یہی قدرتی حالات اور نسبتی واقعات ہیں جنکو ایک با ایمان مسلمان
 پڑھکر یقیناً کہہ سکتا ہو کہ بیشک یہ رسول صادق و مصدوق ہو۔

امانت

(۲) عجیب و رنی حقیقت ہے نظریات ہو کہ آپ اپنی قوم میں ابتدا ہی میں اہل
 اور ماموں کے نام سے پکارے جاتے۔ کل قوم آپ کی طرف ایسی عزت اور وقار
 کی نگاہ سے دیکھتی تھی کہ غرب کے تاریخ دان اسے پڑھکر اچھے میں رجھاتے ہیں

بنی قوم میں ممتاز اور شمار الیہ ہونا۔ اور اپنے ہمعصرین میں صفات فاضلہ کے لحاظ
 سے یہ گمانہ سمجھا جانا۔ خصوصاً ایسی قوم میں جس کا پیشہ ہی مثالب شماری اور عیوب گیری
 ہو اور بچپن ہی سے بڑے بڑے بزرگان قوم و زعمان ملت میں فوق العادہ
 تعظیم سے یاد کیا جانا عموماً و کرہاً اس بات کے یقین کر لینے پر اہل انصاف کو مجبور کرتا
 ہے کہ قدرت خداوندی کا نمونہ اور شان ایزدی اور ان کے اقوال و افعال کے چہرے
 سے نمودار تھی۔ بہشت کا زمانہ بھی دور ہے۔ خدائی جلال کے ساتھ تبلیغ رسالت
 کرنا بھی مرحلون پر ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ اس مادر انسان ابن عبد اللہ
 بن عبد المطلب کے کیا مدارج ہوئے ہیں۔ اور صادق و مصدوق امین و مامون بھی
 سے خطاب دیا جا رہا ہے۔ بڑی صاف بات ہے کہ ایک ایسی قوم میں جس کو شخصی ناموں
 ذاتی حسن و قبح۔ اور جسمی نسب و امتیازات پر نظر ہو۔ ضرور تھا کہ خدا ایسے شخص کو مبعوث
 کرتا جس کے دامن حال پر امور متعارفہ قوم میں سے کسی ایک امر کا دھبہ نہ لگ سکے
 فطرت کا ناقابل نفساخ قاعدہ ہے کہ مصلح کی وجاہت و وقعت یعنی اس کا سب
 نسب میں ممتاز ہونا اصلاح قوم میں دخل کلی رکھتا ہے۔ اور خواہی نخواہی ارادت
 اثر اور جذب ملت کا دلون میں ڈالتا ہے۔ کل دنیا کے رفیقا و رفیقان اور مصدقین
 کی لائف اس کی شہادت دیتی ہے۔ بنی اسرائیل کس امید میں شب و روز بیکل ہو رہے
 تھے۔ ان کے دیدہ انتظار کہ ہر گے ہوئے تھے۔ وہ تباہی اور ذلت اور مغلوبیت
 کی حالت میں کس امید بستہ سے غم غلط کر رہے تھے کہ ایک ذی شان رفیع امیر
 صاحب امتیازات ہادی اور نہیں پیدا ہونے والا ہے۔ جسکی شوکت و سلامت اور وجاہت
 ان کے لیے بڑی قوت بازو ہوگی۔ اب وہ امید بستہ تو پوری ہوئی مگر ایسی ہندلی

اور تاریک شکل میں کہ دیدہ سفید شہ کائنات باوجود انتظار بھی اسے پہچان نہ سکے کہ اونکی عروس مراد یہی تیر و پنج شخص موعود جیسا کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ سامان امیرانہ ایسا کہ بعد از وضع چہرنی میں رکھا گیا۔ گننام نشو و نما پایا۔ عالم معاملہ میں قدم رکھا تو ابن بخار کھلایا۔ اور طبعا قوم کی جانب سے استحقار کی آنکھ سے دیکھا گیا۔ اور یوں بڑا غیظ فائدہ مفقود و نابود ہو گیا۔ مگر مبارکی ہو ہان مرہا ہو۔ اس مژدہ مسعود کو جسکو قوم نے تمام صفات مختص القوم کا مجموعہ مانا۔ اسے عین عالم شباب میں بڑے بڑے پیران قوم کا مرکز و مرجع ہوا۔

اسٹین عام دستور تھا کہ جس شخص کے پاس کوئی عجیب و غریب قیمت چیز ہوتی جسے وہ اپنے پاس محفوظ نہ رکھ سکتا وہ آنحضرت کے پاس امانت رکھتا۔ اور اس بات کی یقیناً شک نہ ہوتی کہ قوم کے پیرو جوان کی زبان پر الامین المامون کے سوا آپلی نسبت اور کوئی لفظ ہی نہ آتا۔ بلکہ عرب کی ایک بڑی مالدار در بزرگ عورت خدیجہ نے نہ صرف آپلی امانت اور صداقت کی صفت شکر اپنے مال تجارت کا محافظ آپکو مقرر کیا جس صفت کو کامل طور پر پرکھ کر بالآخر وہ برگزیدہ عورت شرف اسلام و رابطہ زوجیت جناب سے مشرف ہوئی۔

اب امین اس امر کے ثبوت کے لیے کہ آپ موافق و مخالفین الامین والمامون کے نام سے پکارے جاتے تھے چند اشعار کفار مکہ کے نقل کرتا ہوں جس سے علاوہ امر بحوث منہ کے ایک لطیف فائدہ یہ حاصل ہو گا۔ کہ کفار و مخالفین باوجود عناد قلبی مذہبی کے آپکی ذاتی وجاہت اور قد و سیت کے کیسے قائل میں امیب بن زبیر بن ابی سلمیٰ غث و ثنن آپکا تھا۔ ہمیشہ وہ آپکی جو میں اشعار کہتا کہ قوم

آپ نے نہ صرف کرتا۔ جب اوسنے سنا کہ در کا حقیقی بھائی بخیر مسلمان ہو کر خاور مان
نبوی میں داخل ہو گیا ہو تو اوسکو سخت ناگوار گذرا۔ آخر اوسنے بھائی کو یہ اشارت کیے

أَلَا بَلِّغَا عَنِّي بِخَيْرٍ رِّسَالَةً
سَقَاكَ بِهَا الْمَأْمُونُ كَأَسَارٍ وَبِيَّةٍ
فَفَارَقْتَ أَسْبَابَ الْهُدَى وَتَبِعْتَهُ
عَلَى مَذْهَبٍ لَمْ تُلَفِ أُمَّاؤُا وَلَا آبَا
فَهَلْ لَكَ فِيمَا قُلْتَ وَتَحَكَّمْتَ
فَانْهَكَ الْمَأْمُونُ مِنْهَا وَعَلَاكَ
عَلَى آيٍ شَيْءٍ وَيَبْ غَرِكَ دَلَاكَ
عَلَيْهِ وَلَمْ تَعْرِفْ عَلَيْهِ إِخْوَانَكَ

(۳) جیسا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ کفار عرب نے ملکر ابو طالب کو مجبور کیا کہ وہ
آنحضرت کو و عطا توحید سے روک دے۔ اور ابو طالب نے بھی قوم کی رضا جوئی کو
مقدم بنا کر آپسے باز رہنے کے لیے کہا۔ الا آنحضرت نے اس پر وہ جواب دیا جو ابھی
ہم لکھ چکے ہیں۔ اس پر ابو طالب نے متاثر ہو کر یہ اشعار پڑھے۔

وَاللّٰهُ لَنْ يَصْلُوَا رَيْكَ بِجَمْعِهِمْ
فَأَصْبَحْتَ بِأَمْرِكَ مَا عَلَيْكَ غَضَابُهُ
وَدَعَوْتَنِي وَرَعَمْتَ أَنْتَ بَارِعِي
وَعَرَضْتَ دِينًا لَا مَحَالَةَ أَنَّهُ
لَوْ لَا السَّلَامَةُ أَوْ حِذَارِي سُبَّةٍ
أَحْتَى وَسَدَرِي لَتَرَابٍ دَفِينًا
وَأَبْشَرٍ وَفَرِيدًا مِّنْكَ عُيُونًا
وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَكُنْتَ تَوَآمِنًا
مِّنْ خَيْرٍ أَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِينًا
لَوْ جَدُّ شَيْءٍ سَمَّاهُ بِذَلِكَ مَبِينًا

۱۔ بحیرہ کو سیری کرنے سے پیغام پہنچا دو کہ کیا اور رضی کر اپنے قول میں افسوس و تہنید کیا تو رضی کر دے۔ تجھے اس سے
سلام کا سیراب ہوا۔ بلایا کہ پھر مومن خود اوس سے ہلاک ہوا اور تجھ کو شراب چلائی کہ پھر خوبیت خرابہ دیتا تھا
۲۔ سبب چھوڑ دے جسے تجھے بریا کی بات کی راہ اوسنے تجھے دکھائی۔ درخواروں کی طرح ہلاک ہو جس سبب پر تو نے اپنے
۳۔ من اور باب کو نہ پایا اور نہ اپنے کسی بھائی کو اس مذہب پر دیکھا۔ ۱۲

۱۔ اللہ کی قسم یہ لوگ جب تک میں ہر جاؤں ہر سبب پر شکایتیں نہ کرے تو اب یہ روز ظاہر کرے تجھے کوئی ذلت نہ ہوگی خوش و دنیا ہی خدا کا
سبب نہ ہے ایسا دین نہیں کیا جو خدائے ذیوں کی رضی کر کر کے قوم اور دنیا کی خدمت نہ کرے تو تو مجھے اس کی بات نہ دے اور ظاہر کرے والے ضرور دینا

آبو طالب کے وہ فقرات جو اوستہ موت کے وقت خطبہ طویل کے بعد کے قابل غور ہیں۔

وَإِنِّي أُوَصِّيكُمُ بِحَمْدِ خَيْرِ آفَاتِهِ الْأَمِينِ فِي قُرَيْشٍ وَالصِّدِّيقِ فِي
 الْعَرَبِ قَدْ جَاءَنَا بِأَمْرِ قَبِيلِهِ الْجَنَانُ وَأَنْكَرَهُ اللِّسَانُ مَخَافَةَ السَّعْيَانِ - مؤید
 وزیر قانی شرح مہربان جلد ۱ صفحہ ۲۵۲۔

نوشا ایک شہور اور دستور عام امر کی نظیر میں کہاں تک لکھوں مضمون طویل
 ہوا جاتا ہے۔ اب آپ حکم کی چند باتیں لکھتا ہوں۔

(۱) ابوسفیان نے جو سی زمانے میں عدسے عدحا اور جبکا حال ہماری اس
 کتاب میں کسی جگہ آویگا۔ ایک شخص کو مقرر کیا کہ وہ خفیہ خفیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو قتل کر ڈالے۔ آپ بنی عبد الاشمل کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ بغل
 میں بنجر دباے پلا آتا تھا۔ سامنے سے اوسے دیکھ کر الہام الہی نے آپ کو آگاہ کر
 دیا اور آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ یہ شخص غدر کے ارادے پر آتا ہے۔ مگر خدا سے تعاضد
 اوسکے اور اوسکی مراد کے درمیان حائل ہے۔ یعنی ناکامیاب ہوگا۔ اُسید بن
 حَضِر سحابی نے آگے بڑھ کر اوسکے پیڑ سے ٹوٹے جھبٹ خنجر او نہیں سے گرز
 سپر بھی جیم رسول نے ارشاد فرمایا کہ اسکو معاف کر دو اور جانے دو شرح زرقانی جلد ۱ صفحہ ۲۵۲۔

(۲) نَعْمَ مَدِينُ بَنِي نَدْل۔ ایک رئیس عرب نے جبرائیل حضرت کی کمال عنایات سے
 ہوئی تھی۔ کفار مکہ کی سخت مداوت اور ایذا کو جو وہ آنحضرت کو پہنچاتے تھے وہ
 یہاں سے نکلے گا کہ میں جانا بند کر دیا۔ اسپر کفار مکہ نے آپ کو لکھا کہ آپ تو عہدہ

۱۵۰ میں لکھو مجھ سے چار سو روپے کی وصیت فرما ہوں کیونکہ وہ قریش میں تین ہجری۔ اور عرب میں صدیق ہجری ۱۱
 امر یا جسکو دل نے توہنا پر زبان نے ہر نامی کے دوسرے دوسرا ہے۔

خدا فرماتے ہیں اور ہماری یہ گت ہو رہی ہو کہ جو کہ مر رہے ہیں آنحضرت نے
شامہ کو لکھا کہ غلے کی راہ چھوڑ دے۔ شرح مواب جز ثانی صفحہ ۵۰۔

اللہ اللہ اس سے بڑھ کر رحم و حلم کیا ہو سکتا ہو کہ وطن سے نکالنے والوں
دن کے پیاسوں کے ساتھ یہ سلوک کرے بتا ہر صدق اللہ عز و جل کا ارستد
لَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ ع جاننا فدا سے تو کہ عجب کار میکنی *

(۲) ابتدا سے حال میں مکے سے نقل کر کے آپ حائف تشریف لے گئے
یہ مہینہ بھر دہان قیام کیا اور اشراف قبیلہ ثقیف کو اللہ کی طرف بلایا۔ اون
بختوں نے شہر کے سفولن اور قلاشون کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ اون کمینوں نے
لیان دینی اور تچہر برسانے شروع کیے۔ اور جب آپ چلتے ٹھٹھے مارتے۔ اس
سخت ایذا اٹھا کر آپ اوس شہر سے چل دیے۔ پھر سے پھر دل کا کچھ جی شکر
فی ہوا دے اگر اون تمام مصائب کا بیان لکھا جائے اوس وحی الہی نے
ہمیشہ انبیاء کی رفیق باطن رہتی ہو۔ آواز دی کہ اگر تو چاہے تو اس شہر کو زیر و زبر
دیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔

بَلْ أَرْجُوا أَن يُخْرِجَ اللَّهُ تَعَالَىٰ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ
الْأَشْرَاطَ لَعَنَ۔

رالت۔ کے منی میں افراط و تفریط کو چھوڑ کر میانہ روی اختیار کرنا۔ الہامی
ن۔ ایسے احکام و اصول بیان کرنے جو عملاً تو اسے انسانی اور اوسکی فطرت
بلکہ مقتضائے حال کے موافق ہوں۔ ایسے قیاس اور فقہانہ خیالات نہ ہوں

مے نہیں سمجھے کہ خدا نے ایسے لوگ پیدا کر لیا جو اسی اکیلے خدا کی عبادت کریں گے۔ ۱۲۔

(۵) تیرا دینا ہاتھ مجھے ہیبت ناک کام دکھائیگا۔

ان ہیبت ناک کاموں سے انکار ہو تو بنی فریضہ کی روحوں سے پوچھو
بنو نضیر کے بقایا سے دریافت کرو۔ یہ وہی یہودی ہیں جنہوں نے بقول آپ کے
مسیح کو مار ڈالا۔ اور آخر اس فارقلیط احمد مہدی کے ہیبت ناک ہاتھ سے سراپا ہوئے
کسری اور قیصر کے ناپاک آثار پاک زمین میں تلاش کرو۔

حضرت مسیح کی بابت زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ بات صاف ہے۔ آپ کے حسن
جہاں کی نسبت اندرون بائبل صفحہ ۴۷، ۴۸ دیکھو۔ کرایسٹ ظاہر خوبی سے موعود
جیسے کوشن دیو کا لے رنگ کے حقیر تھے۔ پہلوانی اور تلوار باندھنا۔ گرفتاری۔
اسیری۔ تباہی۔ گریز۔ اختفا۔ کافی شہادتیں ہیں۔ عیسائی لوگ بیدار ہو جائیں
کہ وہ زمانہ نہیں رہا کہ ان امور کی تاویل اور تحریف سننے کے قابل سمجھی جائے
اعتقاد سے اور سادہ بنی سے انجیل کی صاف صاف باتوں کو ایر پھیر کر کے
خوش ہو جاؤ۔ مگر یاد رکھو کہ حقیقتہ الامر کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ علوم حکمیہ کی اشاعت
نے سب قلمی انجیلی تعلیم کی کھول دی ہے۔ یورپ کا حال ملاحظہ کرو۔

بشارات انجیلیت

یوحنا باب ۲۰۔

جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ یوحنا کے چہرین
کہ تو کون ہے اوسنے اقرار کیا اور انکار کیا۔ بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ تب
اونھوں نے اوس سے پوچھا تو اور کون ہے۔ کیا تو یلیاس ہے۔ اوس نے کہا
میں وہ نہیں ہوں۔ اونھوں نے کہا آیا تو وہ نبی ہے۔
یوحنا کے پاس سے اس کا جواب دیا۔ اور مسیح
اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔

ن اور پر کی آیتوں سے تین پیغمبروں کا ذکر ثابت ہوتا ہے۔ ایک حضرت نیاں کا اور دوسرے حضرت عیسیٰ کا۔ تیسرے اوس پیغمبر کا جو علاوہ حضرت عیسیٰ کے ہونے والا تھا۔ یہودی یقین کرتے تھے پیغمبر الیاس کو جنکو مسلمان حضرت کتہین کہ وہ مرے مین۔ بلکہ صرف انسان کی نظر ان سے غائب ہو گئے مین۔ اور یہودیوں کو حضرت عیسیٰ کی نسبت یقین تھا اور اب بھی ہے کہ وہ کسی نہ کسی دن آونگے۔ لیکن ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ حضرت مسیح کے ایک پیغمبر کے آنے کی بھی امید رکھتے تھے۔ اور وہ پیغمبر الیاس مشہور تھا کہ بجائے نام کے صرف اشارہ ہی اوس کے بتانے کو کافی تھا۔ جیسے کہ ہم مسلمان بھی پیغمبر کے نام کی بناء صرف آنحضرت اشارے مین کھتے مین اور بولتے مین۔

اور یہ مشہور پیغمبر کون ہو سکتا ہے بجز اوس کے کہ جسکے سبب خدا نے تعالے نے ابراہیم و اسمعیل کو برکت دی۔ اور جسکی نسبت خدا ہی تعالے نے موتے سے کہا کہ تیرے بھائیوں مین تجھسا پیغمبر پیدا کرونگا۔ اور جسکی نسبت حضرت سلیمان نے کہا۔ میرا محبوب سرخ و سفید سب مین تعریف کیا گیا ہے۔ یہی میرا مطلوب و یہی میرا محبوب ہے۔ اور جسکی نسبت کھئے نبی نے فرمایا کہ محمد سب قوموں کا اولی کا اور جسکی نسبت حضرت نے فرمایا میرا جانا ضرور ہوتا کہ فارقیط آوے۔ اب مین نہایت مضبوطی سے کہتا ہوں کہ یہ نامی اور مشہور پیغمبر حضرت محمد مین۔ واللہ حضرت محمد مین صلی اللہ علیہ وسلم۔ منقول از خطبات احمدیہ۔

بشارت یوحنا باب ۱۲-۴۷

بروئی شخص میری باتیں سنے اور ایمان نہ لے۔ تو میں اور یہ حکم نہیں کرتا
 کیونکہ میں ایسے نہیں آیا۔ کہ جہان پر حکم کروں۔ بلکہ ایسے کہ جہان کو پاپوں سے
 جو جسے روک دیتا اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا۔ اسکے لیے ایک حکم سنو ۱۵
 مرقس ۱۶ باب ۱۶۔ جو ایمان نہیں لے گا اور سرسرا کا حکم کیا جائیگا۔ قرآن اور محمد
 صاحب کی چال چلن نے تمام دنیا پر آشکارا کر دیا۔ کہ یہ بشارت خاص محمد عربیؐ
 امین کے حق میں ہے۔

يُحْكَمْ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَادَ اللَّهُ سِپارہ ۵۔ سورۃ نسا۔ رکوع ۲۶۔
 وَآيَاتُ الْحُكْمِ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ سِپارہ ۶۔ سورۃ مائدہ رکوع ۴۔
 فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا بَيْنَهُمْ سِپارہ
 ۵ سورۃ نسا۔ رکوع ۹۔

اور دیکھو رسولؐ عربی کا چال چلن۔ یہودان بنی نضیر۔ بنو قریظہ
 کا عدول حکمی میں کیا حال کیا۔ مسیح کے منکروں سے کیسے انتقام لے۔ مرقس
 معلوم ہوتا ہے کہ مسیح فرماتے ہیں۔ منکروں پر سرسرا کا حکم کیا جائیگا۔ اب یہ حکم خود
 تو نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ وہ بقول ۱۲ باب یوحنا حکم نہیں کرتے۔ دررومی بھی اسے
 مسداق نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ اس وقت بت پرست اور کافر خدا کی نافرمان قوم
 تھے۔ وہ خدا کی طرف سے حکومت کا عہدہ لینے کے قابل نہیں تھے۔ علاوہ برین
 نبیر روح القدس کا نزول اور خدا کی وحی ممکن نہیں تھی۔

۱۵۔ سخاں مندر وشم کوٹیش کے بھیس میں آکر خوب بچا۔

۱۶۔ اگر تو حکم کرے تو میں اس چیز سے جس قدر بھگتا ہوں اور جس قدر کرنا نہیں چاہتا۔ اس چیز سے جو اٹھنے کی تیری جوتری طرف۔
 ۱۷۔ قسم جوتری سے پروردگار کی وہ باتوں جان والے منہ کے جب تک تھکنا اپنے جھڑپوں میں حاکم نہ کرے۔ ۱۸۔

صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ بشارت اوس نبی کی نسبت ہے جو موسیٰ کے مثل صاحب
حدوت و احکام و صاحب شریعت حضرت مسیح کے بعد آنے والا ہے۔ مبارک بن وہ
لوگ جو اس صاحب شہادت رؤف و رحیم حاکم کے مطیع و منقاد ہوئے۔ کہ جہانی
اور روحانی دونوں قسم کے فیضان سے بہرہ یاب ہوئے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

نوبین بشارت باغ

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا زَحْلٰیۨنَ جَعَلْنَا لِاٰحَدِهِمَا جَنَّتَیۡنِ مِنْ اَعْنَابٍ حَفَفْنَاهُمَا بِخَمْلِ وَا
جَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا کَلَّمَا اتَّخَفَا وَکَلَّمَا کَلَّمَا جَنَّتَیۡنِ اِنَّهُمَا کَلَّمَا کَلَّمَا تَطَلَعْنِیۡمِنْهُ شَیۡئًا وَّجَعَلْنَا خِلَآءَهُمَا
نَهْرًا فَکَانَ لَهُمَا نَهْرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ یَحَاوِرُهٗ اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَا لَاقَا عَزَّ وَتَعَالٰی وَدَخَلَ
جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَا اَظُنُّ اَنْ تَبَیۡدَ هٰذِهِ اَبَدًا سِیَّارَهٗ ۝ سُوْرَةُ کَهْفٍ رُکُوْعٌ
۱۱ قَرَّبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِی عَقْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ۔ سِیَّارَهٗ ۝ سُوْرَةُ سِیَّارَہٗ

یہ پیشین گوئی اور بشارت بہ نسبت محمد صاحب صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے۔ انجیل
میں یہ بشارت نہایت تفصیل سے موجود ہے۔ وہ بڑا باغ اور بنی اسرائیل کا ناکستا
یروشلم ہے۔ بنی اسرائیل اپنے ناپاک غنڈہ میں اپنے بھائی بنی اسمعیل کو ہمیشہ حقیر
و ذلیل جانتے رہے۔ اور بنی باغبانی کے بقول مَا اَظُنُّ اَنْ تَبَیۡدَ هٰذِهِ
ابکاً) نازوال ہونے کا یقین کرتے رہے۔ حضرت مسیح نے انکو آگاہ کیا اور
بتایا تمہاری باغبانی جاتی رہیگی۔ اب نیا افسر اور نئے باغبان آنے والے ہیں۔

سے یہاں درست ان کے مشاں و ہر کی کہ جسے واسطے ایک بوغین سے دو باغ انکور دن و دیگر بننے دن دونوں کو ہر
بھیر روکے اور بننے اسیان دن دونوں سے جیتی دونوں باغوں پر سیوہ بنا۔ ورنہ کم کیا زمین سے کچھ اور بھادی بنے درمیان دن
دونوں کے نہ درحق واسطے ویکے میں پس کہ اوسے واسطے ہمیشہ اپنے کے۔ ورنہ سوال جواب کرتا تھا اوس کے میں بارہ ترموں کے دن
و نیز وہ عزت و مہر و وطن بنے بنے رہا۔ ورنہ علم رہے۔ و تھا بنی بنی کہ کہیں نہیں گمان کرتا کہ جاک ہووے یہ باغ کبھی
سے نزدیک آیا کہ اسے دونوں کے حساب ادکھا۔ ورنہ ہر غفلت کے منہ بھیر رہے ہیں ۱۲۔

کریں ان سے باغبانوں پر حملہ کیا تو چور ہو جاؤ گے اور اگر وہ تپہ کرے پھر
اس بشارت میں حضرت مسیح کی تفصیل سنو۔ سنی ۱۱ باب ۳۳۔ مرقس ۱۱ باب
۱۰۔ لوقا۔ ۲۰ باب ۹۔

پھر لوگوں سے یہ تمثیل کہنے لگا۔ کسی نے ایک انگور کا باغ لگا کے اسے
باغبانوں کے سپرد کیا۔ اور مدت تک پر دیں جا رہا۔

تفسیر۔ باغ لگانے والا وہی خداوند بنی اسرائیل ہو یسعیاہ۔ ۵ باب۔ ۷۔ ۳۔
انگور بنی اسرائیل کی قوم۔ ۸۰۔ زبور۔ ۹۔ پاکستان یروشلم۔ غزل الغزوات۔ ۹۰۔ باب
۱۳۔ یسعیاہ۔ ۵ باب۔ ۳۔ ۵۔ ۷۔ قرآن بھی کہتا ہے۔ جَعَلْنَا لِكُلِّ بَاشِرٍ
مِنْ عَنَابٍ۔ یاد رکھو مالک کے آنے تک دیر ہے۔

اور موسم پر ایک نوکر کو باغبانوں کے پاس بھیجا۔ تاکہ وہ اس نگر کے باغ
کا پھل اوسکو دین۔ لاکن باغبانوں نے اوسکو پیٹ کے خالی ہاتھ بھیج دیا۔
تفسیر۔ دیکھو یرمیاہ۔ ۵۔ ۲۷ باب۔ ۱۵۔ ۳۸۔

پھر اوسے دوسرے نوکر کو بھیجا۔ اوتھوں نے اوسکو پیٹ کے اور بے عزت
کر کے خالی بھیج دیا۔

تفسیر۔ یہ شخص اور یا تھا۔ یرمیاہ۔ ۲۶۔ باب۔ ۲۳۔ یہ ایسے کہ سنی ۲ باب ۲۵ میں
اے ڈالنا لکھا ہے۔

پھر ایسے تیسرے کو بھیجا اوتھوں نے گھائل کر کے اوسکو بھی بیکال دیا۔
تفسیر۔ ۲۔ تاریخ۔ ۲۴۔ باب۔ ۲۱۔

تب باغ کے مالک نے کہا کیا کروں۔ میں اپنے پیارے بیٹے ریسچ مین کو

جیہو نکا۔ شاید کہ دیکھ کر وہ جاوین۔ جب باغبانوں نے اسے دیکھا۔ آپس
میں صلح کی اور کہا یہ ورثہ ہے۔ آؤ اسکو مار ڈالیں۔ میراث ہماری ہو جاوے
تب اسکو باغ کے باہر نکال کر مار ڈالا۔ اب باغ کا مالک نئے ساتھ کیا کریگا۔ وہ
اور ان باغبانوں کو قتل کریگا۔ اور باغ اور روں کو سوئے گا۔

تفسیر۔ مرقس۔ ۱۲ باب۔ ۶۔ اب اسکا ایک ہی بیٹا تھا۔ جو اسکا پیارا تھا۔ بیٹے
کا لفظ بیان معنی صلح کا ہے۔ بیٹے کا لفظ کتب مقدسہ میں وسیع معانی کے
ساتھ مستعمل ہے۔ بیٹے کے حقیقی معنی باپ کے نشے اور اسکی جو رو کے رحم سے
پیدا ہونے والے کے ہیں۔ غیرانیوں کے نزدیک بھی یہ معنی صحیح نہیں۔ رہے
مجازی معنی بیٹے کے وہ وسیع ہیں۔ جنہ حسب حال صلح کا لیے۔ مٹی و باب
مبارک و صلح کا زمین۔ کیونکہ خدا کے فرزند کہلائیے۔ اور مسیح صلح کا شاہزاد
ہے۔ یسعیاہ۔ ۹ باب۔ حسب بیان مرقس ایک ہی بیٹے رہے۔ بنی اسرائیل میں
صلح مسیح بن تھی۔ و راسی سے بنی اسرائیل کے گم کرنے کی نبوت و رسالت کا
خاتمہ ہو گیا۔ خدا کے فرزند کا محاورہ دیکھنا ہو تو دیکھو۔ مبحث الوہیت مسیح۔ وہاں
ثابت کیا ہے۔ حسب محاورہ۔ تب مقدسہ فرشتے خدا کے بیٹے ہیں۔ ایوب۔ ۱۔ بار
اور انبیاء اس کے بیٹے۔ ایوب ۳۸ باب۔ ۷۔ اور مرکا خدا کے بیٹے۔ یسعیاہ۔ ۳۰ باب
سب فرزند۔ یونس۔ ۱۱ باب۔ ۲۵۔

اب مار ڈالا کی حقیق سن ہو۔ بیان سخت ایذا کو مار ڈالنا کہا ہے۔ کیونکہ مکاشفہ
۵ باب ۶ میں ہے۔ گویا فرج کیا۔ یہودی کہتے ہیں بنے مسیح کو قتل کر ڈالا۔ قتل کے
تو عیسائی بھی منکر ہیں۔ پر قرآن کا مسیح کے قصے میں یہ کہنا مافقہ بالکل

در بعضی یود کہتے ہیں بنے صلیب دی۔ اور یہ بھی غلط ہے۔ اس زمانے کی
ولی یہ نہ تھی۔ جیسے اس وقت ہوتی ہے۔ بلکہ آدمی کو کسی کڑی پٹانگ دیتے
تھے۔ اور مصلوب بھوکھا پیاسا اذائیں پاتا مدت کے بعد مر جاتا تھا۔ اگر جلدی
نہ بڑیاں توڑ ڈالتے۔ حضرت مسیح جلد اُتارے گئے۔ مسیح کی بڑیاں توڑی نہیں
سین۔ پس قرآن کا یہ کہنا و مَا صَبَّحُوا بِاللَّيْلِ سَاحِبِينَ

عربی میں مصلوب اویکو کہتے ہیں جسکی پیٹھ کی بڑی توڑی جاوے۔ دیکھو
ناموس لغت صلب۔ اور مسیح بڑی توڑنے سے محفوظ رہے۔ دیکھو یوحنا باب
۳۲۔ بات یہ ہے۔ حاکم مسیح کا حامی تھا۔ دیکھو اوسنے ہاتھ دھوئے اور کہا۔ میں
اس راستباز کے خون سے پاک ہوں۔ مٹی۔ باب ۲۷۔ حاکم کی عورت
حامی اور مددگار تھی۔ خصم کو کہتی ہے مجھے اس راستباز سے کام نہو۔ مٹی باب ۲۸
صوبے دار اور یسوع کے نگہبان بھی حامی اور وہی تھے۔ اور پھر عیسائی۔ مٹی
باب ۲۷۔ باب ۵۴۔ یوسف نام ارمیہ کا دولتمند۔ سانیڈرم مجلس شاہی کا نمبر بھی
مٹی باب ۲۷۔ باب ۵۷۔ اور شاگرد منظر بادشاہت تھا۔ مرقس ۱۵ باب ۲۳۔
یوحنا ۲۳۔ باب ۵۰۔ یود کے خوف سے خفیہ رہتا۔ یوحنا ۱۹ باب ۳۸۔
اس شخص نے لکانے کے چند گھنٹے کے بعد جب اندھیر ہوا بادشاہ سے کہا یسوع
مر گیا ہے۔ لاش مجھے مرحمت ہو۔ پلاطس حاکم نے تعجب کیا کہ ایسا جلد کیونکر مرے۔
مرقس ۱۵ باب ۲۴۔ مسیح کے مرنے میں پلاطس حاکم کو تعجب ہے کیسے مرے۔ اور
یوسف اور صوبے دار معتقد گواہ ہیں۔ اور یود بیچارے سبت کے کبھیڑے
میں موجود ہی ہیں۔ قبر میں رکھا اور مٹی کی مہر کی۔ اور کوئی محافظ اس وقت تھا

خیر خواہ، اپنے خاکسار کو نکال لے گئے۔ بیشک مسیح مردہ یہودیوں سے جی اٹھتے
 ابدی زندگی میں جلال پا گئے۔ آیت دار کو مخالفت شروع ہوئی۔ میں صاف
 آشکار ہو وہ نے گناہ کئے۔ اسی واسطے قرآن کا کنا۔ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ
 بالکل راست ہے۔ یا انجیلی محققوں کے طور پر کہتے ہیں آپ کی ہدایاں نہیں توڑی گئیں
 ویسے ہی مر گئے۔ بے ایمان یہودی اسی بات پر یقین رکھے اور کہے گئے ہنہ
 مسیح کو مار ڈالا۔

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ
 وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ
 مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ
 وَكَانَ مِنَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ
 يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۚ - سیدہ ۲ - سورۃ نسا - ۲ کو ۶ - ۲ -

بات دور چلی گئی ان باغبانوں نے اپنے آخری نبی راست باز صلح کار کو اپنے
 زور میں قتل کیا۔ مار ڈالا۔ بنی اسرائیل کے سارے نبی خدا کے پلوٹھے تھے۔ اور
 مسیح آخری پلوٹھے۔ اب باغ اور ونکے سپرد ہوا۔ باغ تو یروشلم تھا پہلے اسکے باغبان
 بنی اسرائیل میں سے رہے۔ انکی بے ایمانی سے اب وہ باغ نبی اسمیل کے
 سپرد ہوا۔ ماحوج دراز گوش کہتے ہیں وہ آخری آچکے۔ اب محمد کون ہے عقل والو

۱۔ یہودیوں کا رسم ہو گا کہ مسیحی رسول شہید کے پیشہ قتل کا اور ان لوگوں نے نہ دیکھا۔ وہ رسول پر شہید کیا گیا
 قتل اور نہ ہی یہی شہید ہو گا۔ اور مزید جن لوگوں نے خلاف کیا تو آخر وہ اسکے شک میں ہیں اور ان لوگوں کو اسکا کچھ بھی نہیں
 علم نہیں۔ مگر ایمان کیا ہے وہی۔ اور وہ درلودہ یقین۔ بلکہ شہید نے دیکھا بنی عرب اور تھا ہوا۔ ۲
 ۲۔ زمین کوئی بل تاب سے کٹر لہجہ بیان لاویگا ساتھ اس کے پیٹہ رت اور کی کے اور دن قیامت ہو گا اور اس کے گواہ
 ۳۔ بنی اسرائیل کو خدا نے جس سے لاکر یروشلم آباد کیا۔ اور انہیں ابیاد رسل بھیجے۔ یہی ۵ باب -

سوچا انجیل میں بھی ہر ملک باغ باغ اور وان کو سپرد کر دیا آخر کائنات آپ کے معاملہ ختم نہیں کبھی پہلے بنی تمہیں اسکے ملک ہوئے اب تیرا سوہنس سے ملک ہیں یہود اور عیسائیوں کے لیے عہدہ باغبانی نہیں رہا۔ باغ کا نام بھی بدل لیا یروشلیم سے بیت المقدس بنا۔

نتی اس نئی قوم کے حق میں کتاب ہے۔ وہ موسم پر پھل دینگے۔ سنی ۱۱۔ باب ۲۱۔ اور عرب میں حج کے ایام کو موسم کہتے ہیں۔ پھر لوقا ۲۰ باب ۱۶ انھوں نے (اسرائیل) نے یہ سنے کہا ایسا نوب اسنے انکی طرف دیکھ کے کہا پھر وہ کیا ہر ٹھاہر کہ وہ پھر جسے راجگیرون نے روکیا وہی کوئے کا سرا ہوا ہر ایک جو اس پھر پر گرے چور ہوگا اور چہرہ گرے او سے پس ڈالے گا۔ اور سنی ۲۱ باب ۲۳۔ ایسے میں چھین کتابوں خدا کی بادشاہت تم سے لے لیا دیگی۔ اور ایک قوم کو جو اسکے پھل لاوے دیکھا دیگی۔ یاد رہے بنی اسرائیل صرف روحانی بادشاہ نہ تھے بلکہ روحانی اور جسمانی عیسائی منصفویہ پھر وہی ہر جسکو دانیال نے دیکھا اور وہ پھر ہاٹن گیا دانیال باب ۳۴۔ جو سپر گرا چور ہوا اور چہرہ گرے او سے پس ڈالا۔ جہاد پر اعتراض نہ کرنا۔

قدیم زمانے میں تصویر کی زبان کا بڑا رواج تھا۔ اسی خیال پر عیسائیوں نے موسوی رسومات کو صرف نشان قرار دیا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں قربانی تورت مسیح کی قربانی کا نمونہ تھی۔ گو جانور خاموش جان دیتا ہے اور مسیح نے اپنی اپنی پکارتے جان دی۔ خاصہ ہی طہارتیں اصلی طہارت کا نمونہ تھیں۔ پولاطا مسیح کا جی اٹھنا تھا یوشع نے بارہ پھر اٹھوائے اور بقول عیسائیوں کے وہ بارہ حواریوں کا گویا نشان تھا۔

یوشع ۴ باب - ۱ وغیرہ وغیرہ اب سوچو حجر اسود کے مین کوئے کا پتھر تھا اور سلم
سے پہلے سا اہا سال کا موجود لوگ سے چومتے اور اسکے ساتھ ہاتھ ملا تے تھے کو یا یہ
پتھر کوئے کا سر اکت مین تصویر می زبان مین کتب مقدسہ کا یہ فقرہ تھا۔ وہ پتھر جسے
سما روں نے رو کیا وہی کوئے کے سر کے کا پتھر ہوا۔ عرب اُمّی محض تھے اور صاب
کتاب نہ تھے انکے لیے بجائے کتاب ہی پتھر گویا کلام الہی تھا۔ اس پتھر کو عرب
یسین الرحمن کہتے تھے۔ ب جو اصل آگیا اور اسکی منزلہ کتاب مین اِنَّ الَّذِیْنَ
یَاۡمُرُوْنَکَ اِلَہَآ اِیۡبَاۡیَعُوۡنَ اللّٰہَ کَاۡفِرًاۤنَ اُتْرَا۔ عرب چونکہ وٹھے اور کہنے لگے
مَاۡ اَنْتَۤیۡکُمْ مِّنْ کٰتِبٍۭ اِلَآ مَاۡ مَرٰنَا وَاَزَادَہُمْ نِفۡوۡرًا۔ سید پارہ ۹ سورۃ فرقان رکوع
اسکے آٹھ رتے یہ رو شلم کی باغبانی بنی اسرائیل سے چپن کئی جو اسپر گرا چر ہوا
ہسپہ وہ گرا پس گیا۔ یہ پتھر کوئے کا سرانہ تو مسیح مین کیونکہ مسیح نے اسکے ظہور کے لیے
اپنے بعد کا زمانہ بتایا۔ دیکھو لوقا۔ ۲۰ باب ۱۶۔ متی ۲۱ باب ۲۳۔ دانیال ۲ باب ۴۴۔

بشارت

اِذۡ قَالَ عِیۡسٰی بَنُ مَرْیَمَ یٰۤاٰیَّتِیۡ سَرَّ اٰیَّتِیۡلِیۡ رَّبِّیۡ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیَّکُمْ مُّصَدِّقًا
لِّمَا بَیۡنَ یَدَیِّہِۃِۤیۡ مِنَ التَّوْرٰتِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاۡقِیۡ مِنْۢ بَعْدِیۡ سَمِیۡاۡ اَحْمَدُ۔
اس بشارت کو یوشع نے اپنی انجیل مین لکھا ہے۔ دیکھو یوشع ۱ باب ۱۵۔ ۱۷۔
میرے کلموں پر عمل کرو مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا۔ اور وہ تمہیں دوسرا
نسل دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔

۱۔ دوسرا ہاتھ ملانے مین تھے وہ ہاتھ ملانے مین اللہ سے ۱۲۔ یہ آیت سید پارہ ۲۰ سورۃ فتح رکوع ۲ میں ہے۔
۲۔ مین کہیں جو یہ سجدہ کرے لیکن ہم جسکو توڑا دیں اور بڑھتا ہو دنگا بجا لگنا۔ ۱۲۔
۳۔ اور جب کہ عیسیٰ میرے بیٹے کے بیٹے کو اپنی اہل بیت مین بھیجا۔ یوشع کا شمار حضرت یحییٰ و سکوا و یحییٰ کے ساتھ
ورنہ یحییٰ سنا۔ یہ دونوں کی جو دیگا جسے بھیجے و سکوا م عراحمہ ۱۲۔ یہ آیت سید پارہ ۲۰ سورۃ فتح رکوع ۲ میں ہے۔

قرآن نے کہا: مسیح نے احمد کی بشارت دی۔ اور یہ بشارت نبی عرب نے عیسا بن
 کے سامنے پڑھ سنائی اور کیکو انکار کرنے کا موقع نہ ملا۔ زمانہ دراز کے بعد جب قرآنی
 محاورات سے بے خبری پھیلی پادریوں نے کہدیا یہ بشارت انجیل میں نہیں پختہ زمانے
 میں اناجیل کے باب اور درس نہ تھے۔ والا پڑا لے اہل اسلام نشان دیتے فارقلیط
 اور پیر کلیٹاس یا پیر کلیٹوس پر بڑی بحثیں ہوئی مین۔ مین کتابوں یوحنا ۱۴ باب ۵ مین
 دوسرا تسلی دینے والا۔ اور عرب کی کتب لغت مین حمد کے مادے مین دیکھ جاؤ۔ نوح
 احمد۔ دوسرے آنے والے کو احمد کہتے مین۔ اور یہ بات بطور مثل عرب میں مشہور
 معروف تھی۔ یہ بشارت قرآنیہ یوحنا ۱۴ باب ۵ کے بالکل مطابق ہے۔ کیونکہ
 یوحنا ۱۶ باب ۱۲۔ میری اور بھی بہت سی باتیں مین کہ مین تمہیں کہوں۔ پر اب تم اسکی
 برداشت نہیں کر سکتے۔ لاکن جب وہ روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ
 بتا دیگی۔ اس لیے کہ وہ اپنی نہ کہے گی۔ لاکن جو کچھ وہ سنیلے سو کیلی۔ اور تمہیں آئندہ
 کی خبریں دیگی۔ اور وہ میری بزرگی کرے گی۔ اس لیے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگی اور
 تمہیں دکھلائیگی۔ سب چیزیں جو باپ کی مین میری مین۔ اس لیے مین نے کہا کہ وہ میری
 چیزوں سے لیگی اور تمہیں دکھا دیگی۔ یوحنا ۱۶ باب ۱۲۔

لاکن فارقلیط روح القدس وہ جسے مین باپ کی طرف سے بھیجاں گا۔ روح حق ہے جو
 باپ سے نکلتی ہے آوے تو وہ میرے لیے گواہی دیگی۔ اور تم بھی گواہی دو گے
 کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھ ہو۔ مین نے تمہیں یہ باتیں کہیں کہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ۔

۱۵ باب ۲۶ و ۱۶ باب ۱۔

اس بشارت پر غور کرو صاف صاف نبی عرب کے حق میں ہے۔

وَقَدْ جَاءَ رُوحٌ قُدُّوسٌ بِحَقِّ قُرْآنٍ لَاسْتَعِذُّوا

فِي رُوحٍ قُدُّوسٍ مِنْ رَبِّكَ بِحَقِّ يُلَيِّتُ الَّذِينَ آمَنُوا سُبْحَانَ رُبِّكَ لَذَّجَاتٍ ذُوقُوا عَذَابَ الْوُحُوشِ مِنْ آفِرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ - سید پارہ ۲۳ - سورۃ صوم - رکوع ۷ -

بلکہ قرآن نے بڑے زور بان نہایت بڑے زور سے کہا ہے۔ محمد صاحب منہر
ورق بین غور کرو۔

۱ | قُلْ حَقَّ الْحَقُّ الْبَاطِلُ إِنَّمَا كَانَ رَحُوقًا - سید سونو شی

۲ | لَمْ يَكُنْ يَبْرِيْعُونَكَ تَعَالَى بِعُودِ اللَّهِ

۳ | مَرَمِيَّتِ اِذْ رَمِيَتْ وَلَكِنْ اَللّٰهُ رَمٰی - سید پارہ ۹ - سورۃ انفال - ۶ -

میسائی تو اتنا تھا جیسے اوسیت شیخ اور کفار سے پر یقین کر بیٹھے مین ایسی ہی بھی
نیاں دو ہم کرستہ بن کہ یہ بشارت مسیح کے حق مین اور یا روح القدس کے حق مین
زور جو ریون پر اتری۔

۴ | مائیکہ یہ خیال سیایون کا نہایت غلط ہے۔

اول تو اس لیے - مسیح فرماتے مین سیر و عسایا کو محفوظ رکھو۔ پھر اس روح کی خبر
دیتے مین پس اروہ روح مراد ہوتی جو حواریون پر اتری تو اسکی نسبت ایسی
ماکیدہ وری نہ تھی کیونکہ جسر نازل ہوتی ہر اوسے اشتباہ ہی کیا ہوتا ہے۔ حواری

۵ | کہ وہ سواۓ ہر ایک فرشتے سے ترسے رب کی طرف سے تحقیق - نہایت کر سے ایوان والوں کو ۱۲ -
۶ | صاحب دینچہ ان کے ایک تخت کا وقتہ و عیدک بات ہے حکم سے جہ عیال ہے بندوں مین کہ وہ ڈرا لگاۓ قاتل کے ۱۳ -
۷ | کہ وہ سواۓ ہر ایک فرشتے سے ترسے رب کی طرف سے تحقیق - نہایت کر سے ایوان والوں کو ۱۲ -
۸ | کہ وہ سواۓ ہر ایک فرشتے سے ترسے رب کی طرف سے تحقیق - نہایت کر سے ایوان والوں کو ۱۲ -

تو نزولِ روح کے مادی تھے

دوم یوحنا ۱۹ باب ۷ میں اس روح کی تعریف میں لکھا ہے۔ وہ روح پاک سیر
نام سے بہ بات تکو سکھلا دیگی اور یاد دلا دیگی تکو وہ باتیں جو میں نے کہی ہیں بھول
حواریوں سے معلوم نہیں ہوتا کہ مسیح کے فرمانے سے حواری کچھ بھول گئے تھے۔
اور اس روح القدس نے جو حواریوں پر اوتاری حواریوں کو کچھ یاد دلایا۔

۱۰ نبی عرب نے بہت کچھ یاد دلایا۔ عیسائی مسیح کی خالص بان صفا انسانیت
بھول گئے تھے عام بت پرستوں کی طرح الوہیت کو انسانیت سے ملا دیا تھا
مسیح کو عبود بنا رکھا تھا۔ اس کو کفارہ اپنے معاصی کا بنا رہے تھے۔ نبی عرب نے
سب کچھ یاد دلایا۔ اور سیدھا راستہ بتایا۔

سوم۔ یوحنا ۱۵ باب ۲۶ و ۱۶ باب ۱۔ میں ہے۔ وہ روح میرے لیے گواہی دے گی
اور تم بھی گواہی دیتے ہو۔ حواری تو مسیح کو خوب جانتے تھے۔ انھیں گواہی کی
اجازت نہ تھی اور اوروں کو اس روح نے جو حواریوں پر اوتاری گواہی دینی نہیں
دے گی۔ روح القدس نے کوئی گواہی دی ہے تو وہی گواہی ہے جو حواریوں نے دی۔
روح القدس نے حواریوں سے علیحدہ ہر کو کوئی گواہی نہیں دی۔

چہارم مسیح نے فرمایا میرا جانا بہتر ہے میں جاؤں تو وہ آوے۔ یوحنا ۱۶ باب ۷
سات عیان ہے مسیح کے وقت وہ روح نہ تھی۔ حال آنکہ روح القدس یوحنا پہنچا
نے والے کے وقت سے مسیح کے ساتھ تھی۔

پنجم۔ یوحنا ۱۶ باب ۷ میں ہے۔ وہ سزا دیگی اور بالکل ظاہر ہو وہ روح جو حواریوں
نے سزا دی ہوئی اور مسیح والی روح سزا دینے کے لیے نہ تھی دیکھو یوحنا ۱۶ باب ۷

ششم یوحنا ۱۶ باب ۱۲ میں ہے۔ مجھے بہت کچھ کہنا ہے۔ اب تم برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ روح جسکی بشارت ہر سب کچھ بتائیگی۔ یہ فقرہ بڑی سخت حجت عیسائیوں پر ہے۔ کیونکہ جو روح القدس حواریوں پر اور تری اوسنے کوئی سخت اور نیا حکم نہیں سنایا۔ تثلیث اور محمود دعوت غیر قوموں کی بلباہٹ تو بقول عیسائیوں کے خود مسیح فرمایا چکے تھے اور پولوس کی کارستانیوں نے تو کچھ گھٹایا ہی بڑھایا نہیں۔ ہاں اگر روح القدس روح الحق نے جسے فارقلیط کہیے۔ پر کلیٹاس۔ پاراکلیٹوس کہیے۔ مجھے کہیے۔ احمد ہوئے۔ عبد اللہ اور آمنہ کے گھر جنم لے صد ہا احکام ملت و حرمت اور عبادات اور معاملات کے قوانین مسیحی تعلیم پر بڑھا دیے۔ خدائے الہی دائمی۔

ششم یوحنا ۱۶ باب ۱۳۔ وہ اپنی نہ کیگی۔ اور یہی مضمون قرآن میں محمد بن عبد اللہ کی نسبت ہے۔

- (۱) مَا يَنْصِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ سید پارہ ۲۔ سورۃ النجم
- (۲) نَزَّلَ الْإِنشَاءَ الْوَحْيَ۔ سید پارہ ۷۔ سورۃ انعام۔ رکوع ۲۶۔
- (۳) قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَنَا إِلَّا مَا يُوْحَىٰ إِلَيَّ۔ سید پارہ ۱۔ سورۃ یونس۔ رکوع ۷۔

عیسائیوں کے اعتراضات

پہلا شبہ ان بشارات میں جو یوحنا نے لکھی ہیں۔ روح القدس۔ روح الحق مراد اور وہ قوت و شالیت ہے۔

۱۔ میں بتاتا ہوں جو آواز سے بہت بڑا ہے جو مجھ سے ہے۔

۲۔ میں وہی ہوں جو حکم آتا ہے۔

۳۔ تو میرا ہم نہیں کہ وہ ہوں، اپنی طرف سے میں تابع ہوں اور سب کا جو حکم آتا ہے۔ میری طرف سے۔

جواب۔ اس روح کا اقتوم ثالث سے ہوتا تو صرف یسائیون کا دعویٰ ہو روح
کا لفظ کتب مقدسہ میں وسیع معنی رکھتا ہے۔ خرئیل ۳۷ باب ۱۴ میں مردون کو
فرمایا میں اپنی روح تم میں ڈالوں گا۔ دیکھو بیان روح الہی نفس حیوانی ہے۔ یا قوت حیات
۴۔ باب۔ یوحنا کا پہلا خط۔ ہر ایک روح کی تصدیق مست کرو۔ بلکہ امتحان کر لیا
رو معلوم ہوتا ہے واعظون کو روح کتا ہے۔ جیسے انجیل متی میں وہابی (آنحضرت)
سے مراد ظاہر نہیں ہوئی کے مثل ہے۔ ایسا ہی انجیل یوحنا وغیرہ سے روح القدس
روح الحق وہی مظہر اتم ہے جس کا بیان قرآن میں۔ قُلْ اِنَّ رَبِّي يَقْدِرُ بِالْحَقِّ عِلَامٌ
الْعُیُوبِ۔ کے ظاہر ہے۔

دوسرا شہدہ۔ بشارت میں خطاب حواریوں کو ہے۔ اور محمد صاحب حواریوں کے
وقت تشریف نہیں لائے۔

جواب۔ متی ۲۶ باب ۶۴ میں کاہنوں کو مسیح نے فرمایا۔ تم اب آدم رفت
(مسیح) کو تخت پر اوترتا دیکھو گے۔ حالانکہ ان کاہنوں میں سے کسی نے نہ دیکھا۔
بلکہ انیس سو برس کے قریب گزرتا ہے اب تک مسیح نہیں آئے۔
تیسرا شہدہ۔ فارقلیط کی تعریف میں ہے۔ تم اسے نہیں دیکھتے۔ حالانکہ محمد صاحب کو
انہوں نے دیکھا۔

جواب۔ یہاں جسمی دیکھنا وہی سمجھنا جو جسم کے فرزند ہیں۔ مسیح پر جب روح القدس
نزی وہ بھی کبوتر کی شکل میں لوگوں نے دیکھی۔ تو پھر روح القدس پر شہدہ آگیا وہ
کہے گئے۔ بات یہ ہے بیان حقیقت کی پہچان کو دیکھنا کہا ہے۔ اگر محمدی حقیقت کو
تفہیم چاہتے تو اس کے منکر کیوں ہوتے۔ ۱۱ باب ۲۷ یوحنا ۸ باب ۱۹۔

چوتھا شہدہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اور محمد صاحب ہمارے ساتھ نہیں۔

یہ صیغہ معنی استقبال ہے۔ دیکھو بعینہ یہ محاورہ خرقیل ۳۹ باب ۸۔ اور یوحنا ۵ باب ۲۵ میں بھی ہے۔ وہ ابھی جب مردے ابن اللہ کی آواز سنیں۔ اذنیس سو برس میں یہ (ابھی) ظاہر نہیں ہوئی۔

پانچواں شہدہ۔ اس بشارت میں لکھا ہے۔ وہ میری چیزوں سے پاؤ گی۔ اور محمد صاحب نے مسیح کی چیزوں سے کیا پایا

جواب۔ اسی فقرے کے بعد مسیح فرماتے ہیں۔ سب چیزیں میرے باپ کی میری ہیں۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ وہ میری چیزوں سے لے گی بلکہ اس فقرے سے مسیح کے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ روح بتدیج کامل ہوگی اور آسمانی سے کمال حاصل کرے گی۔

چھٹا اعتراض۔ اعمال۔ ۱۔ باب میں ہے۔ اسکے آتے تک یروشلم میں رہو معلوم ہوتا ہے وہ روح یروشلم میں حواریوں پر اوتری۔

جواب۔ روح القدس کے تمام ہیں۔ ایک موعدا لایا ہے۔ اور ایک قلیط۔ یوحنا نے فار قلیط کی نسبت بشارت کو لکھا ہے۔ اور لوقا نے اس نزول روح کا بیان کیا ہے۔ جسکا تذکرہ اعمال میں موعدا لایا کر کے ہر غرض جو روح حواریوں پر اوتری وہ ہو رہی۔ اور یہ روح جسکا اشارہ قس نر کہ ذوق القدس میں ہوا ہے۔

اور یہ بھی ہے کہ یروشلم میں رہنا اس جگہ کی شریعت کی پابندی۔ اور اسے قبلہ سمجھنا آپ کے تشریف لائے تک یہود اور نصاریٰ کو ضرورت تھا۔ یروشلم میں رہتے رہتے۔ نوسی کی محبت کرتے جب بیت اہل مکہ ہی قرار پایا تو ان کو ضرور ہوا یہ زمین اور وہ

اثبات نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشین گوئیوں سے
ہر ایک عاقل اور تازہ نگین مذاہب میں سے کسی ایک مذہب کا مستند اس بات
تو یقیناً جانتا ہو کہ آئندہ زمانے کی نسبت پیشین گوئی کرنا کبھی قانون قدرت کی عادت
و آداب اور اس کے اسباب پر نظر کرنے سے حاصل ہوتا ہو۔ کبھی قرآن موجودہ کے
حفاظ سے۔ کبھی اپنے چیلون اور مریدوں اور نوکروں کے ڈرانے یا خوش کرنے
کے لیے۔ اور کبھی پٹھے الہام سے۔

مثلاً میں موسم سرما میں یہ پیشین گوئی کروں (اگر اسے پیشین گوئی کہ سکین) کہ
سرمی کے موسم میں یہاں ایسی سردی نہوگی۔ تو ظاہر ہو کہ یہ پیشین گوئی حالات طبعی
اور قانون قدرت کے با ترتیب غیر متبدل واقعات پر نظر کرنے سے ہوگی۔ یا گرم
مکان میں جسے عارضی حرارت پونچائی گئی ہو بیٹھا ہوا باہر کی برف اور سرما کو تصور
کر کے کہہ دوں کہ اس مکان کے باہر کھلے میدان میں بیشک سردی ہوگی۔ تو یقیناً
میرا ایسا کتنا صاف قرآن موجودہ کی امداد سے ہوگا۔

یا اگر میں اپنے مریدوں اور خادموں کو کہوں کہ تمکو میری اطاعت اور خدمت کے
موضوع میں ضرور جنت عطا ہوگی۔ اور تفصیلاً خدمت و محضیات کی صورت میں تم دبا
اور جہنم کے مستوجب ہو گے۔ اگر یہ کلام کسی راہ حق کی طرف بلانے والے کے
منہ سے نکلا ہو۔ تو اس سے ہم کتب الہامی کے محاورے کے رد سے وعدہ و وعید کے
انفاظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ورنہ ہم اسے سوائے خدام کے ڈرانے یا خوش کرنے
کے کچھ وقعت نہیں دے سکتے اور سچی الہامی پیشین گوئی کا مستحق اسے کتنی سمجھیں گے۔
لیکن اگر کوئی کہے کہ فلاں قوم کی تباہی و زوال یا فلاں واقعہ عظیم ایک

سال یا پانچ ماہ کے اندر واقع ہوگا۔ یا فدا فی خاص رسم یا عادت و رواج فدا فی قوم
و ملک سے ہوگا۔ یا نہایت و ناہود و مجاہد میں۔ یا فدا فی قوم ضعیف یا سقاہ و مدد و معین
مدد سے نہ کسی جہل و دشمنان و شوکت کے لباس سے نہیں ہوگی۔

وہ بے حد زور دیتے ہیں کہ اس دعوے کے وقت کبھی تہذیبی بات نہ ہو
 حالت ایسے وجود تو نہیں یا ایسی کلیات تو نہیں کہ زمین جیسے ایسے ہر بات کا
 سکھانے والی کہیں وجود ہے۔ کوئی قریب کوئی جہاں جہاں اس کو دیکھیں وہ سب
 خبر کے ساتھ ہمارے ہاں یا صرف قریب قریب تو نہیں ہمارے ہاں۔
 کیا کہہ رہے ہیں ہمارے قریب قریب ہمارے ہاں ہمارے ہاں۔

[illegible]

نہایت اعلیٰ مرتبہ کے روحانی تہذیب و تمدن کے
 لیے دنیا میں ایک نئی تہذیب و تمدن کی ضرورت
 ہے۔ اس لیے اس نئی تہذیب و تمدن کی
 بنیاد پر اس نئی تہذیب و تمدن کے

عاقبت کو ایسے ہی اور پیش پا افتادہ نتائج کے کاسٹ پرائز میں بھی مومن
 نے قبل کے مامات چھوڑ دو جو ایک لمحہ بھر کے لیے مومن کی مامانہ یا داشت سے
 مومن نہیں ہو سکتے تھے خود موسیٰ کے وجود کو اون لوگوں کے درمیان اور انکی
 زور گرم تعظیم کو بلا غلطی کر لو کہ اس قدر اور تک اس کے اثر کی جہاں زمین سینہ میں
 مضبوط رہی۔

کیسے بڑے بڑے کرشمے اور معجزات اون کے ہاتھ سے دیکھے۔ فرعون اور اسکے
 مومن کے مقابل میں کیا کچھ کرامات و کمالات مشاہدہ کیے۔ چرکھی میں سحر و
 جادو کی گزیر و تومر بان، دوسرے انکے سے نیٹے موسیٰ و ہارون ایسے خیر و برکت سے
 سرشار ہوئے ہیں کہ یہی نارسن بکایہ صفت آراہوں۔ خروج ۱۴۔ باب ۲۔

موسیٰ نے فرعون کے پاس سے ہونے والی پہلی آزمائش اور ان کے نور کا موبے
 کے لئے جمع رہنے سے دوسرے گئے تھے پہلی میں ان کے لئے فرعون
 نے ان کے ساتھ ہارون کے ساتھ اور ان کے ساتھ ہارون کے ساتھ اور ان کے ساتھ
 بن جبرائیل نے ان کے ساتھ ہارون کے ساتھ اور ان کے ساتھ ہارون کے ساتھ
 سے پہلی آزمائش پر گئے۔ اور ہارون جیسے مقدس خلیفہ وقت بنی وہی ہارون
 کی کمانت کے لیے ہوئے تھے۔ ہارون جو بڑا مومن تھی۔ پس اس قدر تعجب کی بات
 کہ زبردست نبی کی زندگی اور فقط چند روزہ غیر حاضری کا خیال دل میں موجود
 اور ہارون جیسا مانع مشفق نائب سر پر کھڑا۔ اوپر جھٹ بچھڑتا اسی کی خدائی
 کے قابل ہو گئے۔ اور پھر وہی پوجا شروع کر دی۔

بھی بھی غلط نہیں جانا جاسکتا۔

دوسری اور تیسری پیشین گوئی کی بنا محض ترغیب و ترہیب پر ہے۔ اس قسم کی باتیں منصوبہ فائدہ تھیورے (قیاس) سے بڑھکر کچھ رتبہ نہیں رکھتیں۔ پطرس کے اگس یا ڈکس کی کوئی خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ غیر مقتدر ضعیف ریفارمر ایسے ہی خیالی ٹوکون چٹکاون سے تو دل لہجایا کرتے ہیں۔ اور کس کسکو ذرہ ذرہ سی بات پر آسمان وزمین کی چاپیان نہیں بخشا کرتے۔ ایسی باتوں کے لیے فطرتی خارجی شہادت کیا ہو سکتی ہے۔ یہ حساب دوستانہ دردل کا سامعہ ہوتا ہے۔

چوتھی بات۔ کچھ محتاج بیان نہیں۔ یہودی سخت ہیبتناک عداوت نے اس علم سکین انسان کو کمال بے چین اور بیدل کر رکھا تھا۔ جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ زندگی کا رشتہ ٹوٹنا نظر آتا تھا۔ چاروں طرف دشمن ہی دشمن دکھائی دیتے تھے۔ صرف دو چار ٹوٹے پھوٹے انیس و حلیمیں گرد و پیش بیٹھے معلوم ہوتے تھے۔ بیشک آنے والی زبردست مصیبت کا مقابلہ اور اپنا اور اپنے حامیوں کا ضعف عاقلانہ اس قسم کی یاس کے کلمات منہ سے نکالنے پر ایک بے بسی انسان کو مجبور کر دیتا ہے۔ اب ہم نبی عرب کی پیشین گوئیوں کے جانچنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لیکن آغاز مطلب سے پیشتر خدا کی برگزیدہ قوم بنی اسرائیل کا جو وسط ایشیا کے انبیا کا میلہ بن رہے ہیں۔ اور جنہیں مصلحین و مگر اقوام و ملل کی تہذیب ملکی و مالی کی خوشخط مشق کہتے ہیں تھوڑا سا اجمالی حال لکھتے ہیں۔ اور انصاف کی عینک لگا کر دیکھتے ہیں کہ انھوں نے اپنے شفیق ہادیوں کی تعلیم سے کس قدر بہرہ اٹھایا۔ اور دنیا کی اور قوموں کے لیے نمونہ بننے کا کس قدر استحقاق حاصل کیا۔ اور کیونکر ایسی قوم کے آگے دوسری

توین ز نوسے تگنہ برستی تین۔ چہ قوم عرب کی ملکی تمدنی منبری اخلاقی حالت کا
 جہاں نقشہ چھینچے رہا۔ ہادی عرب و عجم کی جنت سے قبل وہ کسی تھی۔ اور اس کا بھی
 الہامی سلسلے کی تحریک سے ہماری غرض یہ ہو کہ اس نیت جہاں افروز کی پر صلال
 کرنوں سے نور حاصل کرنے کے لیے شکوک و اوہام کے رر و غبار سے مطلع
 صاف کر دیا جاوے۔

مذہبی تاریخ شہادت دیتی کہ بنی اسرائیل میں اسرائیل کے وقت سے مسیح
 کے وقت تک یہ تین تہیں تھیں (اگر کبھی ہوئی ہو) اور عواریوں کے ہاں
 اس قدر روزگار نہ تھا کہ بنی اسرائیل بنی اسرائیل اور یہاں گذرے در کیسے
 بوقت میں نہ رہے۔ کیا یہ ہے (کتے ہیں کسی سے) کہ کوئی
 چہرہ ہی نہ ہو اور کیا یہ ہے کہ بنی اسرائیل بنی اسرائیل کی کسی
 سہرائی بیویوں والے ہوتے رہے۔ اور کوئی کہ بنی اسرائیل بنی اسرائیل
 اپنا کیا ماوراء النہر کو گم کیا۔ اور کیا یہ ہے کہ بنی اسرائیل بنی اسرائیل
 کو نہ ہاروں کے لیے کافی نہ ہو۔ کیا یہ ہے کہ بنی اسرائیل بنی اسرائیل
 باوجود ایسے عجائبات کے کہ شاہد اور تیار کے ہر ایک نبی کی امت ہر
 مرتبہ ہو جاتی۔ اور انھیں بنی اسرائیل کے لیے فوق العادہ امور دکھاتی تھیں بنی اسرائیل
 موسیٰ سے مالی امت سہرا نہ ہو اور غلط سے کیا گذر۔ ونگہ پھاڑ پر جاتے
 ہی کہ سالہ پستی شروع ہو گئی۔

بجل پر بت اور غسالات اور آرام جیسی بیبیوں کی عام پیش کرنے لگے۔

ساکول خدا کا بنایا ہوتا ہے چمر تہ ہو گیا۔ اور خبیثوں اور دیوڑوں سے غیب
بینی کرانے لگا۔ اور داؤد بیسے دلی خیر خواہ بہادر اور راستہ باز کا دشمن ہو گیا۔
امت تو ایک طرف رہی خود ہادیوں اور واعظوں کی وادگت ہوئی کہ الامان
داؤد خدا کے بیٹے اور مسیح۔

بقول اہل کتاب اور یا کی بی بی سے کس حرکت کے مرتکب ہوئے۔ اعاذنا اللہ
تعالیٰ۔ سلیمان کا حال بھی جو (بقول اہل کتاب) ابن اللہ اور مسیح ہیں عیسائیوں
پر ظاہر و باہر ہے۔

یہود اسکیر یو ملی جسکو مسیح نے معجزات و کرامت وانا بنایا۔ اور جبک واسطے ہشت
امین تخت بھی طیار ہوا۔ کیسا پھر کہ آشنا ہی نہ تھا۔ پڑھیں جسے آسمان کی کنجیان مرت
ہوئیں۔ وہی پھر شیطان بن گیا۔ اپنے صادق معصوم استاد کو ملعون کہ اوٹھا۔ اور
بجوف بان سب حقوق آشنائی کو طاق پر دھر دیا۔ (تجارت اللہ) یہ تو حواریوں کا
حال تو بھون نے سچ کی مانف و تعلیم لکھنے کا بیڑا اوٹھایا۔
کیا خوب کہیں نہ قابل اعتبار ہوں۔

توس صادق اواب اللہ نہ نبی عرب کی فدائی تاثیر والی تعبیر کا اس سے مقابلہ
کرو۔ کہ کیونکر اور کیا حواری (خفا سے رعب) آخری دم تک ہر رونا و عذاب و
خود کش کے ساتھ سیر سپرید ہوئے اپنے استاد کے عشق و محبت میں بت قدم
آب آئے حشر شدہ تھیں علی اللہ علیہ وسلم کی شیریں بیان سنیں۔ اور

۱۔ سمویل ۲ باب ۹۔ ۲۔ سلیمان ۱ باب ۲۔ ۳۔ یسایہ ۶۰۔ ۴۔ ۲۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱

انصاف سے نہیں۔

نبی عرب کی پیشین گوئیاں

قبل اسکے کہ ہم پیشین گوئیوں کا بیان شروع کریں۔ کسی قدر ملک عرب کی حالت لکھنا ضروری۔ تاکہ ناظرین با انصاف کو اسکی صداقت و حقیقت کے اعتقاد کرنے میں تاثر نہ رہے۔

حالت ملکی عرب کی

ایک بے آب و گیاہ ریستان۔ ایک کس پُرس کوئے میں پڑا ہوا وحشت ناک غولوں کا مسکن۔ سیویلیزیشن کے علم برداروں نے کبھی اوسط رفُخ نہیں کیا تھا کیونکہ قدرت نے کوئی نیچرل خوبی سرسبزی اور نصارت او سے مرحمت نہیں کی تھی۔ جو دنیوی فاتحون حملہ آوروں کی تحریک کا باعث ہوتی۔ خود اہل ملک ایسے افلاک اور بے سرو سامانی کی گہری نیند میں پانوں پھیلائے پڑے تھے کہ برسوں سے کروٹ تک نہ بدلی تھی۔ اور ملکوں کی تسخیر کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا تو کیسا۔ ایسی حالت میں تو اسے روحانی اور ملکات فاضلہ انسانی کی شگفتگی اور ترقی معلوم۔

یاد رہے کہ فتوحات اور حملہ آوری اور ایک ملک کو دوسرے ملک سے جنگ و کارزار ہمیشہ سے ابتداءً مذہب و سیویلیزیشن کے پھیلنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ ہن مقدس لڑائیوں کی وجہ سے یورپ میں مذہب کی ریشہ دوانی کرنا ایک ایسا امر ہے جس سے مؤرخان مغربی انکار نہیں کر سکتے۔

تمدنی و منزلی حالت۔ ہزاروں قبیلے۔ پھر اونکے ہزاروں شعبے۔ اور انکی ہزاروں چھوٹی چھوٹی شاخیں۔ ایک کی ایک سے لاگ۔ اتفاق و اختلاط کیسا کہ

اگر کوئی سال کوئی مہینہ کوئی دن باہمی خونریزی سے خالی گذر جائے تو بے قیمت
نکاح اور انسان کو مدنی الطبع کہتے ہیں۔ اور اس مسئلے کے اثبات میں تمامین کی کتابیں
لکھ گئے ہیں اور آجکل کی دنیا اسکی شاہد ہے کیا عرب کی اسوقت کی سوشل حالت ہی
اس مسئلے کو باطل نہیں کیے دیتی تھی۔ ورنہ بصورت انسان ایک تصویریری زبان
کا متعارف ہے۔ مگر شیعہ عرب بقیقت میں اسکے مصداق تھے۔

اخلاقی حالت۔ تو ملی و تمدنی حالت کی بیٹی ہے۔ اسی کی شایستگی و ترقی پر اسکی
فلاح و صلاح کا مدار ہے۔ اچھا صاف صاف سن لیجیے۔ بت پرستی اور توہمات باطلہ
کی حکومت اندونون کل عالم پر چھپا تو تھی ہی لیکن ملک عرب پر اسکا خاص یہ عاطفت
تھا۔ ابراہیم علوی و سفلی میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس سے سادہ لوح عرب نے سچی
دلی ارادت کا رشتہ نہ جوڑا تھا۔ سخت گھمنونی نفرت انگیز اشیاء سے مادی اونکے کچے ہٹنی
ایمان کی مجسم موثرین تھیں۔ اسہ حرام کاری۔ زنا کاری۔ شرابخواری۔ (جو مہبودان ^{عل} ہا
کی پرستش کا لازمی نتیجہ ہے) کا وہ طوفان مچ رہا تھا کہ خدا نہ دکھائے۔ تمہار بازی نے
خانہ دیرانی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تھا۔ ہٹ۔ خدا۔ حیت۔ جاہلیت۔ قومی
نفرت کا وہ عالم تھا کہ باہین ہمہ جہالت دوسری ملتوں سے روشنی اور فیض لینا تو
ورکنار۔ اولٹا انھیں بھی (گوزگا) کا خطاب دیتے تھے۔ اور یہود کی طرح سب توہم
کو میدان (غیر قوم) کے نفرتی نام سے یاد کرتے۔ اونکے ہمایون بنی اسرائیل
(یہودیون) کا حال سن ہی چکے ہو۔ کیسی بد حالت میں مبتلا تھے۔ غیون کے جانے
یہین اونکی رفتار اور رفتار کے چہرے نے خوبی و پسندیدگی کے خد و خال سے کچھ
ہال حاصل نہ کیا۔ اور قبول عام کے زیور سے آراستہ نہ ہوئے۔ اب تو ادھر ادھر

ہمات کی کافی گنہگار تھی۔ ہر اندلی کی موشلا و سار بارش برسا رہی تھی۔ ہر
 یسائی پوشش چرخ کی سنیت ایک دنیا پر پناہ پرست پرستی ایک کرن اعظم اور
 پست نہ رہ گیا تھی۔ میر کی مورت کی پرستش کرن کرن زعمون سے اونکی ہمت سے
 بہاؤ لگا، ن تین بلوہ آ رہی تھی۔ اور وسوس و توہمات کا عہدہ کناری کی شکیل
 کا یہ مقام تکفل نہیں۔ کل یورپین نامہ اسکے شاہد ہیں۔ ہر زمانہ میں ہر حال میں
 مقدمہ القرآن اسکا اور وہیں ہے۔ یہ حال تو اہل کتاب کا ہے جو عیسائی مہما کے زعم
 میں یہ تمام سبک دکھائے واسے ہیں۔ او جنسے بڑھ کر مثل (خفہ راختہ کی کنہ مہم)
 نامہ صدق شایہ نہیں سکتا۔ وسوقت کی و دنیا کی قوموں کا حال کہ کس قدر اہمیت
 کے لئے ہوتے ہیں۔ سب سے بڑی ہوں قصین، مخلوق پرستی کے ناقابل ذکر یا رہی نے
 ایک اونٹے مہمات کو تباہ کر دیا تھا۔ غنی و تاریک نہیں ہے۔ ہند کی بت پرستی کی طرف
 نظیہ اشارہ کیے بغیر ہم رہ نہیں سکتے جنہیں سکتے کی پوجا اور رنگ کی پرستش بہت
 معمول ہے۔ ورنہ یہ سب تعجب نہ رہا چند ان نہ وری نہیں۔

بہم یہ ن غور کو ذرا اور بھی وسیع کرنے کے لیے اس مضمون میں چند باتیں
 بطور سوال لکھتے ہیں۔ اور پھر اس پر کوئی دو ایک تنقید منصف کے نزدیک
 اثبات ہر ما کے لیے کافی ہیں۔

(۱) عرب کی اوسوقت کیا حالت تھی۔ اور اوسکی قومی تاریخ کیسے واقعات مشہور
 (۲) اسباب و قرآن اور قدرتی طبعی حالات کیا بتا رہے تھے۔

(۳) اندونین اہل کتاب کی خصوصیات اور دیگر اقوام دنیا کی عموماً کیا حالت تھی
 ایسی حالت میں ایسے وقت میں ایسے اندسٹراب میں کس قدر

درجہ اول والی آواز سے قرآن فرماتا ہے۔ چہرے میں نور آتا ہے۔

پہلی پیشین گوئی۔

قُلْ إِنْ رَبِّي يَعْزِثُ بِالْحَقِّ عَلَٰمُ الْغُيُوبِ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبَدِّلُ
الْبَاطِلَ وَمَا يُعِيدُ۔ سیدہ ۲۲۔ سورۃ سبا روع۔

نجات کے طالبو۔ دین حق کے خواستگار و خیالات این وہاں سے تھیں۔
اس کو خدائی کر کے اور متوجہ ہو جاؤ۔ سوچو۔ کیا یہ زبردست پیشین گوئی پوری نہیں ہوئی
کیا ایک دنیا پر اسکی صداقت ظاہر نہیں ہو گئی۔ تیرے سو برس ہوئے دین کامل
توحید۔ صداقت کے آفتاب نے سر زمین عرب میں طلوع کیا۔ جسکی روشنی نہ صرف
عرب میں بلکہ کل قطار عالم میں پھیلی۔ اور پھیل رہی ہے۔ اور جب سے کبھی شرک کفر۔
برست۔ بت پرستی بھارت کی کان بولی اسکے درجہ اول والی آواز سے محبوب ذکر کی
اسی پر کیا ہیں تو۔ آپ بڑے اعمیان انہی امام سے۔ درجہ اول آواز سے
بڑے بڑے جلسوں اور محفلوں میں تاکید فی الفاظ میں زور سے کہہ دیا
قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ سیدہ ۲۲۔
سورۃ بنی اسرائیل۔ رکوع ۹۔

پڑھنے والے دیکھ۔ کیا یہ کلام قدس درمطلق علام الغیوب کا نہیں۔ کیا نشان کی

ان کلمہ (اے محمد) میرا رب حق (دین حق) پھینکتا ہے (یعنی آسمان سے ورتا ہے اور زمین کا کلمہ ہے)
تو کلمہ باطل (دین باطل) پھر کبھی شرعی ہو گا۔ ورنہ خود کلمہ باطل
تو کلمہ (اے محمد) اسلام آیا اور شرک بھاگ۔ بیشک کلمہ باطل سے ورتا ہے۔
مگر یہ زبردست پیشین گوئی فتح کر کے دین پر ہی سولی بستی میں بن کر رہا ہے۔ جسکی توفیق
نصیبہ و هو یقول لایہ۔ جب آپ کسی بت کے پاس سے گزر رہے تھے اپنی لائیں سے، سبکی توفیق تھاکے
در آیت مسطورہ متن بڑھتے ۱۲۔

اکموز زبان اپنے ناقص اور محدود علم سے ایسی پوری ہوئے والی ہے اور بالکل کمال
 خیر دے سکتی ہے۔ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ یقیناً یقیناً یہ اوسی ہمہ قدرت کا کلام
 ہے جس کا علم کامل خیر محدود و محدود جس کے دست قدرت میں قلب انسان کے انقلاب و
 تقلیب کی پاک ہر اور زمانوں اور قوموں کی تبدیلی و تغیر اوسی کے بس میں ہے
 اوسی پاک عالم الغیب خدا نے اپنے برگزیدہ حبیب مکرر رسول کے لئے میں اپنا کلام دیا
 اوسی کے بتائے سے بولا۔ اور اوسی کے بتائے سے بتایا۔ کیا ہی سچ بولا و کیا ہی
 شکیک تباہ۔ فداہ امی والی صلی اللہ علیہ وسلم۔

دوسری پیشین گوئی

وَسَلَّمَ إِلَيْنَا الْيَكْمَرُ رَسُولٌ شَاهِدٌ أَسْمَاكُمْ سَمَاءُ سَلَّمَ إِلَيْنَا فِرْعَوْنَ رَسُولًا
 فَعَصَى فِرْعَوْنَ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخَذًا وَبِيلًا سِيبَارَةً سَوْءَ مَزَلٍ رُكُوعًا
 اس جگہ باری تعالیٰ اپنے پاک کلام میں ہاں صادق کلام میں نبی عرب کو
 موسیٰ کا ثیل و نظیر فرمایا کہ اہل عرب سے خطاب کرتا ہے کہ جیسے فرعون موسیٰ کے عصیان
 کے باعث تباہ ہوئے۔ ویسے ہی اس نبی کے عاصی اور مخالف بھی تباہ اور ہلاک
 ہو جائیں گے اور پھر فرمایا۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِرْعَوْنٌ سِيبَارَةً سَوْءَ مَزَلٍ رُكُوعًا
 پھر اس پیشین گوئی کا وقت صاف صاف بتا دیا۔ اور اوسکی حد باندھ دی کہ
 حدی کر دے۔ فرمایا۔

اس نے تیسری مرتبہ ایک رسول بھی فرمایا کہ تیرے جیسے فرعون کی طرف رسول بھیجا۔ پس فرعون نے اس
 رسول کو گمانہ اتا پھرتے دیکھا کہ کرنے والی کبر سے کبر ۱۱-۱۲
 اسے جب تک تو اسے رسول نہیں بہت اشد پھر عذاب نہ لا دیا ۱۲-

قُلْ لَكُمْ مِيعَادُ يَوْمٍ لَا تَسْتَخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ

سید پارہ ۲۲ - سورۃ سبا - رکوع ۳۶ -

بہرہ اور توبیخ و نصیحت کی فرمایا۔

يَوْمَ تَكَادُ وَالْكَسْدُ فَرُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَإِذَا لَا يَكْتُمُونَ

يَدْرَاكَ إِلَّا قَلِيلًا سید پارہ ۵ - سورۃ بنی اسرائیل - رکوع ۶ - ۸ -

اللہ اللہ پریشان گوئی کیسی پوری ہوئی عادت اللہ قدیم سے اس طرح جاری

ہو کہ جن قوموں نے ہادیان برحق کے نصائح نہ سنے اور انکے دل سوز شفقانہ

الام پر دھیان نہ کیا ضرور وہ کسی نہ کسی تباہی میں گرفتار ہوئے اور جھوٹے نبی

انسان یہ دیا گیا ہو کہ وہ قتل کیا جاویگا اور جو کوئی اس نبی کی بات نہ مانے گا سزا

میں گا۔ اب کفار عرب اس سچے رؤف و رحیم ہادی کو جھٹلا چکے ہیں صریح طرح کی ذہین

ان کو کپکپا دینے والے آزار دے چکے ہیں چونکہ وہ نبی صادق و صدوق و

ور وہ نبی وہ ہر جسکی نسبت موسیٰ و عیسیٰ بڑے فخر سے بشارت دیتے چلے آئے

ہیں اب خدا کی غضب اُمنڈ آیا۔ کلمۃ اللہ برسر انتقام آمادہ ہوا کہ انکے دشمنان

ین حق کو ہلاک کیا جاوے مگر باری تعالیٰ با این ہمہ اپنے رسول سے فرماتا ہے

جب تک تو ان لوگوں میں موجود ہے (یعنی سرزمین مکہ میں) اور پھر عذاب نہوگا

در عالم الغیب حق تعالیٰ ایک سال اسکی میعاد مقرر فرماتا ہے کہ یقیناً اس عرصے

میں بلا تقدم و تاخر ایک ساعت کے یہ واقعہ زوال و وقوع میں آئیگا۔ قدرت حق کا

حق تو کہہ رہا ہے (محمّد) تمہارے واسطے ایک سال کی میعاد ہے کہ اس سے کیا مدت دھرو دھڑ کر سکو گے ۱۲ -

۱۱ - ۱۰ - ۹ - ۸ - ۷ - ۶ - ۵ - ۴ - ۳ - ۲ - ۱ - ۰ - ۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ -

۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ -

۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ -

کر شمشادہ فرمائیے کہ کیونکر یہ وعدہ ایک سال بعد پورا ہوتا ہے۔ اب کفار عرب نے
 جنگا سر غنہ بوجھل تھا۔ آنحضرت کے قتل کی مشورت کی۔ اس واسطے ۵ جولائی ۶۳۲ء
 جمعہ کے دن آپ نے مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ منورہ کو چلے گئے۔ دوسرے سال
 یعنی ۶۳۳ء میں بدر کا معرکہ ہوا جس میں وہ سب معاندین اور مخالفین تباہ اور
 عذاب الہی میں گرفتار ہوئے۔ وَجَعَلُ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِكَ

تیسری پیشین گوئی

اوس وقت جب ناصرین و معاویہین اسلام کی جماعت نہایت قلیل تھی۔ جب آنحضرت
 ہان و ہل سخت مرض خطر میں تھا۔ اوس وقت جبکہ شہر مکہ اور اس کے اطراف و
 حوزہ میں کل قبائل قریش آنحضرت کے قتل و قمع کی سازشیں دوڑا رہے تھے
 اور بیشک انکی موجودہ حالت اور سامان نے انکے ارادوں کے پورا ہونے
 کی قوی امید دلار تھی۔ خدا اپنے رسول کو تقویت دیا اور اسکی نصرت و
 مدد کا وعدہ فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَلَوْ اَنْ تَفْعَلَ فَمَا بَلَّغْتَهُ
 مَسَاكِدُ وَاَلَلّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ سیدہ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۱۰۶۔
 اس وعدہ الہی کو آنحضرت نے باواز بند پکار پکار کر دشمنوں کے مجمع کو
 کہ میں ضرور تمہارے شر سے محفوظ رہوں گا۔ اور تم میرا بال بیکانہ کر سکو گے
 کیا اس پڑھانے والی آواز سے وہ اور زیادہ نہیں جھلکے۔ اور انکے کینہ و
 کی آگ و زبیر زیادہ نہیں بھڑکی۔ کیونکہ انہیں۔ بلکہ آگے سے بڑھ کر داؤ گھات میرے
 لیے اور ان جو پیچھے تھے سب سے اوترے ہوئے۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اسکی پیغام نہ پہنچا
 (درست) اور انہیں محفوظ رکھنا۔ ۱۲

مرشد کا وعدہ پورا ہوا۔ اور اسی نبی برحق کی صداقت کی بڑی کاملی دلیل دنیا پر ظاہر ہوئی کہ آنحضرت اوس نرسے اور مہلکے سے خدا کے حفظ و امان کے ہر حق کے ساتھ سلامت نکل گئے۔

اور وہ خدا کے دشمن۔ رسول کے دشمن۔ انسان کی فلاح و صلاح کے دشمن و انت پیستے اور ہاتھ کاٹتے رہ گئے۔ ہم کو سخت تعجب آتا ہے جب ہم قرآن کی اس آیت کو پڑھتے ہیں جس میں باری تعالیٰ بڑا ثبوت آنحضرت کی نبوت کی صداقت کا دیتا ہے
 وَكَذَٰلِكَ نَقُوتُ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ لَا تَخَذُ نَاصِيحَةُ الْيَمِينِ نَقْرَ لَقَطْعَانَا مِنْهُ
 لَوْ تَتَيْنِ۔ سپارہ ۲۹۔ سورۃ حاقہ۔ رکوع ۶۔ ۲۔

یعنی اگر یہ شخص جھوٹا رسول ہوتا۔ تو بیشک بیشک قتل کیا جاتا۔ تباہ ہو جاتا۔ مارا جاتا۔ کیونکہ خداوند خدا پہلے سے اپنے برگزیدہ نبی موسیٰ کی معرفت اپنے اس اولیٰ عزیمت کی بابت ارشاد اور وعدہ فرما چکا تھا۔ اور اس سچے نبی کی صداقت نبوت کی بچان بھی تباہ چکا تھا۔ کہ وہ زندہ رہے گا۔ مان وہ سلامت رہے گا۔ اور اوس کے امتحان الفین معبودان باطل کے عابد ہلاک ہو جائیں گے۔

بیشک با این ہمہ ثبوت بین اون لوگون کی جہالت اور عصبیت سخت تعجب اولاتی ہے۔ مگر جسوقت اوس قوم گمراہ کے حقیقی وارث اس زمانے کے اہل کتاب (پادری صاحبان) کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ توریت کے وعدوں کو بالاسے طاق رکھ کر اس حقیقی ثبوت سے اعراض کر کے اپنے اسلاف کے مانند برابر عداوت کا بیڑا اٹھانے چلے آتے ہیں۔ تو ہمارا تعجب بالکل کم ہو جاتا ہے۔ خدا جانے یہ لوگ کتنے سالہ اور گریہوں ہاری نسبت جھوٹی باتیں تو ضرور ہم دیکھ چکے ہیں۔ پھر اوسکی رگ حیات کو ہات ڈالتے ۱۲۔

اور شیل ہوئی کی اطاعت سے منحرف رہ کر اس زمانے کے وحشی بدوؤں کی طرح
اور زیادہ نشانوں اور آسمانی علامتوں کے خواستگار رہیں گے۔

اگر یہ لوگ دنیا پرستی اور حب نفس کو چھوڑ کر غور کریں تو آشکارا ہو جائیگا کہ بشارت
مشیت کا دعویٰ علمی ہی نہیں رہا۔ بلکہ عمل بھی پایہ ثبوت کو پہنچ گیا۔

”سبحان نبی اطارش بن سوید عقیہ نے پہلے سنہ خلافت میں پیغمبری کا دعویٰ کیا۔
اور بنی تمیم اور تغلب کے قبیلے کے لوگ اس کے تابع ہو گئے۔ اور انھیں دنوں
میں سیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور یہ اور انھیں دنوں خدائی وعید
کے موافق قتل ہوئے۔ اور ایسے ہی اور لوگوں نے بھی مثل عیسیٰ وغیرہ کے گرد
دعویٰ بلند کی۔ مگر بت جلد و نئے اول کا حساب لیا گیا۔

فہوس اس غفالت بخش عداوت نے عیسائیوں کو اتنا بھی سمجھنے نہ دیا کہ اس
رسول کی تکذیب اور قرآن کی تکذیب میں تورات کی تکذیب لازم آتی ہے اور قرآن
کی تصدیق میں تورات کی تصدیق متضمن ہے۔ کیونکہ رب الافواج تورات میں عہد
کی بہت بشارت دے چکا ہے۔ (کہ میں اپنا کلام اس کے منہ میں دوں گا۔) کلام اس کے
منہ میں۔ کیا ٹھیک ترجمہ وہی کا ہے۔ یعنی ایسا کلام جو لفظاً و معنی خدا کی طرف سے
ہو۔ اور یہ صفت صرف قرآن کریم اور فرقان حمید کی ہے۔ قرآن بھی کس محبت بھر
الفانطسے۔ جو خالق کو اپنی مخلوق سے ہے۔ اہل کتاب کو آگاہ و بیدار فرماتا ہے۔ کہ
توریت میرے اس رسول کی بشارت دیتی ہے۔ میرا وجود اس کا مصدق ہے۔ اب
میری اہانت کرو۔ اور میری مکمل تعلیم کا سبق پڑھو۔ ایسا نہ کہ میری تکذیب
میں تورات کے کذب نہو جاؤ۔ نہ کہ کتاب حق کیا بولتی ہے۔

وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ تَصْدِيقٌ لِّرَبِّ
بَيْنَ يَدَيْهِ - سیدارہ ۱۱ - سورۃ یونس رکوع ۳۶

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ - سیدارہ ۶ - سورۃ مائدہ - رکوع ۵
ابیمان پر ایک اور بات بھی قابل بیان کے ہے کہ عیسائی علمائے مدہم بھی قرآن
سے تصدیق و تصدیق کو جو قرآن میں جا بجا آیا ہے۔ کچھ اور ہی سمجھ کر خامہ فرسائی
کی ہے۔ اصل مطلب یہ ہے کہ موسیٰؑ نے پیشین گوئی کی کہ میرے مثل ایک نبی پیدا
ہوگا۔ اور خدا کا کلام اوسکے منہ میں ڈالا جائیگا۔ اور یہ خبر اپنے وقوع کی محتاج تھی
اور نہ ورتھا کہ وہی کئی پیشین گوئی پوری ہو پس آنحضرت کے وجود مبارک قرآن
اکریم نے اسکو پورا کر دیا۔ اب موسیٰؑ کئی پیشین گوئی کی تصدیق ہو گئی پس تصدیق
و تصدیق کی لفظ کے ہی معنی ہیں۔ اب اگر قرآن کو سچا نہ مانیں اور آنحضرت کو
حضرت موسیٰؑ کا مثل ہونا تسلیم نہ کریں با انیکہ آپ نے یہ دعویٰ بڑے زور سے
کیا اور خدا نے انھیں کامیاب کیا۔ تو کتب مقدسہ کی اقدم و اعظم کتاب توریت
کی تکذیب لازم آتی ہے۔ آگے اختیار ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ نَعْلَمُكُلَّ شَيْءٍ فَلْيَاثِمُوا بِحُدُبِهِ مِثْلِهِ - ان کا تو
صدیقین - سیدارہ ۲۴ - سورۃ طور - رکوع ۶ - ۲

باری تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس کتاب کو تم لوگ مصنوعی جانتے ہو تو اس کے مثل
کوئی کتاب لاؤ۔ اور فرمایا۔

۱۔ یہ قرآن اللہ کے سوا اور کا بنایا ہو نہیں سکتا تصدیق ہر دین کتاب میں جو اس کے ہر ۱۲

۲۔ بیشک تمہارے پاس اہل کتاب اللہ کی جانب سے نور و رہبر و روشن کتاب آتی ہے۔

۳۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ ایسے ہی گھڑیاں نہیں بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے بلکہ ان کوئی حدت لا دین گروہ ہیں۔

وَأَن كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا
شُهَدَاءَكُمْ مِمَّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَٰكُن تَفْعَلُوا
وَاتَّقُوا يَوْمَ تُدْعَىٰ هَٰ النَّاسُ وَبِحِجَارَةٍ أُمُّدَّتْ لِلْكَافِرِينَ۔ سیپارہ ۱۵۔ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۱۰
اور پٹے میں شرفا و شعرا کے قوم قریش کو خطاب فرمایا۔

قُلْ لِّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُوا
بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔ سیپارہ ۱۵۔ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۱۰

صداقت اور حق بھی بڑی قوت ہے

اوس شخص سے بڑھ کر جرات اور جبارت کس آدمی میں ہو سکتی ہے جس کا قلب
ایمان کا نشتر غرض تمام قواسم نفسانی اوسکو کلی یقین اور اطمینان و لا دین
کہ تو صادق ہو۔ اب اس اطمینان قلبی کی لازمی خاصیت یہ ہے کہ وہ صادق
ہو۔ ایک مخصوص فوق العادہ قوت اور زور پیدا کر دیتا ہے۔ اور اوس کے جذبات
روحانی میں اس قسم کی شدید وحدہ حرارت موجود ہو جاتی ہے کہ موجودات و کائنات
کی قواسم طبعی سے کوئی قوت و وجود اوس (صادق) کے دل میں سمیت اٹھنے
مخلوب کرنے والا محسوس نہیں ڈال سکتا۔ بلکہ اس کے صدق کا جوش کوہ متقاہیں
اکی طرح ضعیف مخلوق کے قوی کے جہاز کو اپنی طرف منجذب کر لیتا ہے۔ یہی وہ انی
اور کیفی دلائل ایسے ہوتے ہیں جو منطقی اور فلسفی دلائل سے بڑھ کر دائمی اثر رسوخ
کے قوس پر کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ دلائل اوس سرچشمہ فطرت (بینچر) سے اخذ کیے

ہیں کہ قلوب میں ماسک ہو جاتے ہیں۔ اور تواسکے دل کو اور اللہ کے سوا اپنے گواہوں کو باور اگر سچے ہو۔
میں ہرگز نہ سہکتا تو وہ اس سے جدا ہوتا۔ اور پھر میں جو کافروں کے لیے حیار کی گئی ہے۔ ۱۶۔
یہاں تو اس کے دل میں قوت کے مثل نے ہر شے کو عادیں تو اس کے مثل نہ لادینگے گویا ہر گز دیکھیں جاویں ۱۷

یائے مین جو کم و بیش ہر انسان میں ودیعت رکھی گئی ہے۔ اور اسی سے نصرت
نسانی اسکے فعل و انفعال پر بہت جلد آمادہ ہو جاتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ بہت
سے قسسی القلوب منشوش لفظت انسان اور سپر کان بھی نہیں دھرتے۔ مگر عموم
صحیح المزاج سلیم الفطرت اوس بوق کی سرٹھی پر مبنی آواز کی طرٹ بڑے شوق سے
بے اختیار دڑے چلے جاتے مین۔

اب ہم دیکھتے مین کہ قرآن نے بھی اس قسم کے دلائل کو اختیار کیا۔ اور فطرت
نسانی کی شگسہ کے لیے ایک عجیب فوق الثمور نسخہ ایجاد کیا۔ اور یہ امتیاز و غزا
مین قبل و من بعد کبھی بھی کسی کتاب کو میسر نہیں ہوا۔ اور اس خدائی ترکیب ترتیب
جو اثر او سوقت کے عرب کی غیر مہذب غیور مگر فصیح و سیف اللسان دنیا پر کیا۔ اور
جو ویسا ہی اب تک قانون فطرت کے راز دانوں اور ولد ادون کے دل پر کر رہا ہے
کچھ محتاج بیان نہیں۔

عیسائیوں نے نہایت کامیاب کوششیں قرآن کی اس حقیقت کے چھپانے
کے لیے کی مین۔ اور چاند پر تھوکنے کے لیے بہت کھینچ تان کر گردنوں کو اودٹھایا ہے
اور بقول الغریق یتکثبت بالحشیش سخت بے سرو پا دلیلوں کو اپنا مایہ ناز
بنارکھا ہے۔ کبھی قرآن کے مقابل مین سواع الالہام۔ مقامات حریری۔ سب سے حلقہ
وغیرہ پیش کرتے مین۔ اور کبھی لبثن ہومر شکسپیر کو بلاتے مین۔

کچھ ضرورت نہیں کہ بار بار ادون جوابات کا اعادہ کیا جائے۔ جو علما سے مل
اسلام نے ان عمر افتا پر دیے مین مگر ان آدم زادوں کی قوت ایمانی پر سخت حیرت و
استعجب آتا ہے کہ ایسے فضول افسانوں اور بد اخلاقی اور فحش بکشم مضمونوں کو ایک ایمانی

کتاب قرآن کے فقہاء میں جس نے اخلاقی - معاشرتی - تمدنی تعلیم کو تعمیل سے
درجے پر پونہچایا پیش کرتے ہیں - بیشک قرآن فصاحت و بلاغت میں اسطے
سے اسطے درجے پر ہو - اور چونکہ وہ ہمیں الفاظ و ترکیب ترتیب حضرت کے قلب
نبوت پر وحی کیا گیا ہر بالضرور اسے ایسا ہی ہونا چاہیے - مگر قرآن کی تمدنی
الفاظ کی بندش اور عبارت کی فصاحت کے بابت نہیں - قرآن کا دعویٰ تو یہ
ہو کہ کوئی کتاب ایسی نہ ہو جس میں ایسی روحانی اخلاقی مکمل تعلیم ہو - قرآن مجید کا یہ دعویٰ
ایسا ہو کہ حقیقتاً اس کا کوئی جواب کسی سے آج تک بن نہیں پڑا - اور یوں ادھر
ادھر کی فضولیات کی کیا وقعت ہو سکتی ہو -

پانچویں پیشین گوئی

سورہ احزاب میں - تمام عرب کے مختلف فرقے مدینے پر چڑھ آئے - اور مدینہ
کے یہود اور کل منافق لوگ ان حملہ آوروں کے ساتھ شریک ہو گئے - اور
مسلمانوں کی یہ حالت ہوئی کہ لوگوں نے کہہ دیا -

يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ - سیپارہ ۲۱ - سورہ احزاب - رکوع ۲ -

اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ ظاہر کے ساتھی جن سے امداد کی امید تھی وہ بھی
مک ہونے شروع ہوئے جبکہ بیان اس آیت میں ہے -

وَيَسْأَلُونَ قُرَيْشَ مَنَّهُمْ الْبَنِي يُقُولُونَ إِنَّا بِمُؤْتِنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ
إِنَّهُمْ يُدْرِكُونَ لَا قَرَرًا - سیپارہ ۲۱ - سورہ احزاب - رکوع ۲ -

۱۔ قریش مدینہ - نہایت ٹھہرنے کی جگہ نہیں - ۲۔

۳۔ یہ فریق قریش سے ہی ہے جات - اُن کے ساتھ سے حرملی ہیں - ۴۔ نہ وہ خالی تھے - مشاورہ

مسلمان پہلے ہی قادیان اتحاد سے۔ اور ان کے مقابلے میں قادیان
 سے بھی اکثر ملی ہیئت تھی۔ اب ان لوگوں کے ایک ہوا ہے۔ سندھ میں
 حالت ہو گئی۔ جبکہ نقشہ قرآن شریف ان الفاظ میں ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَؤُلَاءِ**
رُذَجَاءَ وَكَرُمِينَ فَوْقَكُمْ وَمِنْ سَفَلٍ مِّنْكُمْ وَادْرَأْتِ لَأَنْصَارِ يَبْتَ
لِقُلُوبِ الْحَنَاجِرِ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَهُنَّ ابی بنی لمی منون و زید
لَا لَشِدِيدَةٍ سیارہ ۲ - سورۃ احزاب - رکوع ۲۶ -

اور اس واقعے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی سے کہیں
 دیدی تھی۔ کہ عرب کے احزاب اور ان کی سنگتیں ہم چڑھاؤں گی۔ (جیسا غزوہ
 تبوک) الا وہ سب بھاگ کرنا کامیاب چلے جائیں گے۔ اور ایسا ہوا کہ جب
 مسلمان نے اس فوج شیر کو دیکھا یا ابن نہ تلت تعداد بول وٹھے۔
وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا سیارہ ۲ - سورۃ احزاب
 اس آیت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
 جگہ کے بابت پہلے ہی خبر دیدی تھی۔ اور یہ خبر علی العموم موافق و مخالف میں
 سبلی ہوئی تھی۔ چنانچہ -

ذَیْقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 سیارہ ۲۱ - سورۃ احزاب - رکوع ۲ -

۱۔ جو وقت دشمن نے مکر ہرگز سے محصور کر لیا۔ اور جو وقت کھینچا نہیں۔ اور کھینچنے کو آئے۔ درجہ حرکت
 ان کے نسبت تم کرنے لگے۔ اس موقع پر منافقین سخت بلا اور لرزے میں ڈالے گئے۔ ۱۱
 ۲۔ اور جب مسلمانوں نے ان کو جانتا ہوا کہ وہ کسی بول وٹھے یہ تو وہی جو اللہ و رسول نے تم سے وعدہ کیا اور سچ کیا
 رسول نے اور منافقین نے اور سچ کیا۔ ۱۲

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ منافع وغیرہ مخالفین بھی پہلے ہی سے اس وعدے کو خوب جانتے تھے۔ گواہ بے ایمانی اور بزدلی کے انہیں قائم نہ رہے دیا۔
 نکتہ۔ نقطہ وعدہ کا جو مسلمانوں کے منہ سے نکلا صاف بتلاتا ہے کہ وہ شروع
 ہی سے اپنی کامیابی پر وثوق کلی رکھتے تھے۔ کیونکہ وعدے کے معنی ہیں کسیکو
 اس کے مفید مطلب وعدہ دنیا بخلاف ایجاد کے کہ اس کے معنی دھمکی دنیا اور
 ڈرانا ہے۔

آب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس وعدے کا ذکر خود قرآن کی ایسی سورت میں موجود ہے جو شے میں اور تری۔ وہ آیت یہ ہے۔

جُذِمَ مَا هَذَا لَكَ مَهْزُومٌ مِمَّنِ الْأَخْزَابِ سِبْأً ٢٣ سُوْرَةُ ص رَكُوْع ٦ - ١
أَمْ يَقُولُونَ خُنَّ حَمِيْعٌ مُنْتَصِرٍ سِبْهَزَمْ الْجَمْعُ وَيُقَالُونَ الذُّبُرُ سِبْأً ٢٤ سُوْرَةُ قَمَر رَكُوْع ٢٦ -

چھٹی پیشین گوئی

جب آنحضرت اور اونکے اصحاب قلت تعداد اور بے سرو سامانی کے ہاٹ
کنکے سے لٹکائے گئے تو اوہ نے اور اونکے ہادی سے قرآن نے پیشین گوئی
کے طور پر فرمایا۔

فَمَنْ لَّكَفِرَيْنِ اَمْهَلُهُمْ رُوَيْدًا سِيَّارَةً ۚ سُوْرَةُ ظَارِقِ رُكُوْعِ ۱۰۶۔
اور اپنے آپ کو چونکہ موسیٰ کے مثیل کہا تھا اس لیے آپ نے دل بھر کے موسیٰ کے
اتباع کا حال سُنا یا۔

۱۱۔ انزاب بن قیسؓ، انزاب کے بڑے بڑے شہزادوں میں شکست کھا جائیں گے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ہمارے
 یعنی والی جاعتین میں۔ غنیمت یہ کہ لوگ شکست دیئے جائیں گے اور بھاگ نکلیں گے۔ ۱۲۔

وَأَوْزَنَّا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يَسْتَضِعُّونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَعَارِبِهَا
سپارہ ۹- سورۃ اعراف- رکوع ۱۶-

اور صاف صاف تاکید فی الفاظ سے کہے میں یہ آیت پڑھ کر سنائی۔
إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَيْنَا مَعَادٍ۔ سپارہ ۲۰- سورۃ
قصص- رکوع ۹-

یہ پیشین گوئی ان صاف صاف پوری ہو گئیں کہ تھوڑے عرصے میں کل
سرزمین مکہ پر اہل سلام کا تسلط ہو گیا۔

ساتویں پیشین گوئی

وَعَدَا اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي
شَيْئًا۔ سپارہ ۱۸- سورۃ نور- رکوع ۷-

یہ پیشین گوئی صحابہ کے حق میں ایسی پوری ہوئی کہ تاریخ عالم میں اس کی
نظیر نہیں۔ اب ہم اس مضمون کو بخوف طوالت ختم کرتے ہیں۔ کیونکہ نور کرنے و
ادیب خوب جانتا ہے کہ تمام قرآن کریم پیشین گوئیوں کے عجیب عجیب مضامین سے
بھرا ہوا ہے۔ لیکن بیشتر اس سے کہ اس مضمون کو ختم کریں۔ ایک نہایت لطیف

۱۔ اور بنے اور غنیمتوں کو غنیمت سمجھتے تھے زمین (کہ) اکی مشرقوں اور مغربوں کا وارث بنایا۔ ۱۰

۲۔ بیشک وہ جسے تجھے قرآن کا پسند بنایا یقیناً تجھے اصلی وطن (کہ) میں میرے بھائی کا۔ ۱۲

۳۔ اللہ نے تم میں سے مومنوں اور نیکو کاروں سے وعدہ کیا۔ کہ اور غنیمت اس سرزمین (کہ) میں ضرور

خلیفہ بنائے گا۔ جیسا کہ انہوں نے پہلے کو بنایا۔ اور وہ دین جو ان کے لیے پسند کیا جو اسے ادنیٰ خاطر مضبوط کر دیا۔

اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیا۔ کہ وہ میری عبادت کریں اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ ۱۱

سب سے بہت کم و کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ازریہ حدیث صحت و سند وقت
میں وہ پاب رہتی ترقی اہل حدیث کے معترضین اور منکرین کو بھی دم مارنے کی جگہ
نہیں کیونکہ یہ حدیث ایسی دس ہزار کتابوں سے زیادہ میں مندرج ہے جو ان
واقعات سے یکایک ہر پست تصنیف ہوئیں۔ اور وہ حدیث صحیح بخاری اور
مسلمین میں موجود ہے۔ وہو ہذہ۔

لَا تَقُومُوا سَاعَةً حَتَّى تَقَاتِلُوا النَّارَ صَغَارًا لَا عَيْنٌ حُمَرَا لُجُوهٌ رُفَّ
وُفٍّ كَانُوا وَحُوهٌ أَمْجَانُ الْمَطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا
عَالِي السَّعَرِ۔

ابوداؤد۔ وَ يَنْزِلُ نَارٌ مِّنْ مَّصْنِي لِيَخَاطِبَ يُسْمَوْنَهُ الْبَصَرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ
يَدَنُ لَكَ دَجَلَةٌ يَكُونُ عَلَيْهَا جَسْرٌ كَثِيرٌ أَهْلُهَا وَيَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ
الْمُسْلِمِينَ وَإِذَا كَانَ آخِرُ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورٍ أَعْرَاضَ لُجُوهٍ صَغَارًا
لَا عَيْنٌ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطْرِ النَّهْرِ فَيَقْتَرِقُوا أَهْلَهَا ثَلَاثَ فَرَقٍ۔
بخاری، حدیث پر مبنی کرنے والے نوجوان اور پادری صاحبان حدیث
کی صحت پر ذرا غور کریں۔

آپ کی حفاظت۔ آپ کی طرف سے باری تعالیٰ کا کافی ہونا
سب سے پہلی قیامت یا غلبہ کہ تو اس قتل کو دیکھ کر قوم ترک کو جنگی جھوٹی آنکھیں ہونگی۔ پہنچ چہرے ہونگے
جو کہ ہونگے، دیکھو دیکھو عین میں۔ تہ تبہ میڑا چڑھا ہوا۔ یعنی بول نہ ہونگے اور نہ قائم ہوں قیامت یہاں
کہ کہ تو دیکھ کر دیکھ کر اس قوم سے ملے جو تباہ ہوں گی ہین۔

اور تو جس شہر سے تو باری تعالیٰ سے بہت زمین کے نزدیک قریب ہیں نہ کہ اس کا نام بصرہ نہیں ہے
اور وہ ہر ملک کا ہے، اس کے درمیان ہونگے۔ دیکھو تو بہت ہونگے اور وہ مسلمانوں کے شہر ان سے ہونگے وہاں وہاں
یہاں تو ہر قطر جو ہے اس کے لیے، نیچے نیچے یا نہایت بہت لوگ نہ کہ نہ ہونگے تو دیکھ لو کہ تو دیکھو

قَالَ تَعَالَى - فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاعْرِضْ عَنِ الْمُسْتَهْزِئِينَ - يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ
 الَّذِينَ يَمْجَعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ - سید ۱۰ - سورۃ حجر رکوع ۱
 فَإِنْ أَصْحَابُ بَيْتِلَ مَا أَصْنَعُوا مِنْهُ فَقَدْ هَتَدُوا وَإِنْ تَوَلَّوْا سَاءَ مَا هُمْ بِفِ
 شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ - سید ۱۱ - سورۃ بقرہ رکوع ۱
 يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا لَكَ
 بِمَسَالتِهِ وَاللَّهُ يَعْصِيكَ مِنَ النَّاسِ - سید ۱۲ - سورۃ مائدہ رکوع ۱
 دیکھو قرآن میں کیسے کیسے وعدے نصرت و امداد الہی کے موجود ہیں۔ ایک
 مسکین اور غریب گروہ کو کثیر التعداد اور رؤسا اور سپہ سالاروں کے سامنے
 پھر ان کے مذہب اور بت پرستی اور رسومات باطلہ کے مقابلے خاص خدا پرستی
 اور نئے اور عمدہ رسوم کی خوبی کا بیان۔ پھر یہ صرف جہانِ سماوی و مصنوعی و دعویٰ ہی
 نہیں بلکہ اسکی صداقت اور تجالی تمام دنیا آنکھ سے دیکھ سکتی ہے۔ ہنسی و مسخرہ پن
 کرنے والوں کا نام و نشان عرب میں نہ رہا۔ عداوت و شقاق خواب و خیال ہو گئے۔
 بنی عرب خدا کی حفاظت سے صرف خدا کی بلا ہٹ پر دنیا سے عالم بالا کو شریف
 لے گئے آپ کی عظمت اس آیت شریف سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔

وَكَذَٰلِكَ يَهْدِي اللَّهُ لِقُلُوبِهِمْ لَعَلَّ هُمْ يَرْجِعُونَ - سید ۱۳ - سورۃ انعام - رکوع ۸

اس سورۃ میں جو دو مقامات مذکور ہیں، گامِ حق میں تیری نصیحت کرنے والوں کو جو تیرے بنی خدا کے ساتھ ایک سنگی سورت
 سے بھی نہیں مانتے، مگر تیرے حق کے لئے تیرے باور اور اگر کھیر جاوین تو اب وہی بن خدا سے سوا کعبہ کا تیرے
 تیری عزت و عبادت اور وہی ہر سنت کا تیرا ۱۲۔

اس کے بعد رسول پر جو دلائل سے رب کی طرف سے اور اگرچہ نہ کیا تو تو نے کچھ نہ بولنا یا، دیکھا پیغام اور اللہ کے حکم کا بولنا
 اس کے اور انکو جھوٹ بنایا تیری قوم نے اور تحقیق جو تو کہہ کر میں نہیں تیرا دوسرا ہر چیز کا ایک وقت تیرا اور ان کے جان تو

اہل مکہ خب آپ کو سخت سخت رکالیف پہنچاتے تھے اور اسلام کے استیصال پر کمر بستہ تھے تو آپ نے اسی کلام پڑھ سنایا اور کہا۔

وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجْنَاكَ أَهْلُهَا
فَلَا تَصِرْ لَهُمْ - سیپارہ ۲۶ - سورۃ محمد - رکوع ۶ -

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةٍ كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَا أَيُّهَا رِزْقُهَا رَغَدًا آمِنًا
مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا
يَصْنَعُونَ - سیپارہ ۱۲ - سورۃ نحل - رکوع ۱۵ -

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ
سیپارہ ۱۲ - سورۃ نحل - رکوع ۱۵ -

پھر غور کرو سوچو۔ تامل کرو۔ آپ کی تشیلین کیسی راست ہوئیں۔ اور نا سمجھ کفار
بر کردار کیسے ہلاک ہوئے۔

کامیابی بھی راستی کی بڑی دلیل ہے خصوصاً جب تکذیب کنندہوں کی ہلاکت کے ساتھ
خدا کو نوح کی قوم کا غرق کرنا۔ اور عاد کی قوم کو یح عصر کے ساتھ تباہ کر دینا
صالح کی قوم کا کڑک سے نیست و نابود بنانا۔ شعیب کی قوم پر یوم ظلمہ کی ذلت بھیجنا
لوط کی تکذیب سے قوم لوط اور اونکی بستیوں کو تہ و بالا کر دینا۔ فرعون کے لاش کا
بحر قلمزمین فنا کرنا۔ یہ سب باتیں انبیاء کی کرامات اور انکی وجاہت میں تمام سورہ شرا

۱۱۴۰ - یہاں ہمیں سنایا گیا ہے کہ یہاں اس تیری سنی سے جس نے تکذیب کیا۔ - یہاں اس کو کھپا
پھر کوئی نہیں دیکھا۔ ۱۲

۱۱۴۰ - یہاں ہمیں سنایا گیا ہے کہ یہاں اس تیری سنی سے جس نے تکذیب کیا۔ - یہاں اس کو کھپا
پھر کوئی نہیں دیکھا۔ ۱۲

کا مفصل بیان موجود ہے۔ اور جہاں آیت ختم ہوتی ہو وہاں آتا ہے۔

وَلَا تَنْفِرْ فِي دِينِكُمْ وَلَا يَأْتِيَنَّكُمْ أَلْأَمْرُ الْكَلِيمِ الْمُتَعَسِّرِ - سیارہ ۱۹۵ - سورہ شعراء
پھر بہت انبیاء کی نسبت اس طرح قصص بیان کرتے کرتے قرآن کتاب اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتا ہے۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ الْعَاقِبَةِ لِلْمُتَّقِينَ - سیارہ ۲ - سورہ ہود - رکوع ۲۶ -

در کتاب ہے۔

وَلَا يَكْتُمُونَ بُرْهَانَكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادُ وَتَمُودُ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ
وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ وَكَذَّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُ
فَكَيْفَ كَاتِبًا نَكِيرًا - سیارہ ۱۴ - سورہ حجر - رکوع ۶

غرض ان تمام مکتہ آیات میں دیکھو جب کہ مسلمان نہایت کمزور تھے کیسی کیسی
پیشین گوئیاں ہوئیں۔ اور صرف پیشین گوئی ہی نہیں تھی بلکہ نصرت الہیہ کے
ساتھ تھی۔ اور پھر غور کرو کہ کس طرح پوری ہوئیں۔

ضرورت قرآن

ایک پادری نے عدم ضرورت قرآن پر ایک کتاب لکھی اور کتاب کا نام بھی عدم ضرورت
قرآن رکھا ہے

اس کتاب کا تمام مطلب ان دو جملوں میں موجود ہے۔ رسالہ عدم ضرورت کے مصنف اور
اس کے ہنجیالوں کو قرآن کی ضرورت ثابت نہیں ہوئی اسلئے قرآن ضروری نہیں۔ یا قرآن

۱۔ میں سنتا ہوں کہ درود بہت لوگ نہیں ماننے والے ۱۱

۱۲ سو تو شہید رہا البتہ آخر کھلا ہوا درود ہون کا ۱۲

۱۳ اور اگر تجھ کو جھٹلا دین تو اسے پہلے جھٹلا دے گی نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم اور یونس کی قوم
اور موسیٰ کو جھٹلایا پھر میں نے ڈھیل دی سکر دن کہ پھر ان کو پورا نوکھیا ہوا میرا نکار ۱۳

کے عمہ مضامین خدا کی ذات اور صفات اور عبادت وغیرہ کے متعلق اور معاشیت و تمدن
 و سیاست وغیرہ کی نسبت۔ اور ضروری حساب و کتاب یا جزا اور سزا وغیرہ کے متعلق مع
 ضروری تواریخ قدیمہ کتب سابقہ انبیائین تفصیل موجود ہیں پس قرآن کی کوئی ضرورت
 نہیں یہی دودغوسے عدم ضرورت قرآن کے لیے رسالہ عدم ضرورت قرآن کے
 مصنف نے بیان کیے ہیں۔

جواب

اونادان۔ کیا تو اپنی تلاش سے خدا کا ہمید پاسکتا ہو (یاد رکھو) انسان اس کا
 کوہ خدا شروع سے کرتا آتا ہے نہیں دریافت کر سکتا۔

میں نے خدا کے سارے کام پر نکا کی اور جانا کہ انسان اس کام کو جو سرچ کے
 نیچے کیا جاتا ہے دریافت نہیں کر سکتا۔ اگرچہ انسان محنت سے اس کام کا گنج کرے
 پر کچھ دریافت نہ کرے گا۔ نہایت یہ کہ ایک حکیم بہ چند گمان کرے کہ اسکو معلوم کرے گا پر
 اسکا جیہ کبھی نہ پاسکے گا۔

واہ خدا کی دولت اور حکمت اور دانش کی کیسی کھانی ہو، وہ کی مدتیں دریافت
 سے کیا ہی پرے ہیں۔ اور اسکی راہیں پتہ شکن سے کیا ہی دور ہیں۔ کس نے خدا
 کی عقل کو بنا یا ہو یا کون اور اسکا تسلط کا راز ہو۔

پاوری صاحب کیا پہلا انسان تو ہی پیدا ہوا۔ کیا تو پہاڑوں سے چلے بنایا
 گیا۔ کیا تو نے خدا کے ہمیدوں کو سن پایا۔

سنو پاوری صاحب تمہاری اور تمہارے ہم خیالوں کی نسبت قرآن پہلے ہی کہ
 چکا ہے اور ضرورتیں بتلا چکا ہے۔

دیکھو پہلی ضرورت

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ كِتَابٍ آمِنُوا بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجِئَتْ
بِهِمْ آيَاتُ الْآخِرَةِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ وَلَا تَوْنُوا إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ
مَنْ أَن هُدًى هُدًى لِّهِ أَن يُوْنِي أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيْتُمْ وَأُوْحِيَ إِلَيْكُمْ عِنْدَ
نَبِيِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ يَخْتَصُّ
رَحْمَتَهُ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ سید پارہ ۲- سورۃ عمران رکوع ۲۸
ان آیات میں بت سی باتیں بتا کر باری تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبوت اور قرآن خداوند کریم کا
نیل ہے اور فضل کے دینے میں اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جسے چاہے اپنے خاص فضل سے
جو جس کرے۔ خدا کا وہ ارادہ جس سے وہ اشیا پیدا کرتا ہے اور اسکی تکمیل ایک لایہی مری
وہ کہ جس قادر مطلق کی قدرت اور طاقت کے واسطے کوئی مانع نہیں۔ اسی ارادہ ازلی
تکمیل کی ضرورت نے نزول قرآن اور نبوت محمد عربی کو ضرور کر دیا۔ مثلاً نادانی سے
جس نے کہ پطرس اور یوحنا وغیرہ تو مسیح کے حواری ہو چکے تھے۔ پولوس کو حواری بنانے
لایا ضرورت تھی۔ تو اسکا ٹھیک جواب یہی ہوگا۔ اور جتنے حواری ہونے کے لیے
اس میں منظور ہو چکے وہ ضرور حواری ہوئے۔

دوسری ضرورت

جن لوگوں کو پولوس کے ذریعے اور وساطت سے ایمان لانا تھا ان کے لیے

۱۔ ایک گروہ نے اہل کن باین سے ایمان جو کچھ اترے مسلمانوں پر دن چڑھے اور منکر ہو جاؤ۔ خردن۔ شاید وہ
ادین اور یقین نہ کرے مگر اسی کا جو چہ تمہارے دین پر۔ تو کہ ہدایت ہے جو ہدایت اللہ کرے۔ یہ اس واسطے کہ وہ
بہت اچھے لوگ تھے۔ قابلہ کیا تھے تمہارے رجا آگے تو کہ بڑائی اللہ کے ہاتھ پر دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ
یش والا ہے خبردار خاص کرتا ہے مہربانی جبر چاہے۔ در اللہ کا فضل بڑا ہے۔

پولوس کا آنا ضرور تھا ایسا ہی جن لوگوں کو قرآن اور محمد صاحب کے ذریعے ایسا نذر ہوا
اور خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا تھا اونکے لیے قرآن کا آنا اور محمد صاحب کا ہادی
ہونا ضرور تھا۔ عرب کی بت پرستی اور انکا باہمی بے مثل کینہ و عداوت کس مذہب نے
دور کیا کیا یہودیت نے اَلَمْ وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَهُ کہ اُمین ایک کر دکھلایا۔ کیا عیسائی خط
کی تاثیر انکے بغض و عداوت کو دنیا سے معدوم کر گئی۔ زبان آیات کی پرتاثر آواز ہی
جس نے دم کے دم میں انکے کالے پٹ دیے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ
عِدَاءً وَآلَفْتُمْ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ وَكَانَ بَيْنَكُمْ يَوْمَئِذٍ سِتْرُ الْأَعْيُنِ
فَعَرَفْتُمُوهُمْ ثُمَّ انقَضَ وَتُوَفِّيَكُمْ بِهِمْ إِنَّ خَوَافَنَا مِنْكُمْ عَلَىٰ شَفَاظِنَا
مِنْ لَّئِنَّا فَانْقَضَ كُفْرُهُمْ هَاهُ۔ سیپارہ ۲۔ سورۃ عمران۔ رکوع ۱۱۔

تیسری ضرورت

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ
وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيُحْكُمُوا بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ۔ سیپارہ ۲
سورۃ بقرہ۔ رکوع ۶۔ ۲۶۔

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَفُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ
سیپارہ ۲۰۔ سورۃ نمل۔ رکوع ۶۔

ان آیات میں قرآن نے ظاہر کیا ہے کہ جب بڑے بڑے دینی اور نہایت ضروری

۱۔ اور مضبوط دینی مسئلے (دین اسلام) سب ملکر اور بھٹ نہ ڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اور جب تھے تم آپس میں دین
بھڑکتی رہی تھا اسے دو نہیں اب ہو گئے، دیکھتے تھے بھائی، اور تھے تم کہ یہ میری ملک کہ گڑھے کے پتھر ہو غلام کیا، اس سے ۱۱
۱۲۔ لوگوں کا دین ایک تھا پھر بھیجے، اللہ نے نبی خوشی اور ڈر ڈرنا سے واسطے اور اتاری اور انکے ساتھ کتاب بھیجی
کہ مصلح کرے لوگوں میں سن بات میں جھگڑا کریں۔ ۱۲۔

۱۳۔ قرآن سننا ہی سہی اس میں کوئی چیز جیسے دسے بھٹ رہے ہیں ۱۳۔

اور میں لوگوں کا اختلاف پڑھتا ہوں اور وقت نہ کی طرف سے اختلاف مٹانے والی
کتاب نازل ہوئی ہے۔

یہود میں فریسیوں کا اعتقاد تھا کہ وہ ابراہیم کی رستبازی سے راستباز ٹھہر کر
نجات پاؤں گے قرآن نے بتا دیا۔

وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اِنَّمَا مَعَدُّ وُدَّةٍ ۚ قُلْ اَتُخَذُ نَعْرَةً عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ اَفَلَا
يُخَلِّفُ اللَّهُ عَهْدَهُ اَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً
وَاَسَاطَتْ فِيهِ خَطِيئَتُهُ ۚ فَاُولَٰئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ سیارہ ۵-۱۔
سورۃ بقرہ - رکوع ۵-۹۔

اسی لیے فرشتہ یوں کے خلوت نشین اور جہتی ستی جنگاؤں میں وحشیانہ زندگی بسر
کرتے تھے۔ اور عیسائی پوپوں کی طرح خدا وادانعامات سے محروم تھے۔ اس
بیجا شدہ کو آیت

وَرَهَبَانِيَّةٍ ابْتَغَوْهَا مَا تُكْتَبُ عَلَيْهِمْ ۖ سَيَّارَہ ۲۰۔ سورۃ حدیدہ رکوع ۲۶۔
فرما کر مٹا دیا۔ اور قدرتی انعامات سے متمتع ہونے کے لیے۔ آیت

كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۚ سَيَّارَہ ۱۸۔ سورۃ مومنون - رکوع ۲۶۔
اور قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ ۖ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ سَيَّارَہ ۱۷۔

سے درست ہے بلکہ نہ لگے گی مگر کسی دن گنتی کے۔ تو یہ بے چکے ہوا بندہ کے بیان سے قرار تو بے خلاف ہے
اور چاہے قرار بد ہو رہے ہو مگر جو معلوم نہیں کہتے۔ کیونکہ زمین جس سے کھانا نکلتا ہے اور گھیرا اور کھوڑے
سے سووی میں ہو کر دوزخ کے اسی میں زمین کے ۱۰۔

سے اور ایک دنیا جیوڑا اور انھوں نے کیا گناہ منے میں لکھا تھا۔ دیر ۱۱۔

سے ۱۰۔ تو گھسا و ستھری چیزیں اور کام کرو سلا ۱۲۔

سے ۱۱۔ تو کہ گنتی کی ہر ذوق منہ کی جو چیزیں اس نے اپنے اندر رکھے دے سٹے ۱۰۔ ستھری چیزیں کھانے کی ۱۱۔

کا فرمانِ راحت عنوانِ جاری فرمایا۔ پھر یہود نے حضرت مسیح جیسے منجی درباری کا نکار کیا اور پرلے دربت کی بے دینی سے انکی جناب میں نامناسب کلمات کہے۔ بلکہ اپنی نادانی سے پختے مسیح کو چھوڑ کر وہی مسیح کے منتظر ہو گئے۔ قرآن نے یہود کو بتلادیا کہ مسیح آجیلے اور ہزاروں یہود کو منوادیا۔ اور انہ جنہوں نے انکار کیا، لزام کو کامل کر دیا ایسے مدعی سے یہ جوابِ حکمِ مذمے کے اپنے مدعا علیہ کے ملزم کرنے کے لیے صاحبِ حکم کی ضرورت پڑتی ہے۔ دیکھو یوحنا کے ۱۲ باب ۴ میں مسیح فرماتے ہیں۔ جو کوئی مجھے ایمان نہ دے میں اس پر حکم نہیں کرتا۔ معلوم ہوا حضرت بے بس میں حکم کا اختیار نہیں رکھتے۔ اور مرقس ۱۶ باب ۱۶ میں فرماتے ہیں۔ جو کوئی ایمان نہیں لاتا اس پر سزا کا حکم کیا جاوے گا۔ معلوم ہوا کہ مسیح کے بعد زمانے میں مسیح کے منکرون پر حکم ہو گیا۔ اس واسطے ضرور ہوا کہ قرآن اور صاحب قرآن آوے اور حضرت مسیح کے سچا سچ ہونے کی گواہی دیکر اختلاف کو مٹا دے اور تنک کو ملزم کرے۔ پھر حضرت مسیح جیسے رحیم و کریم مسکین و خاکسار آدمی کی نسبت غلو شروع ہو گیا۔ اس مقدس بن انسان کی اُلوہیت کا بے وجہ دعویٰ کیا گیا بلکہ کیتھولک فرقے نے بقول موشیم اور مالیم حضرت مسیح کی والدہ مریم صدیقہ کو ماہیت تثلیث کا متمم یقین کیا۔

بحالوڈین حضرت مریم کی تصویر کو گونے کناری کے کپڑے پہنانے لگے اور شیر مال روئی اور پیرنڈر چڑھانی شروع کر دی تھیس کی مجلس میں خدا باپ کے علاوہ اور دو خدا مسیح و مریم ماننے لگے

فطرتِ انسانیہ اور نورِ ایمان ایسے افسوسناک پرانکار کرنے کے لیے مضبوط کر رہتے ہیں کہ اس توہم کا شکنجہ سر پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ کہ دیکھ تجھے قانونِ قدرت کا علم ہو

نہیں خدائی اسرار پر چوہ پٹنے کے لئے یہی رسائی نہیں الہامان مسائل پر اعتقاد
 کر اس واسطے قدرت سلیم اور عقل مستقیم سے صاحب الہام کے فیصلے لینے کو ضرورت ہو جاتی ہے
 الہام نبوت کے خاتم نے زور سے فرمادیا مسیح کی الوہیت الہامی نہیں یہ اعتقاد ثبت پرستی
 اور کفر کی جڑ ہے۔

یوپی عقائد کی بیخ کنی اور وقت تک شروع نہوئی جب تک عرب کے میدان سے یہ
 چٹی سبز نش عیسائیوں پر نہوئی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنَا حَیٰوًا وَرِزْقًا وَرَبَّآ بَاکُمْ دُوْنَ اللّٰہِ۔ سید پارہ سورۃ توبہ کو
 بتا دیا یہ ان مصر اور یونان کے رب علوم و تحقیقات کے مخزن تھے۔ الٰہیت پرستی کے
 عام رواج نے ان ملکوں میں یہ طاقت کہاں باقی رکھی تھی کہ مریم یاسی کی الوہیت کا
 علا باطل مسئلہ۔ اور عشاٰی ربانی میں روٹی اور شراب کا حقیقتاً نہ مجازاً مسیح کے گوشت
 و رہو ہو جانے کا وہم اہل دنیا کے دلوں سے اٹھاتی۔ پھر عرب کے سے جاہل اور
 بت پرست ملک سے کیا امید تھی کہ ان توہات کا مقابلہ کرتا۔

کنارے کی اغوا میدان لوگوں کی یہ حالت کر دی تھی کہ ان کے دلوں سے گناہ کا ڈر
 وٹھ گیا تھا۔ کیونکہ مسیح پر ایمان لانے والوں کے لئے میں خود مسیح مطعون ہو گئے۔ اور
 وہی سہریاب ہو گئے۔ تو ایسے مومن کو مسیح پر ایمان مایا شاہ کا ڈر ہی کیا رہا۔ جب کفر و
 شرک کی ایسی کھٹا جھالی مٹی تھی تو قرن کی سخت ضرورت ہوئی کہ دنیا میں اترے
 تاکہ حضرت مسیح سے ان اتہات کو دور کرے اور دنیا میں خالص توحید کو جو اصل در
 تصور بائبلات موعظہ ابراہیمہ و موسیٰ در عیسیٰ کا ہی پھیلاوے۔ جَزَا اللّٰہُ عَنَّا مَن نَزَلَ

عَلَيْهِ تَقَرَّانِ حَسَنَ اجْزَاءِ۔

ابوہال کو بیت مسیح میں من نے ملحق ہضمون لکھا ہے۔ اور وہ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض عیسائی قرآن کے نہ سمجھنے سے یہ کہتے ہیں کہ قرآن نے سلسلہ تثلیث کو سمجھایا نہیں۔ اور انسانیت اور الوہیت کے اجتماع پر قرآن نے نظر نہیں کیا۔ پادریوں کی اس غلطی کو وہاں واضح کر دیا ہے۔

چوتھی ضرورت

دنیا میں انبیاء کی پاک تعلیم نے خدا سے تعالے کی عظمت اور بڑائی اور اس کے عدل اور قدوسیت اور رحم اور قدرت کا ملکہ اور ربوبیت ماننے کا وعظ پھیلایا۔ اور بعض مصلحان قوم نے بھی جنکی فطرت سلیمہ اور قوت ایمانیہ مستقیم تھی توحید کو عملی سے بیان فرمایا۔ مگر انکے اتباع نے آخر اپنے بادی ہی کو جو دہنا لیا۔ حضرت مسیح نے خداوند کریم کی بزرگی اور عظمت کو بیان تو کیا مگر آخر عیسائیوں نے مسیح کو خدا سے جہنم کھدایا۔ بلکہ خوش اعتقادوں نے انکی والدہ مریم صدقہ کو بھی تمنا بیت تثلیث تجویز کیا آریہ ورت حکما اور عوام سری کرشن جی اور سری راجچندر جی کو خدا کا دتا رکھ اوسٹے گروناک صاحب کے تارک الدنیا اخلاق مجسم چیلے گرو صاحب کو اوتا رہنا گئے۔

پس ایسے واعظوں کے تعلیم یافتہ پیروں کی یہ حالت کیوں ہوئی۔ صرف اس لیے کہ مریدوں کی اپنے بادی سے دلی محبت سابقہ بت پرستی کی عادت سے ملکر نور ایمان اور عقل صحیح پر غالب آگئی۔ اور کوئی ایسی قومی روٹ انکے ہادیوں نے نہیں رکھی تھی جسکے ذریعے توحید خالص انکے مشرکانہ طبائع کو فتح کر لیتی۔ میں جب عیسائیوں اور ہندیوں اور سکھوں کے مقدس لوگوں کو شہرک کرتے دیکھتا اور انکی زبان سے سنتا ہوں کہ وہ

لئے مین ہمارے بادی خدا سے مجسمہ اور اوتار تھے۔ تو مجسمہ یقین ہو یا تاہرہ بیشک یہ پتا
پتہ خدا کا کلام ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ

سیپارہ ۲۲ سورۃ احزاب رکوع ۵

تفصیل اس اجمال کی یہ ہو کہ محمد صاحب نے مہلا اور انکی امت نے سب تعلیم اپنے بادی کے
اصولاً اقرار توحید ساتھ آئندہ ان محمد اکبرہ و رسولہ کے اقرار لازمی کیا ہے۔
اس کلمے کے ایذا دینے جو کچھ اثر دنیا پر دکھلایا وہ بالکل ظاہر ہے۔ ورنہ یہی اسکے بجانب
ہونے کی بڑی زبردست شہادت ہے۔ ہندوستان کے ہادیوں نے ملک سے سکتے کی
خطرناک پوجا اور گنگ کی خلاف تہذیب پرستش کو کم نہ کیا۔ اور یہود نے طرافیم کی پوجا
اور سوقت تک نہ چھوڑی جب تک۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْحَقُّ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ
سورۃ نسا رکوع ۸۶

کی صدا عرب سے نہ سنی۔

بنی اسرائیل کی بڑی کوششوں اور سختوں اور تکالیف بلکہ جانفشانیوں کو مین کہ کامیابی
کا عنوان بناؤں جبکہ وہ آپ اور اسکی مان دونوں معبود قرار دیے گئے۔ مسیح تو عموماً
تمام عیسائیوں کے معبود مین اور انکی والدہ خصوصاً رومن کیتھولک کے یہاں پوجی جاتی مین
بیشک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اس تکمیل کی محتاج تھی۔ کہ وہ اپنی فاضل پرورد
بودنی تعلیم کا ضروری جزو قرار دیتے۔ اس ضرورت کو صرف قرآن و محمد صاحب ہی

اے محمد اب نبین کسی کا تہا سے مردوں مین یکن رسولی پند کا درمہ نبیوں پر
کے تھے نہ میرے جنوں پر یہی ہندو کتاب کا استہ مین قوت اور شیطانیوں کو

تعلیم نے پورا کیا۔

اسی فقرے کے اثر نے خوب جیسے خالص بت پرست ملک سے بت پرستی ہستیا
 ہی نہیں کیا بلکہ یہودی بھی چونک وٹھے با این کہ ہمیشہ مرد ہو جاتے اور بت پرستی کرتے تھے۔
 جیسے قاضیوں کی کتاب اور اونٹ بچھڑکی پریش کر کے وغیرہ امور سے ظاہر ہے۔ اور
 کے معزز باشندے دعوے کرنے لگے کہ ہمارے مقدس وید بت پرستی کے دشمن اور
 توحید خالص کے حامی ہیں۔

پانچویں ضرورت

خدا کی توحید ذاتی اور توحید صفاتی کی تعلیم جسے توحید ربوبیت کہتے ہیں اجمالاً اور علم
 تمام تاریخی مذاہب میں موجود ہے۔ اور ان مذاہب کے پیرو باری تعالیٰ کی یکتائی ذات
 اور صفات میں بیشک ظاہر کرتے ہیں اور اس کے مقربین۔ الہ توحید الوہیت کے
 پراسرار اور کامل واسطہ حضرت قرآن کو اس شکر کا بیج پڑایا کہ جسے ہر شرافت و توحید کو
 ہر روت پیموں اور مختلف اندازیان سے مکمل کر دیا۔ محققین اور علماء اسلام کا
 حال میں کیا لکھوں۔ کئی ہمالیات اور کمالات سے قطع نظر اگر کہ آرزو اور رسوخ
 کو نقشہ انداز کیا جائے تو قرآن کے مام پر روت میں جاہل سے جاہل اور امی کیوں
 نہ ہو۔ جیسی توحید کی زبردست جڑ لگی ہوئی ہے کسی اہل مذہب میں اس کی نشیمن نہیں۔ اور
 اسی لیے وہ درجہ عقیدہ حق پسند ہی کامل اور مکمل کتاب نازل ہوئی وہی اور
 حقیقی استحقاق خاتم الانبیاء والہدیین ہونے کا رکھتا ہے۔

اس میں انبیاء اور فرشتوں کے اس کے سجدے کرتے اور اونٹوں مانگ اور خدا

پکار پکار کر اپنا محمد اور حاتم جانتے اور اونٹ آگے قربانیاں گزرتے رہے

ع کے وقت شیوع نے آئندہ اوپر اٹھائی تو دیکھا ایک شخص تلوار بھینٹے ہوئے کھڑا
 ع نے اوس سے پوچھا کہ تو ہماری عزت پر یا ہمارے دشمن کی طرف ہراسے کہ
 بن خداوند کے لشکر کا سوار ہو کے آیا ہوں۔ تب شیوع زمین پر اوندھا گرا اور سجدہ کیا
 اوس سے کہا میرا مالک اپنے بندے کو کیا ارشاد فرماتا ہے۔ خدا کے لشکر کے سردار
 شیوع کو کہا اپنے پانوں سے جوتی اوتار۔ کیونکہ یہ مقام جہان تو کھراہر مقدس ہے۔
 تم صاحب کی تکمیل یہ تھی کہ توحید الوہیت کے وعظ سے جسے توحید فی العبادت
 میں اپنی بات کے ماننے والوں کو پورا صوحید بنا دیا خدا اے آری وافی
 پرستش کے کام کو تعلیم پورا کر دیا۔

اس میرے قول کی شہادت موسیٰؑ کے بعد یود کی عام حالت۔ اور محمد صاحب کے
 رب کی حالت مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ موسیٰؑ علیہ السلام ہاڑ پر تشریف لے
 اور اونکے پیچھے بچھڑکی پرستش شروع ہو گئی۔ بلکہ عیسائی عالموں کے نزدیک
 بت مارون جیسے کاہن گوسالے کے بنانے والے ٹھہرے۔ اور کتاب قصبات
 پر لکھنے والے جانتے ہیں کہ بنی اسرائیل کیسے جلد جلد مٹ رہے تھے۔

بخلاف اسکے عرب کے لوگ تیرہ سو برس گزر گئے اب تک بت پرستی کے قریب
 رہ گئے۔

چھٹی ضرورت

براہیم کے پلوٹھے اسمعیل کے حق میں نہ اسے تعالٰی نے برکت کا وعدہ کیا
 نہ وعدے کا پورا کیا صاحب کے پیدا ہونے تک دنیا میں منجھی رہا۔

ساتویں ضرورت

موتے نے اپنے مثل نبی کے قائم ہونے کی پیشین گوئی فرمائی تھی۔ اور وہ
پیشین گوئی، سو وقت تک تصدیق ہوئی جب تک اس کا مصداق نہ آیا۔ اور یہ
میں جو تینوں ولی کا مصداق آگیا تو اسکی تصدیق ہوئی۔

سوال

نہن سلیم کی نضیات ثابت کرو۔ یونہی نعتیات کو جو مقدمہ کتب سے
قرآن میں مندرج ہوئے ہیں نکال دینا تو محمد صاحب کی خاص تعلیم ناقص باقی رہے
ہو۔ یہ اسلام تو مقدمہ کتب کا اقتباس و محمدی عنایات کا مجموعہ ہے۔

جواب

ملک کے خیر خواہ اور قوم کے مصلح لوگ انبیاء علیہم السلام ہوں یا حکماء عظماء
بشرطیکہ اس پچھلے کروہ کو طمع و استکبار نہ ہو۔ اور نبوت کے چراغ سے روشنی
ہوں تو وہ ہمیشہ اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ لوگوں میں سے انکی موجود
بڑائیوں کو دور کریں۔ اور آئندہ کے خطرات کا ایسا انتظام کریں جسکے باعث قوم
ملک کی آئندہ نسلیں بڑائیوں سے محفوظ رہیں۔

سچے مصلحان ملک و خیر خواہان قوم کا یہ بھی فرض ہوتا ہے کہ اگر ملک یا قوم میں
باتین موجود نہ ہوں۔ تو آئندہ وہ عمدہ باتیں پیدا کر دکھلا دیں۔ یا پیدا کرنے کی کوشش
کریں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگوں میں عمدہ باتوں کے اصول موجود رہتے ہیں
الاملک کی آب و ہوا اور قوم کے رسومات و ترکام کے ظلم یا عیاشی اور تعلیم کی
یا اصول حق کے ساتھ ناقص تعلیم کے ملجانے سے وہ عمدہ اصول چند بڑائیوں
سے مل جاتے ہیں۔ مصلحان قوم کا یہ بھی فرض ہوتا ہے کہ ان عمدہ اصولوں کو ناپاک

بسن سے پاک و صاف کر کے رائج رکھیں۔
 یہ قوم پر خدا اور قوم کے دلدادہ پُرانیوں کے دشمن اور راستی کے
 بن دادہ ہونے میں۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور حکماء نظام کے وجود باوجود سے یہ ظہور فائدہ دنیا کو
 پہنچتا ہے کہ وہ ان سب عمدہ رسوم اور پائیدار اصول کو جو اونکے ظہور اور نسبت سے پہلے
 میں قوم میں رائج چلے آتے ہیں خود وہ امور عبادت ہون یا بطرز عبادت ادیان حق
 غیب ہون یا کتب مقدسہ کا عطیہ انھیں انکی حالت پر قائم اور بحال رکھتے ہیں۔
 قوم اس سوتے آدمی کے مانند ہوتی ہے جس کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہر قسم کا
 آرام کھانا پینے پینے اور دیکھنے کا موجود ہو۔ الا وہ ناخالص کے استلذاذ سے
 برم ہو۔ اور بنی اس بیدار اور ہوشیار خیر خواہ کے مثل ہوتا ہے جو باقتضائے فطرت اور جبلت
 نے اس سولی ہوئی غفلت کی ماری قوم کو جکاتا ہے اور اس سولی ہوئی قوم کو ان آرام
 اشیاء سے بہرہ مند ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام قدرتی صنائع اور بدائع کی طرف جن سے قوم غفلت کی وجہ سے
 ہم پوشی کر رہی ہو توجہ دلا کر قوم کو خالق کا عاشق بنانا چاہتے ہیں۔ اور قدرتی اشیاء میں توجہ
 بر غلکی ترغیب لا کر صنائع عالم کا شکر گزار کرتے ہیں۔ کیا وہ کوئی امرانی الطل سے گھڑ
 دہیوں کا دل بہانا چاہتے ہیں۔ اور کیا وہ مافوق الفطرۃ کرشمے دکھلا کر توجہات میں
 سامنے کی طرح ڈالتے ہیں۔ نہیں اڑھائی ایت کی جد آسجد بنانا اور نکا کام نہیں۔ دینی
 بت بقول ایک خیر خواہ اسلام کے انکی راستی اور سچائی خیر خواہی اور بے ریاکی کا نشان
 - فِدَا اَہْلِ اَیِّ وَ اُمِّی -

سلام کے بنا، شادون نے، سلام کو اقتباسات اور منہ بات کا مجموعہ خیال کیا ہے۔
 یہود میں قیامت کے نہ کر لوگ کبھی موجود تھے (فرقہ صدور فی) یہود میں ایک فرقہ
 کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ بنی اسرائیل براہیم کی اولاد میں ابراہیم کی راستبازی سے ضرور
 راستباز ٹھہریں گے۔ (دیکھو فرقہ فریسی) عیسائیوں میں حضرت مسیح کی پرستش سے
 شک و شبہ ہی آفت لگو کھا بندگان الہی کے رگ دریشے میں پھیل رہی تھی۔ روئے
 کیتھولک وغیرہ میں حضرت مسیح کی والدہ مہترمہ صدیقہ کی عبادت جو ہندو عرب کی بت پرستی
 سے کسی طرح کم نہیں ہزار ہا مخلوق کی عقلی قوی پر چھری پھیر دی۔

عشا سے ربانی کی رسم نے جہنم میں کیتھولک کا یہ عقیدہ جزو ایمان ہو کر روئی
 کے وہ ٹکڑے جو شراب میں اتر کے جاتے ہیں۔ اور وہ شراب حقیقتاً اور فی الواقع نہ مجازاً
 حضرت مسیح کا گوشت اور خون ہو جاتی ہے ایک جم غفیر کو انقلاب مابیت کے کن برے
 توہمات میں پھنسا رکھا تھا جسکے سامنے کیمیا گردن کی بوالہوسی اور بت پرستوں کا پور توں کو
 جیودان دینا اور ان کا ادا بن کر نابالکل گرد ہو جانا کی یہ حالت ہو اور نہیں سے
 ایسا اقتباس کرنا جس پر تمام قانون قدرت گواہ ہو اور جسکے لیے نور ایمان اور تمام قوی
 عقلیہ امتنا و صدقنا کہ اوٹھیں کہیں آدمی کا کام ہو۔ آیا ایک بت پرست جاہل قوم کے
 بے الہام اُمتی کا۔ نہیں نہیں نہیں۔ بلکہ ایک خاتم الانبیاء سرور اصفیا کا۔ فداہ الی و
 ہکو اس بات کے دیکھتے ہی کمال تعجب ہوتا ہے کہ عیسائیوں نے اپنی کتابوں اور تحریر
 میں کیوں اس امر کے ثابت کرنے میں اس قدر بے فائدہ کوشش کی ہے اور اپنا وقت
 ضائع کیا ہے۔ اور قواسم عقلیہ و ماغیہ کو صرف کیا ہے۔ جس سے ہم مسلمانوں کے مذہب
 میں بڑا تعلق ہے۔ اور کھپلا پھلے پر مبنی ہے۔ اور چپ وہ اسٹل مرکونہایت سعی حاصل ہے

اثبات کر چکے ہیں۔ تو زرا تعجب یہ کہ ایسا کہتے ہیں کہ جسے فلان فلان یودیون کے
 مذہب سے ہے۔ ہر گویا مذہب سلامین کوئی ایسی بات نہیں ہے جو خود وہ اصول پر قائم ہو
 بلکہ یہودیون کے ایمان سے اقتباس کیا ہوا ہے۔ درحسب کہ مذہب عیسائی بالکل مذہب
 یود کا محتاج ہے۔ ویسا ہی مذہب سلام بھی مذہب یود کا محتاج ہے۔

کیا عجیب عادت ہے کہ جب یہ دُک قرآن کی بعض تعلیمات اور قصص کو جینہ تورات
 اور اپنی کتب مقدسہ میں موجود پاتے ہیں۔ یا یود کے تالمود اور جوس کی قدیم کتابوں میں
 دیکھ پاتے ہیں تو پہلا اوستہ میں کہ قرآن تب سابقہ کا اقتباس ہے اور جب آج کے
 اور بعد یہ قصص قرآن کے کتب سابقہ میں نہیں پاتے۔ انہیں مجید سات کے مذہب
 کہہ دیتے ہیں۔ غرض یہ وہی طرحی باتیں قرآن میں ملن تھیں۔ یا وہ بھی سید اعلیٰ صاحب
 میں وجود ہو یا نہ ہو۔ سو قسم اول کو اقتباس کہہ یا اور قسم دوم کا نام سندیت دے دیا

اگرچہ یہ امر کہ کونسا مذہب مسلمان یا عیسائی زیادہ تر مذہب یود اور دیگر مذاہب
 کا محتاج ہے۔ ہر ایک پر روشن ہو مگر ہم خوشی سے امر مذکورہ کو تسلیم کرینگے۔ کیونکہ درحقیقت
 ان دونوں مذہب یود مذہب سلام ربانی الہامی مذہبوں میں باقی جاتی ہے
 اس سے انکار کرنے کے بدلے ہم اسکا اپنا نہایت فخر سمجھتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان ہی
 ایسے ہیں کہ ہر ایک سچے اور اس کے سچے بوسٹنی کے سچے پیرو ہیں اور
 ہم ہی یقین کرتے ہیں کہ آدم و نوح و ابراہیم و یعقوب و اسحاق و اسماعیل و
 موسیٰ و عیسیٰ اور محمد صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین سب کا ایک ہی دین تھا۔
 ہم حیران ہیں۔ عیسائی علماء بان اتنا نہیں سوچتے کہ خدا سے تعالٰیٰ نے مخلوق کو
 محض اپنی رحمت ایجاد دی۔ نہ وجود کا بے مہ پنا یا۔ درجہ سابقہ سوالیہ یاد رہواست

نہات و بیاد ت کے ہر طرح کی رست و رفتاریت سہانی کا سامان مہر و کیمیا پانہ میں
 این آسمان نباتات بہارات حیوانات خوش و زیادمانہ سب کچھ ہی دور کی مائش
 اسے یہ سبق کیا اب غور کرنا چاہیے کہ حب اوس زمین پر سے ایک فانی پر ایسی ہی
 ستر اس قدر اشیاء عجیبہ ابتدائی سے پیدا کر دین تو کیا روح انسانی کو جو باقی وہ فانی اور
 منصوبہ فانی آفرینش کی برآ نظر انداز کر دیا ہو گا۔ زمین زمین۔ کون شخص ایک مہر کے لیے
 سیا خیال کر سکتا ہے۔ اور اوس قدوس کی ذات کامل الصفات پر ایسا عیب ٹانگا۔ اور
 - بیشک بیشک وہ واسطہ چہ ابتدائی سے روح کی تربیت و تہذیب کا سامان بنے۔
 تکلف مہیا کرتا چلا آیا ہے۔ اوس قادر مطلق نے جس طرح فیض سوتی (متدین عالم سامان)
 اقل قطار و اطراف عالم پر بندوں فرمایا ہے۔ ویسے ہی اوس ہمہ جہت ہمہ رحمہ شفیق پر
 روحانی (کسی قوم کسی ذیت سے دریغ نہیں کیا ہر زمانہ میں ہر قوم میں۔ ہر
 بس میں بلکہ ہر فرقے میں انبیاء بھیجے۔ ^{ان میں ائمہ الاخرہ فیضانِ نبوی} - سیدارہ
 سورۃ فاطر کو ۲۰ - کتابین اوتارین۔ حکماء و علما پیدا کیے۔ اور خود انسان کی فطرت
 میں تعلیم روحانی رحمانی کے قبول کرنے کے لیے نور ایمان یا نور فراست و دہیت رحمانی
 اس لیے غالب آباد ہوا ہے عالم میں شجر اصول قائم ہو گئے یا بولتے رہے۔ تمام
 اصول کی اصل توحید سب قوموں میں مشہد ہو گئی۔ اور اصول اخلاقی مثلاً شجاعت
 حقت عدل رحمہ کی عظمت اور صفات رزائیہ مثلاً کبر جہن شہوت ظلم غضب ورجس
 کی برائی کی کل قوانین قابل ہونے۔ اگر نقص و کمال کا تفرقہ ہمیشہ اسے چلا آیا اور اوتار
 اس میں توحید صفاتی و عبادتی حق و باطل میں کیا جاتا رہا۔ ^{الامکادۃ الاشیاء}
 یعنی توحید ذاتی و اخلاقی وغیرہ قائم رہی۔ اور بقدر معمولی ہوتی رہی۔

ہر۔ وریہی بات جس سے منکر کوتاہ فہم حقیقت فطرت سے ناواقف دور دور کے
گمانوں، وروسوں میں بہکا پھرتا ہے۔

اب ہم یہ بات ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ عیسائیوں کی بڑی تعلیم اور ان کے عقائد میں
انکی سب تعلیمات کے گل سرسبد میں کیسے ہندوؤں کی کتابوں سے اقتباس کیے گئے
ہیں۔ یا اگر وسعت حوصلہ کو کام میں لائیں تو اتنا کہہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے عقائد سے
مطابقت کلی اور مشابہت تامہ رکھتے ہیں۔

(۱) حضرت مسیح کا خدا سے مجسم ہونا جیسا عیسائی لوگ کہتے ہیں بعینہ ہندوؤں کے
اس عقیدے کے مطابق ہے جو وہ کہتے ہیں کہ ”بھگوان نے اوتار دھارا“۔ یعنی خدا سے
مجسم ہوا۔ اور شیک مسیح دسویں اوتار کی طرح ہیں۔

(۲) مسیح کا دنیا میں آنا۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اوتار کے بچانے اور گناہ دور کرنے کے
لیے ہوا۔ اور یہ عقیدہ بعینہ ایسا ہے جیسے ہندو کہتے ہیں کہ جب دنیا میں پاپ بہت ہو
جائے تو ہندو بھگوان باغراض مختلف جسم کو قبول کرتا مجسم ہوتا اور اوتار دھارتا ہے۔

(۳) تثلیث کا مسئلہ ہندوؤں کے تردیو کہنے کے مساوی ہے۔ عیسائی کہتے ہیں خدا
ایک ہے اور تین بھی ہیں۔ بت پرست ہندو بھی ایسا ہی کہتے ہیں کہ۔ بھگوان ایک ہے
اور تین بھی ہیں۔ براہمن۔ بشن۔ وشنو۔

(۴) عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ خدا باپ سے بیٹا اور باپ اور بیٹے سے روح القدس
بعینہ ہندوؤں کے اس قول کے مطابق ہے کہ۔ نرگن سے سرگن ہوا یا نرگن سے ستون

۱۔ سلسلہ فی الواقع ہر مصلحت سے دین سبکی کی تائید میں بڑے بڑے کارہائیاں کیے۔ ۲۔ اسے اپنے مرشد کے سیدھے سادے احکام
اور نصائح میں غلط فہمیا غورث کے نہایت دقیق اصول داخل کر دیے۔ اور یہ وہ غلط فہمیا ہیں جنہیں عقول عشرہ و نہایت
اطلاستہ سنی ملکوں سے اخذ کر کے دخل کیا تھا۔ ۳۔ صرف محمد زبیر علی ۴۔

ایمونیون - رچون -

۵ عیسائیوں میں مٹاے ربانی کا مسئلہ سبکی بابت کیتھولک کا اعتقاد ہے کہ وقت
روٹی اور شراب بعینہ تیسٹا نہ مجازاً مسیح کا گوشت اور موم ہو جاتا ہے۔ اور پرنسٹن اسکول
میں ایک بت پرستوں کے اس اعتقاد کے برابر ہے کہ بشنو تیسرے بنکی۔ اور
سالام نام کہلا کر گندہ کا ندے میں جا پڑا۔ اور تردیویر اور میپل دروہاک بنکی۔
۶ حضرت مسیح کا یودیون سے انتقام لینے کے لیے رومیوں میں آنا جیسا کہ
انجیل و عیسائیوں کا اعتقاد ہے۔ ویدانتیوں کے اس خیال کے مساوی ہر ہودہ
کتنے ہیں کہ پریشہ نے کہا میں نے پاپا ایک سے بت ہو جاتوں۔ اور بعد از مٹا
کے سلسلے کے بمشکل ہے۔

۷ کفر سے کا مسئلہ ہندوؤں کی ذریعہ نہیں تو اور کیا ہے۔

۸ یوحنا اعلیٰ طبائی کا ایلیامین ہونا بالکل ہندوؤں کے مسئلہ ادالوں کے
ہم معنی یا اوسید کا نتیجہ ہے۔ ۱۷ باب ۱۲۔

۹ یوحنا کا دریا سے یرون میں پتہ سادینا۔ انگا جی کی ہر کی نہیں تو اور کیا ہے۔

۱۰ پولیس صاحب فراتے ہیں کہ پاکون کے لیے سب کچھ پاک نہایت ہے۔

پادری صاحبان! یہ سب ہنسیوں کا، عتماد و تعلیم نہیں تو اور کیا ہے۔

اب عند حقیق کا بھی کچھ حال سن لیجئے

۱۱ نرسنگ بچانا اور وسلو داسی ابدی رسم تہذیب ہندوؤں کی آرتی ہے۔

۱۲ ہاتھوں کا ایک ہی قوم میں ہونا اور لادیوں کا مقرر کرنا بعینہ ہندوؤں کی

صلہ ہے۔ یونانیوں کا یہ خیال ہے کہ ہندوؤں کے یہ دھرم ہیں کہ ہندوؤں کی ضرورت ہے
یہ تیسرے ہندوؤں کی عزت ہے۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔

اس رسم کی طالبات جسمین بیہمت اور پروہت خاص قوم میں سے ہونے سے درمیان۔
نہ ہی چندوں میں لاویوں کی تخصیص نہ ہوں کے خاص مصروف تیرات ہونے کا
نشان بتائی ہے

(۱۳) ازبور ۲۶-۶-۸ میں جس عبادت کا ذکر ہے وہ ہندوؤں کی سی پرکرا نہیں
تو اور کیا ہے۔

۱۴ سوختنی قربانی جس کا ذکر تمام تورات بھرتین ہے۔ متلا خروج باب ۱۹-۱۸۔ یہ ہندوؤں
کی قوم کی رسم نہیں تو اور کیا ہے۔

۱۵ اہبار باب ۲-۱۔ ولنتی باب ۶-۹ کی رسم ہندوؤں کے بھدر کا مقابلہ ایتبار
نہیں تو اور کیا ہے۔

۱۶ ایوب اور داؤد کا رکھن مٹھنا۔ ایوب باب ۲-۸۔ ہندوؤں ستا سبوں کی جھوٹ
میں رہنے کی بنیاد نہیں تو اور کیا ہے۔

۱۔ جدعون نے ایک بکری کا بچہ اور یہ جبرائیل کی فطیری روٹیاں پٹیا کیں۔ گوشت کو
توکری میں لکھا اور شوربا ایک کٹورے میں ڈالا۔ اور ایک دیوتا کے لیے بلوط کے درخت
کے تلے لاکھڑا بنا تب دس دیوتا نے کہا فطیری روٹیوں کو اوس چٹان پر رکھ دے
اور وہ شوربا ڈال۔ سو جدعون نے ایسا ہی کیا۔ قاضیوں باب ۶-۱۹۔ اور دوسرے
اپنے عید کی نوک سے چھوڑا۔ اور اسے آگ کھا گئی پس یہ ہندوؤں کی تلی کی
رسم ہے۔

نماز

اس مضمون میں پانچ امر دن پر بالاختصار نظر کریں گے۔ ۱۔ حقیقت نماز ۲۸ باطن کو

ظاہر سے تعلق ہے۔ (۳) ارکان نماز (۴) فوائد ضبط اوقات (۵) سمت جنبہ کے تعین کی وجہ۔

حقیقت نماز

دنیا کے مذاہب پر غور کرنے۔ اور قریباً کل اقوام عالم کو ایک ہی بڑے مرکز اور مرکز کی طرف بالاشتراك رجوع ہو ہو دیکھنے اور قانون قدرت کے سچے بے نقص کتاب کے مطالعہ کرنے سے فطرت سلیم قوت ایمانی نور فراست کے اتفاق سے فوراً شہادت دے اور اٹھتی ہے کہ ایک ہمارا خالق زمین و آسمان ہے۔ جسکی قدرت کاملہ کل عالم پر محیط اور تمام اشیاء جاری و ساری ہے۔ غرض ایک ہمہ قدرت فوق الکل وجود کا خیال یا اعتقاد قریباً کل اقوام دنیا میں پایا جاتا ہے۔ یہ فطرت کا اشتراك و رقواسے باطنیہ کی اضطرابی توجہ ایک علیٰ ہستی کی جانب جو باری کی عجیب و نشین دلیل ہے۔ اب عالم اسباب یا اسباب عالم پر جب انسان نظر کرتا ہے تو خوب سمجھتا ہے کہ عالم کون و فساد کے انقلابات میں وہ ہمیشہ مجبور و معذور ہے۔ اور یہ کہ تمام اختیارات کے مواد اور مقدرات کے اسباب اسکی قدرت سے باہر ہیں۔ مثلاً جب دیکھتا ہے کہ بڑے بڑے قواسے طبعی سورج پانڈستار سے ہوا بادل وغیرہ میرے لیے مزہ و خوراک ہیں۔ بلکہ جب وہ اپنے اسباب قریبہ یعنی جسمی کو دیکھتا ہے کہ کیسے مناسب آلات اور موافق ادوات اسکو ملے ہیں کہ اگر انہیں سے ایک بھی مفقود ہو جائے تو جہنم کے لیے اسکا یا اسکی مثل بے نقص جزو کا موجود کرنا اسکی امکان سے خارج ہے۔ پس یہ تصورات انسان کے دل میں ضرور سخت جوش و رغبت پیدا کرتے ہیں اور دلی نیاز بڑی شکرگذاری کے ساتھ ملتا اسکو اس منعم و محسن کی ستائش و حمد کی خاطر مائل کرتا ہے۔ و حقیقت زیادہ اسکو اپنی احتیاج و افتقار کا عالم اور فوقی قدرت سامانوں کے باسانی ہمہ پہنچ ہائے کابلقین ہوتا ہے و تنہا ہی زیادہ اسکا دل و منعم کے

احسانات کی شکر گزاری سے بہر جاتا ہے دلی نیاز اور قلبی شکر گزاری جو حق محبت
اور باطنی اخلاص سے ناشی ہوتی ہے اور یہی جوش و خروش جو انسان کے دلیو میں
واقعی و باطنی نماز ہے

اس میں کچھ شک نہیں کہ ہمارے ظاہری اقوال و اعمال حرکات و سکنات کا اثر ہمارے
قلب پر پڑتا ہے۔ یا یوں کہو کہ جو کچھ ہمارے باطن میں مرکوز ہو حرکات ظاہری ہی اور کلی آئینہ دار
ہیں۔ بہت عادت بات ہے کہ اچھا بیج اپنے پھلون سے چھاننا جاتا ہے شاید وہ گواہ ہے کہ جو
ہم ہی اپنے دوست یا کسی بڑے محسن کو دیکھتے ہیں جسکی مہربانیاں اور عطایات ہمارے
شامل حال میں تو بے اختیار بشت اور طلاق کے آثار ہمارے چہرے پر آتے ہیں جو
ہیں۔ اور اگر کسی مخالف طبع کو وہ شکل کو دیکھ پاوین تو فی الفور کشیدگی اور انزجار کا نشان
پیشانی پر نمودار ہو جاتا ہے۔ غرض اس سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ تمام درشت
اور عوارض مثلاً انبساط انقباض یا اس رجا فرحت غم تحبت اور عداوت اعضا کی ظاہری کو
باطنی سمیت یکساں متغیر و متاثر کر دیتے ہیں۔ پس اب سوچنا چاہیے کہ جب اس خالق مالک
رازق شہم کا تصور انسان کے قلب میں گزر گیا اور اس کے عطایات اور نعمتوں کی تصدیق
سے اس کا دل و جان معمور ہو جائیگا تو یہ دلی جوش اور اضطراری دلولہ اسکو ساکن
غیر متحرک چھوڑ دے گا۔ نہیں نہیں ضرور طوعاً و کرہاً اعضا سے ظاہری سے ٹپک پڑے گا۔
جہ کو صدہ پوسچے اور شاخون کو جس تک نہو غیر معقول بات ہے

غیر مذہب اقوام کے مذہبی رسوم کے آزاد دل سے تحقیقات کرو تو عجیب و دلکش اصول کا مجموعہ
ملیگا کہ اس اوپر دیکھنے والی ہستی نے تو اسے روحانی کی ابتدائی شگفتگی کے زمانے میں سکون مانہ
مذہب مانہ بہالت قرار کی ہوتے ہیں کہ کن کن صورتوں و رنگوں میں اس فیاض مطلق کی حمد و سپاس

کے قلبی زبردست اثر کو ظاہر کیا ہے۔ خارجی برآثاری اور غوارض کو چھوڑ دو اصلی بے رنگ
بے لوث فطرت پر غور کرو تو تمہیں دنیا کی قوموں میں رنگارنگ حرکات دکھائی دینگے جو باہم
رنگارنگی کیسے اوس بے رنگ کا معبود و سجد ہونا ثابت کر رہے ہیں۔

اس بیان سے صرف اس قدر مقصود ہے کہ ہر قوم کے نزدیک کوئی نہ کوئی طریق معبودی
کی یاد کا ضروری ہے۔ جسکو وہ لوگ اپنی نجات کی دستاویز سمجھتے ہیں۔ اور یہ کہ عقائد بالہنی کے
حسن و قبح کی تصویر اعضا و جوارح کے آئینے میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ہر قوم میں جوش قلبی کی تحریک اور اوسکی گنگ بگنگ کاٹنے کے لیے کئی ایک ظاہری اعمال
کا التزام پایا جاتا ہے۔ مثلاً بدن کو پانی سے طہر کرنا۔ کپڑے صاف رکھنا۔ مکان لطیف و نظیف
رکھنا۔ ظاہری صفائی اور سب فطرت اصلاح بدن سے بیشک خلاق پر قوی اثر پڑتا ہے۔
نجاست گندگی ناپاکی چرک بچلا پن سے کبھی وہ ملکوتیت بلند جو صلی پاکیزگی کی اخلاق پیدا
نہیں ہو سکتی جو واجبہ صفائی اور طہارت کا لازمی نتیجہ ہے۔ بدیہی بات ہے کہ باقاعدہ دھونے
وغیرہ افعال جوارح سے حتماً ایک قسم کی بشاشت اور تازگی عقلی قوی میں پیدا ہوتی ہے۔
اعلیٰ الصباح بستر غفلت سے ادھار بدنی طہارت کی طرف متوجہ ہونا تمام مذہبیں بلاد میں ایک عام
لازمی عادت ہے۔ صاف عیان ہوتا ہے کہ تقاضائے فطرت سے اوسکے زور و اجبار سے
یہ دائمی عادات پیدا ہوئے ہیں۔ اور طبیعت اعضا و جوارح سے جبراً اس خدمت کا لینا پسند
کرتی ہے۔ پس اگر ایسی عبادت میں جسمین روحانی جوشون اور اصلی باطنی طہارت کا اظہار مقصود
ہو ایسی طہارت ظاہری کو لازمی اور لا بدی کر دیا جاوے تو کس قدر اوس شوق و ذوق
کو تائید ہوگی۔ صاف واضح ہے کہ جہان فانی طہارت اور ظاہری صفائی کا حکم ہو گا وہاں
باطنی طہارت اور باقی صفائی کی کتنی اور زیادہ تاکید ہوگی۔

غرض اس میں شک نہیں کہ صفائی ظاہری کی طرف طبعاً ہر قوم توجہ ہے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ نہایت بدبخت سیاہ درون میں جو صفت جسمانی صفائی اور ظاہری زیب و زینت کی فکر ہے۔ لگے رہتے ہیں۔ یقیناً بت سے انہیں ظاہری رسوم کی پابندی اور ان میں صفائی قیود میں ایسے اوجھے ہیں کہ قساوت قلبی و ربا خلقی کے سوا کوئی نتیجہ اونکے اعمال و اعمال پر مترتب نہیں ہوا۔ اسکی وجہ صرف یہ ہوئی کہ انہوں نے ظاہری کو مقصود بالذات اور قبلہ ہمت ٹھہرا لیا۔ یا اونکے پاس کوئی روحانی شریعت نہ تھی جو مجازت حقیقت کی طرف اونکو لیجاتی۔ مگر اس سے نفس فعل طہارت قبیح یا مستوجب ملامت نہیں ٹھہرتا۔ اس عملی افراط و تفریط کے اور ہی موجبات اور بواعث ہیں۔

ہمیں اس وقت اور قوموں کے رسوم سے تعرض کی ضرورت نہیں۔ اس وقت ہم اسلامی طہارت (وضو) کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ غیر قوموں نے اسلامی اعمال پر انصاف سے غور نہیں کیا۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ مسلمانوں نے۔ ہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے والوں نے ہرگز ظاہری طہارت میں خوض نہیں کیا۔ وہ اسکو مقصود بالذات نہیں سمجھے۔ کیونکہ ایک پیغمبرؐ نے والے طہیل نشان حقیقی فعل نماز کا یہ عمل مقدم ہونا ثابت کرتا ہے کہ عمل تو صرف نشان یا دلیل دوسرے امر کی ہے۔

وضو میں مسلمانوں کو جو دعا پڑھنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ یقیناً معتضض کو راہ حق پر آنے کی ہدایت کرتی ہے۔ سنو اور غور کرو۔ وہو هذا۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ بِسْمِكَ اللَّهُمَّ وَنَجِّكَ شَهِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

اے کریم مجھے اپنی طرف سے رجوع فرما دے۔ مجھے پاک بنا دے۔ مجھے ایک نئے دینی جامعیت میں داخل کر دے۔ تیرے قہر و عجز کی طرف سے تیرے شہادت و تائید کے لئے۔

نہ۔ اسکے مقابل میں کیا فرماتا ہے۔

صَبِيغَةَ اللَّهِ وَمِنْ أَحْسَنِ مَعْنٍ اللَّهِ صَبِيغَةً - سیپارہ سورہ بقرہ کو ۱۶

ی اعتقاد قدیم سے مسلمانوں میں چلا آیا ہے کہ طہارت باطنی ہی راستا مطلوب ہے۔ چنانچہ اسلام کے قدیم فلاسفہ امام غزالی نے اُن لوگوں کی نسبت جو صرف ظاہری طہارت پر مرتے تھے اور خشک قاب کبر و ریاء سے بھرے ہوئے ہوتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سب سے اہم اور اعظم طہارت پاک کرنا دل کا ہے تمام بری خواہشوں اور مہیودہ عبتوں سے۔ اور دفع کرنا ہر نفس سے تمام مکروہ و مذموم خیالات کو اور اُن تصورات جو انسان کے دل کو خدا کی یاد سے باز رکھتے ہیں۔

جب ہم نے اثبات کر دیا کہ قلبی حالت اعضا و جوارح کو حرکت دینے بغیر نہ نہیں سکتی یہ کہ ظاہر و باطن میں لازم و ملزوم کی نسبت ہے۔ تو گو یا نفس ارکان نماز سے کچھ بحث میں۔ کیونکہ جذبات قلب اور اسکی واردات کا ظہور اور کیفیت روحانی کے عروض کا بہت اعضا و جوارح کی زبان حال ہی سے مل سکتا ہے۔ البتہ گفتگو اس مزین بچائی ہے آیا یہ بہت مقتضائے فطرت انسانی سے مناسب رہتی ہو یا نہیں۔ یا اس سے اہلکار اور پسندیدہ صورت و ترکیب فلاں قانون اور فلاں مذہب میں رائج ہے۔ یا اب اس صورت و ہم و تصور میں آ سکتی ہے۔

میں بڑی جرأت اور قوی ایمان سے کہتا ہوں کہ اسکی مثال اس سے بڑھ کر بول و طبع صورت نہ تو کسی مذہب میں رائج ہے، ورنہ اور نہ عقل میں آ سکتی ہے۔ جامع مانع طریق اُن تمام عمدہ اصولوں اور سلمہ خوبیوں کو حادی ہے جو دنیا کے اور مذہب نہ خود افواہ موجود ہیں۔ اور تمام اُن نیاز مندی کے آداب کو شامل ہے جو بزرگوں و اہل

اسعبد کے عرش عظیم کے سامنے قواسے انسانی میں پیدا ہونے ممکن ہیں۔ وہ خاص
اوراد و کلمات جو اس مجموعی ترکیب کے اجزاء۔ قومہ رکوع قعدہ سجود جیسے وغیرہ میں زبان
نہیں دے سکے جاتے ہیں اسکی نے نظیری کے کافی ثبوت ہیں۔

انصاف سے سوچیے کہ یہ بیات قواسے قلبی پر اسقدر قوی اثر کرنے والی ہے۔ تب
ارکان سے کون قوم انکار کر سکتی ہے۔ دعائیں سزنگا کرنا سیدھا کھڑا ہونا آنکھیں بند کرنا
آخر میں برکت دیتے وقت ایک ہاتھ لٹکا کرنا۔ اور ذرا اونگلیوں کو نیچے کی طرف جھکا
اور کبھی کبھی خاص حالت میں گھٹنے ٹیکنا یا گھٹنے پر کھنی ٹکا کر اوپر سر رکھ دینا۔ یہ سب امور تفادات
نصائی میں مہول ہیں۔ کوئی اونہیں کہے ان ظاہری رسوم سے کیا نکلتا ہے عبادت
دل سے تعلق رکھتی ہے اوس پر اکتفا کرنا چاہیے۔ صاف بات کا وہ کیا جواب دینگے پس
اسلامی صورت سے کیوں چڑھتے ہیں۔

مجھے اُمید ہے کہ نصاریٰ نفس وجود ارکان سے تو کچھ تعرض نہ کریں گے۔ کیونکہ اس طبعی
حالت میں وہ اضطرار اہل اسلام کے ساتھ شریک کر دیے گئے ہیں باریں معنی کہ وہ بھی دعا
یا نماز میں کسی نہ کسی صورت و کرن کا ہونا تو ضرور تسلیم کرتے ہیں۔ اگر زبان سے اور زبانی
مباحث کے وقت نہیں علماء تو ثابت کر رہے ہیں۔ پس اب اصل وجود ارکان پر زیادہ
تلاش فرمائی کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ ہاں شاید مقابلہ میں الصور میں منظور ہو تو خدا پرست
قلب کی اعانت سے غور کریں کہ اسلامی طریق میں کیسا جلال کمال تکمیل اور وقار پایا
جاتا ہے اوس بیزنگ تچون واحد احد لم یلد لم یولد کے حضور اقدس میں بے رنگ بے
تصویر مکان میں باوقار ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اللہ اکبر سے افتتاح کرنا اور سورہ فاتحہ
جیسی پر معنی دعا کا پڑھنا۔ اور پھر فرط انکسار سے اللہ بزرگ کی عظمت کا تصور کر کے ہست

ان آیات سے نماز کی علت غائی خوب ظاہر ہوتی ہے کہ نماز منکرات اور فواحش سے محفوظ رہنے کے لیے فرض کی گئی ہے۔ اگر نماز کی اقامت اور مداومت سے نماز ہی اقوال و افعال میں کچھ روحانی ترقی نہیں ہوتی تو شریعت اسلامی ایسی نماز کو مستحق درجات نہیں نہیں ٹھہراتی۔ اب مجاز و ظاہر کہان رہا۔

نبی عرب علیہ الصلوٰۃ کے لیے کچھ کم فخر کی بات نہیں۔ اور اس کے خدا کی طرف سے ہونے کی قوی دلیل ہے کہ اس نے غدا کی عبادت کو طلبوں مزاروں سارنگیوں اور برابطوں سے پاک کر دیا۔ اللہ کے ذکر کی مسجدوں کو قفس و سرود کی محفلیں نہیں بنایا اور یہاں تک احتیاط کی کہ تصاویر اور مجسمہ بنانے کی اور مسجدوں میں مومن بالشرک نقش و نگار کرنے کی قلعی ممانعت کر دی کہ ایسا تو ہی مجاز رفتہ رفتہ مبتدان حقیقت ہو کر اور یہی مجسمی معبودی تا ثیل بنکر توحید کے پاک چشمے کو مکڑ کر ڈالیں۔

جب ہم ایک خوش قطع گرجا میں عیسائی جھنڈ کو بزم عبادت جمع ہوئے دیکھتے ہیں جسے بجائے بنے ٹھنے میٹوانیان اور گوری گوری یورپانیان قریش سے گریون پڑی ہوئیں اور سوت بہن عیسائیوں کا یہ فقرہ کہ مسلمانوں میں صرف تم ہی اور مجازی عبادت ہے" بڑا حیرت انگیز معلوم ہوتا ہے۔ یقیناً اہل اسلام کی غیر طبعیت نصاریٰ کی اس حقیقت سے آٹ ہوئے کی کبھی کوشش نہ کر لی۔

اس موقع پر طریق اذان پر بھی کچھ تھوڑا سا لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ہر قوم نے پرانندہ افراد کو جمع کرنے یا مناسے عبادت کو حرکت دلانے کے لیے کوئی نہ کوئی آلہ بنارکھا ہے کسی نے ناقوس زرنگہ۔ کسی نے گھنٹے گھنٹیان۔ مگر انصاف شرط ہے انہیں سے کوئی وضع بھی اذان سے مقابلہ کر سکتی ہے۔

یارسہ رسول نے بکی و اتھی صفت میں قرآن فرماتا ہے۔

وَيُضَمُّ عَنْهُمْ أَصْرُهُمْ وَلَا تَلْقَاكَ إِلَهُكَ كَأَنَّكَ عَلَى سَيْبَارَةٍ سَوِيَّةٍ عَرْضُهَا
 نِصْفُ مِائَةٍ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ أَوْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ أَوْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ أَوْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ
 انصاف سے اون کلمات کو سوچو اس ترکیب سے پہنچا کر وہ کوئی قوم بھی دنیا میں جو
 اس شد و مد سے پہاڑوں اور بناروں پر چڑھ کر اپنے سچے اصولوں کی مذکر کرتی ہو۔ جہاں
 کی عبادت اور بلا ہٹ کی بلا ہٹ۔ دنیا میں ہزاروں حکما اور بفار مگر نہ میں اور تو
 ہڈی پید ہوئے ہیں مگر تیر بڑی بھیڑوں کے اکٹھا کرنے اور ایک جہت میں لانے کا
 اس نے ایسا حرق رکھا۔ کس نے کبھی ایسی تڑی پھونکی جسکی دلکش آواز معمار و عانی خوش
 و رواں تمام ظاہر و باطن میں پیدا کر دے۔ اللہ اگر کیسی صداقت ہو کہ ایک قوم علی غایت
 صبیح و شام پانچ دفعہ اپنے بے عیب عقیدے کا اشتہار دیتی ہو۔

تعمین اوقات۔ پابندی وقت۔ آہ کیسے مقبول کلمات ہیں۔ کہ جب کسی قوم کی ترقی کی
 راہ کھلی۔ اسی مشعل جان افروز کے نور سے تمام موانعات کی تاریکی دور ہوئی شریعت ہدیہ کی
 ہیں احکام نماز مضبوط نہیں ہوئے تھے۔ تو ریت طریق نماز سے بالکل ساکت ہو۔ صرف علما
 دین کو دینی دینی اور پلوٹھے لڑکے کو سیکل مقدس میں ماکر نہ ریتی۔ وقت خاص نماز پر ہی
 باقی۔ اور لڑکے کا باپ تمام احکام شرعی کو بجالا کر ہوا وہ سے دعا مانگتا تھا کہ اس اسیر ملی
 مڑے کو برکت دے جیسے تو نے اسکے آبا و اجداد پر برکت نازل کی تھی۔ لیکن جب یہود اور
 ونگ علما کا اعتقاد باری تعالیٰ کی نسبت زیادہ تر مقبول اور پاکیزہ ہو گیا۔ اور خداوند عالم
 کے شکل و شکل نشان ہونے کا فاسد عقیدہ دفع ہونے لگا تب نماز یا دعا کی حقیقت دینی سمجھ

آننے لگی۔ کہ نماز انسان کے لیے بارگاہ الہی سے تقرب کا وسیلہ ہے مگر چونکہ شریعت موسیٰ میں کوئی خاص قاعدہ نماز کا مقرر نہ تھا لہذا روایت دروارج پر مبنی رہا۔ اور بقول ذالبحر صاحب کے یہودی بھی ایک نماز گزار قوم ہو گئے۔ اور ہر روز تین گھنٹے عبادت خدا کے قیام دیے گئے یعنی نو بجے اور بارہ بجے اور تین بجے۔ مگر چونکہ نماز میں مجتہدین کی ضرورت تھی اور اسکا علم ظہمی تھا کہ خود حضرت موسیٰ کیونکر نماز پڑھتے تھے۔ لہذا اکثر اوقات یہودی نماز صرف ایک منہ نوعی فعل ہوتا تھا۔

حضرت مسیح نے جو آخری رسول یہود کے تھے اور انکے حواریں نے بھی عبادت کی تاکید کی۔ مگر فسوس اور سہمیں بھی یہ نفس رکھا کہ کوئی محدود زمین قاعدہ نماز کا اٹھون نے ترتیب نہ دیا۔ ایسے چند مرتبے کے بعد عبادت خدا کا معاملہ بالکل عوام الناس کی رائے پر موقوف ہو گیا اور پادریوں ہی کے اختیار میں رہا جنھوں نے نماز کی تعداد اور مدت اور الفاظ وغیرہ مقرر کرنا اپنے ہی فرستادین منحصر کر دیا۔ اسی وجہ سے دعاؤں کی کتابیں تصنیف ہوئیں و تفسیریں کی میڈیاں اور تفسیریں منعقد ہوئیں۔ تاکہ اصول دین اور احکام ایمان تھوڑے کمزور سے راہبوں نے تہذیب پر تکلف طریقہ عبادت کا نکالا اور کرجوں میں جفتہ و نماز قرار دی۔ یعنی چھ روز کی خدا سے روحانی نہ ملنے کی مکافات صرف ایک روز کی نماز سے کی گئی۔ الغرض یہ سب خرابیاں منتہی درجے کو پہنچ گئیں کہ ساتویں صدی عیسوی میں رسول اللہ نے ایک مذهب اور عقول مذہب تلقین کرنا شروع کیا۔ آنحضرت نے نماز بیگانہ کا عقیدہ ایسا باری کیا کہ آپ خوب جانتے تھے کہ انسان کی روح حق سبحانہ و تعالیٰ کی حمد و ستائش کرنے کی کیسی مشتاق رہتی ہے اور نماز کے اوقات مقرر کر دینے سے آپ نے ایک ایسا منہوڑ قاعدہ نماز بنادیا کہ اس میں نہ صرف انسان کا دل عالم

و حانی سے عالم مادی کی طرف بہ کز متوجہ نہیں ہو سکتا جو صورت اور ترکیب آہستہ آہستہ
 میں آہستہ قول و فعل سے مقرر کر دی جو دسویں یہ خوبی ہو کہ ہل سلام ان خرابیوں سے محفوظ
 رہے۔ مین جو اوس نثرالی جھلڑے سے پیدا ہوتی تھیں جو عیسائیوں میں نماز کی تربیت پر ہمیشہ
 دیا کرتے تھے اور پھر ہر مسلمان کو کجائش رہی کہ کمال خشوع و خضوع و عبادت خدا میں مصروف ہو
 پابندی اوقات میں ایک قدرتی تاثیر کہ وقت معینہ کے آنے پر قلب انسانی میں
 بے اختیار جذب و میلان اوس ڈیوٹی کے ادا کرنے کے لیے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور روحانی
 یعنی اوس مفروضہ عمل کی طرف طوعاً و کرہاً منجذب ہو جاتے ہیں۔ جو میں اوس غیہ مصنوعی
 قوس (اذان) کی آواز سنائی دیتی ہے ایک دیندار مسلمان فی الفور اوس الیکٹریک کے
 بل سے متاثر ہو جاتا ہے۔ پابند صلوٰۃ گویا ہر وقت نماز ہی میں رہتا ہے کیونکہ ایک نماز کے
 ادا کرنے کے بعد معاد و سری نماز کی تیاری اور فکر ہو جاتی ہے۔

نماز بیچگانہ کا باجماعت پڑھنا اور جمعہ و عیدین کی اقامت جس حکمت کے حوالہ میں
 ان انتظامات ملکی کا دقیقہ شناس و سلی خوبی سے انکار نہیں کر سکتا۔ ہر روز ہر سو
 کے بعد جو دنیا نے ترقی کی اور چاروں طرف غفلت و تنہا بلندہ ہو اس سے بڑھ کر
 کوئی تجویز کسی کی عقل میں نہ آئی۔ کہ کلب بنائے جائیں انجنین منعقد ہوں۔ اور وقت
 و ضروریات کے موافق قوم کو بیدار کرنے والی تقریریں کجائیں۔ لیکن خاتمہ یہ کہ با این
 میں علوم ایسی انجنینوں کے قیام و استحکام میں کس قدر دقیقین واقع ہوتی ہیں۔
 مگر مبارکی ہو اوس افضل الرسل خاتمہ الرسالہ کو کہ اوسنے کیسے وقت میں کیسی تنظیم قائم
 کی۔ اوسنے قیام و استحکام کے کیا کیا طریقے نکالے جنہیں کوئی مزاحم کوئی مانع تو نہیں سکتا۔

سنا سے انجمن کے اجتماع کے لئے ملت جاری کیے جاتے ہیں۔ انتہا پر چھاپے جاتے ہیں۔ اس اسی طریق میں وقت معین پر اذان دیکھائی ہو جو اوس پاک انجمن (مسجد) میں پونچھائے بغیر چھوڑی نہیں سکتی۔

قرب و جوار کے لوگوں کا ہر روز پانچ مرتبہ ایک جگہ میں جمع ہونا۔ اور پھر شانے سے شانہ جوڑا اور پانوں سے پانوں مل کر ایک ہی سچے معبود کے حضور میں کھڑا ہونا تو ان اتفاق کی کیسی بڑی تدبیر ہو۔ ساتویں دن جمعہ کو اس پاس کے چھوٹے قریب اور بستیوں کے لوگ صاف و سٹف ہو کر ایک بڑی جامع مسجد میں اکٹھے ہوتے اور رات بلیغ تقریر خطبہ حمد و ثناء کے بعد ضروریات قوم پر کرسے۔

عبادین میں کسی قدر دور سے شہر دن کے لوگ ایک فراخ میدان میں جمع ہوتے اور بادی کی شوکت مجسم شیر جاعت بن کر دنیا کو آفتاب اسلام کی جھک دھارتیں۔ اور بالآخر اوس پاک سرزمین میں اوس قارآن میں جہان سے اولاد و توحید چمکا کل قسط عالم کے خدا و دست حاضر ہوتے۔ ساری بچھری ہوئی متفرق امتیں اوسی دن کل میں اکٹھی ہوتی ہیں۔ وہاں خدا و س مٹی اور پتھر کے گھر کی بلکہ اوس رب الارباب معبود الکل کی جسے اس قدر مقدسہ سے توحید کا غیظ الشان و اعطابے نظیر بادی نکالا۔ حمد و ستائش کرن۔

سیہ مرتبہ ہر سال اوس یادگار (بیت اللہ) کو دیکھ کر ایک نیا جوش اور تازہ ایمان دل میں پیدا کر دیتا ہے۔ جو کج تقاضا سے فطرت ایسی یادگاروں اور نشانوں سے پیدا ہونا ممکن ہے۔ سخت جہالت ہو اگر کوئی اہل اسلام کیسی موقد قوم کو مخلوق پرست کہتا ہو۔ ایسے شخص کو انسانی طبیعت کے عام میلان اور جذبات کو مد نظر رکھا کہ جب بقدر امر بزرگوار چاہیے۔ کہ اگر قرآن کے پورے اور خالص معتقدین سمجھا

نکتہ

زین بت پرستی موتی تو اور گوارا اپنے ہادی نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ
مقدسہ سے بڑا کونسا مرتبت تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ میں آنحضرت کا رقبہ مبارک
نہیں دوسے دیا تاکہ توحید الہی کا سرچشمہ پاک ہر قسم کے شائبوں اور ممکن نیالالت کے
اگر دو غبار سے پاک صاف رہے۔ اور مخلوق کی فوق العادۃ تعظیم کا احتمال بھی اوشہ با
مسلمانوں کے ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری دعا۔

اللَّهُمَّ كُنْ لِي قَبْرِي مِنْ بَعْدِي عَيْدًا۔۔۔ اسے اللہ میری قبر کو میرے بعد
عیسینہ بنانیو۔ خوب یاد رہے۔ اور وہ بجان و دل اپنے نبی کی اس دعا کے ظاہر نتیجے کی
تصدیق کر رہے ہیں اور ہمیشہ شہد کہ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ کے ساتھ آتھد اَنْ
محمد عبدہ ورسولہ پڑھکر اللہ اور عبد میں امتیاز میں دکھلائے ہیں۔

بہت صاف امر ہے اور حقیقت شناس عقل کے نزدیک کچھ بھی سبب اعتراض نہیں
اوس ہادی کو جس نے تمام دنیا کی متداول عبادت کے طریقوں سے جنہیں شرک اور مخلوق پرستی
کے جزو اعظم شامل تھے اپنے طریق عبادت کو خالص کرنا منظور تھا۔ اور ایک واضح و مشاہد
مسلم کہ تم کو حاضر و اسلئے واجب ہو کہ وہ اپنی امت کے رخ ظاہر کو بھی ایسی سمت کی طرف
پھیرے جس میں قوائے روحانی کی تحریک اور اشتغال کی قدرت و مناسبت ہو۔

ہر ایک مسلمان کو یقین ہے کہ مکہ میں بیت اللہ کو توحید کے ایک بڑے و اعظم
انے تعمیر کیا۔ اور آخری زمانے میں اوس کی اولاد میں سے ایک زبردست کامل نبی
کامل شریعت لیکر ظاہر ہوا۔ جس نے اوس پہلی تلقین و تعلیم کو پھر زمرہ اور کامل کیا۔ پس نماز
میں جب اور دھرن کرتے ہیں یہ تمام تصورات انکھوں میں پھر جاتے ہیں اور اوس مصلح عالم
کی تمام خدمات اور جانفشانیان جو اسے کلمہ اللہ میں دکھلائے ہیں یاد آ جاتی ہیں۔

یاد رہے کہ نماز عطا وہ اون تمام خوبیان کے جو اوپر مذکور است کا لازمی نتیجہ ہیں بڑا
 بھاری قومی امتیاز اور نشان ہے۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ میں ایک منافق مسلمانوں
 کو دھوکا دینے یا اونکے رازوں پر مطلع ہونے کے لیے شامل ہو سکتا ہے اور اسکی قوم
 کو اس پر اطلاع بھی نہ ہو۔ کیونکہ ان امور کی بجا آوری میں اپنی قوم کے نزدیک وہ ہستی ہی
 لزوم فاقہ سفر و تفرج یا خیرات کا حیلہ تراش سکتا ہے۔ اور مسلمان بھی اس سے بے تردد
 وفادار مسلمان کہہ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انھیں امور میں مسلمان ہونا محصور ہو۔ مگر سخت مشکل
 اور پردہ بر انداز امر نماز ہے۔ جسے کوئی شخص بھی جو اپنے مذہب کا کچھ بھی پاس اور بیت
 دال میں رکھتا ہو کبھی بھی ادا کرنا گوارا نہیں کر سکتا۔ خصوصاً ایک علیحدہ قومی نشان
 اور ایک بالکل الگ بیات میں۔ ہر مذہبی سمت کی طرف متوجہ ہو کر۔ اور با این ہمہ
 اپنی قوم میں بھی شامل ہے ناممکن ہے۔ اب غور فرمائیے آنحضرت کو اس خصوص میں کیا
 مشکلات پیش آئیں۔

تاسیخ اور قومی روایت متفقاً شہادت دیتی ہے کہ بیت اللہ زمانہ حضرت ابراہیم
 علیہ السلام سے برابر اباعن جد قومون کا مرکز اور جائے تعظیم چلا آیا ہے۔ کفار کہ گوشت
 پرستی کے لباس میں تھے اس بیت اہل کو مقدس عبادت گاہ یقین کرتے۔ جب آنحضرت
 نے دین حق کا وعظ شروع فرمایا۔ اور خدا کا کلام دن بدن پھیلنے لگا۔ اور دشمنان
 دین مخالفت میں ہر طرح کے زور لگا کر تھک گئے۔ آخر یہ حیلہ سوچا کہ نفاقاً اسلام میں داخل ہو گئے۔
 اور اس طرح وہ لوگ سخت سخت اذیتیں اور مخفی دیرپا مصائب مسلمانوں کو پہنچانے
 لگے۔ بناؤ علیٰ ذابانی مذہب کو ضرور ہوا کہ اس معجون مرکب کے اجزا کی تحلیل کے
 لیے کوئی بھاری کیمیائی تجویز نکالے۔ اپنے ابتدائے میں بیت المقدس کی جانب

مازمین منہ بچیا۔ اس ربانی الہامی تدبیر سے قریش مکہ جو نہایت بُت پرست تھے۔ اور
اہل کتاب اور ان کے مذاہب کو بہت بُرا جانتے تھے مسلمانوں کی جماعت سے بالکل
الگ ہو گئے۔ اب کوئی منافق ظاہر طور پر بھی شامل ہونے کو گوارا نہ کر سکا۔ اور خاص
کے میں بجز خالص مخلص اصحابِ ریا ان جان نثار کے اور کوئی پروہ نہ بنا۔ اس تدبیر سے
ایک اور عظیم فائدہ یہ ہوا کہ بانی کو اپنے مشن کی ترقی اور خالص پیروں کا اندازہ معلوم
ہو گیا۔ اور آئندہ کے واسطے مستعد و فاداروں اور غدار منافقوں میں امتیاز کلی ہو گیا۔
پھر جب مینے میں آپ تشریف لے گئے جہاں بکثرت یہود رہتے تھے اور جو
اول اول باغراض مختلفہ آپ تشریف آوری سے خوش ہوئے اور آپ کے تابعین میں
خوب مل جل گئے۔ پھر آخر اپنی اسیدوں کے برخلاف دیکھ کر خفیہ خفیہ ضرار و افساد میں
ریشہ دوانی کرنے لگے۔ تب آنحضرت نے ربانی الہامی ہدایت سے جو ایسے تاریک
وقتوں میں اپنے پاک نبیوں کو کشائش کی راہ دکھائی ہر اصلی قدیمی ابراہیمؑ
کے بیت الشہ کطیف نمازمین توجہ کی اس سے خالص نصارا اور غدار یہودیوں میں
امتیاز کی راہ نکل آئی۔ قرآن بھی اسی مطلب کا اشارہ کرتا ہے۔

بتہ نہیں ہو سکتا تھا کہ ایسی ہی تدبیر سے کام لے۔

پس گواہی دینا میں سمیت قبلہ کسی نصیحت کے لیے عین کی گئی ہو اور مادۃ اللہ نے
اوسمین کوئی راز مکر کو زکما ہو۔ مگر انتہا میں بھی یاد دہار کے طور پر اور اس مکر کے نشان اور
یاد آوری کے لیے کہ یہ کامل مذہب یہ توحید کا آفتاب۔ وہی پاک زمین سے نمودار ہو۔
وہ خداوندی حکمت ببال رکھی سی ورنہ اہل اسلام کا عقیدہ تو یہ ہے کہ خدا سے تعالیٰ
کی ذات مکان اور بہت کی قید سے منزہ ہے۔ اور غصہ ہی و کوئی صفات سے اسے
اور متبراجہ۔ کوئی جہت نہیں جس میں وہ مقید ہو۔ کوئی خاص مکان نہیں جس میں مخصوص
وہ رہتا ہو۔ اسی مطلب کی طرف قرآن کی یہ اشارہ کرتا ہے اور معترض کے اعتراض کو اپنے
علم بسیط سے پہلے ہی رد کر دیتا ہے۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ لَا يَمْلِكُ شَيْءٌ وَّجْهَ اللّٰهِ ۚ سُبْحَٰنَہٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۚ بَقَرہٗ ۱۴

پتہ اور زیادہ مقصود حقیقی کی راہ بتاتا اور فرماتا ہے۔

لَيْسَ الْبِرُّ اَنْ تُوْجُوْا وَّجْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنْ الْبِرُّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ لَسَلَّيْكَ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيِّنَ ۚ وَاٰتٰی الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّہٖ ذَوٰی الْقُرْبٰی
وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنَ ۚ وَاٰتٰی السَّبِیْلَ ۚ وَالسَّائِلِیْنَ ۚ وَفِی لِرَقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ ۚ وَ
اٰتٰی الزَّكٰوٰتَ ۚ وَوَعٰوٰنَ بِعَهْدِہِمۡ ۚ اِذَا عٰاٰہَدُوْا ۚ وَالصّٰدِقِیْنَ ۚ فِی الْبَاسِ ۚ وَالصّٰدِقِیْنَ
وَحِیْنَ الْبَاسِ ۚ وَنَسِیْتَ ۚ اَلَمْ یُنِصَّ ۚ اَلَمْ یُنِصَّ ۚ اَلَمْ یُنِصَّ ۚ سُبْحَٰنَہٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۚ ۲۴

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔

ان آیات سے صاف بتا دیا کہ سمت قبلہ کی جانب توجہ کرنا قنود بالذات اور ہم نہیں ہے۔ اصلی اور ابدی نیکیاں اور آسمانی نزاۃ میں جمع ہونے والی خوبیاں ہی ہیں جو ان آیات میں مذکور ہوئیں۔

ایک اور لطیف بات قابل غور ہے کہ آغا نماز میں جبکہ مسلمان رو قبلہ کھڑا ہوتا ہے یہ آیت پڑھتا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ الْمَلِكُ الْقَدِيمُ ۚ لَا يَأْخُذُهُ سِنٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۚ سُوْرَةُ الْاِنْعَامِ - رُكُوْع ۹۶۔

اور یہ آیت اُن صلوات و تسکین و تحیات و صفاتِ ربِّ العالَمین کا شریک نہ کہ وہ بذاتِ اُمرت و انا اول المسلمین۔ سیپارہ ۱۰۔ سُوْرَةُ الْاِنْعَامِ - رُكُوْع ۲۰۔

اس آیت کا افتتاح میں پڑھنا خوب آشکار کرتا ہے کہ اہل سلام کا بالطنی رخ اور قلبی توجہ کدھر ہے۔ کعبہ حقیقی اور قبلہ تحقیقی انھوں نے کس چیز کو ٹھہرا رکھا ہے۔

ایک انگریز مورخ لکھتا ہے کہ فضائلِ سلام میں سے ایک یہ بھی فضیلت ہے کہ اسلام کے معابد ہاتھ سے نہیں بنائے جاتے۔ اور خدا کی خدائی میں ہر مقام پر اس کی عبادت ہو

سکتی ہے۔ ”اَيْنَمَا تُوْلُوا فَوَجَّهْ وُجُوْهُكُمْ لِلّٰهِ“۔ سیپارہ ۱۔ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رُكُوْع ۲۶۔ جس مقام پر خدا کی عبادت کی جاوے وہی مقام مقدس ہے۔ اور اسی کو مسجد سمجھ لیجیے۔ مسلمان چاہے سفر میں

ہو چاہے حضر میں جب نماز کا وقت آتا ہے چند مختصر اور پر جوش فقرات میں اپنے خالق سے اپنے دل کا عرض حال کر لیتا ہے اور اس کی نماز اتنی طولانی نہیں ہوتی کہ اس کا جی گھبرا جائے۔ اور

۱۔ میں نے اپنا منہ کیا اس کی طرف ہٹے بنائے آسمان و زمین ایک طرف کا جو کہ زمین میں نہیں شریک کوئے والا۔ ۲۔ ۳۔ میری نماز و قربانی اور میرا دھرم، منہ کی طرف ہو کر ہی نہیں اس کا شریک دی ہی مجھ کو ۴۔ ۵۔ میں سچا ہے علم ہمارا جہاں۔ ۱۲۔ ۱۳۔ جس طرف تم منہ کرو وہاں ہی منہ ہو ۱۴۔

نماز میں جو کچھ پڑھتا ہے اور سکا مضمون یہ ہوتا کہ اپنی عجز و خاکسائی کا اظہار۔ اور خدا کا
عالم کی عظمت اور جلال کا اقرار اور اس کے فضل و رحمت پر توکل جیسا کہ کیا بابت اسلام میں
عبادت خدا کا ہر ایک سا کوٹ کوٹ کے بھر رہے۔

انسان کی نجات قیامت کے روز کیونکر ہوگی۔ آیا صرف اعمال حسنہ کے
سبب یا کسی شفیق کی شفاعت سے یا اعمال حسنہ و شفاعت شفیق کے اجتماع سے
جواب۔ مخلوق کی نجات کا ہر ایسا ثواب اور مدد و مدد نہیں جو پادریوں نے بیان

کیا۔ کیا نہ ان اردو سے محمد بن عبد اللہ کی بستی کے کامیابی مخلوق کے خیال اور وہم
موقوف ہیں۔ نہ کائنات کی بات قیامت کے روز بعض ایسی اعمال کے فضل و کرم سے
ہوگی اور نہ اس کے رحم اور غریب و غریب سے ہم نجات پائیں گے اگر اعمال وغیرہ سے
نجات ہو تو فضل کی یہی نہیں کہ ان میں یقین کر لے کہ فضل و کرم خداوندی سے نجات ہو۔ اور
فضل و کرم اسلام میں نجات کا باعث ہے دیکھو سورہ دخان۔ انہیں اہل جنت کے انعامات
کا ذکر ہوتے ہوئے بتایا کہ جنتین جنانے والے دوزخ سے اللہ کے فضل سے نیکے
وَقَدْ هَمَمْنَا عَذَابَ الْحَمِيمِ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ سُبَّارٌ هٗ ۲۵۔ سورہ دخان۔ رکوع ۳۔

اور سورہ حدید میں ہے۔

سَبِّحُوْهُ ثَلَاثَ مِاۡلٍ مِّنۡ رَّوۡسٍ ۚ وَجَنَّةٍ مَّاۡرِیۡنَہٗمۡ لَیۡسَ لَہُمۡ فِیۡہَا اَکۡثَیۡرٌ مِّنۡ اَعۡدَیۡتِ
بَلۡذَرِیۡنَ ۚ اٰمَنُوۡا بِاٰیٰتِہٖ وَرُسُلِہٖ ذَرِیۡتَ فَضۡلُ اللّٰہِ لَوۡ یَشَآءُ ۚ وَاَللّٰہُ ذُوۡ الْفَضۡلِ
الْعَظِیۡمِ سُبَّارٌ ۚ ۲۴۔ سورہ حدید۔ رکوع ۲۔

اللہ تعالیٰ کا نام پڑھو۔ ہر روز تیس سو بار۔

اللہ تعالیٰ کا نام پڑھو۔ ہر روز تیس سو بار۔

اللہ تعالیٰ کا نام پڑھو۔ ہر روز تیس سو بار۔

وَمَا يَطْعَمُهُمْ إِلَّا مِنْهُ وَرَسُولُكَ مُسْتَقِيمٌ ۝ تَعْمَلُ لَكَ مِنْ تَحْتِ الْأَرْضِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَاكِرًا ۝ وَتَعْمَلُ لَكَ مِنَ الشَّجَرِ مَا يُكَلِّمُ ۝ وَتَعْمَلُ لَكَ مِنَ الْفُلِّ مَا يَكُونُ لَكَ ۝ وَتَعْمَلُ لَكَ مِنَ الْبَابِ مَا يُخَالِفُ ۝ وَتَعْمَلُ لَكَ مِنَ الْبَابِ مَا يُخَالِفُ ۝ وَتَعْمَلُ لَكَ مِنَ الْبَابِ مَا يُخَالِفُ ۝

قرآن بیان کرتا ہے گناہ میں قسم کے ہوتے ہیں۔ اول شرک۔ دوم کبار و سونماں
شیرت کی نسبت قرآن کریم فیصلہ دیتا ہے کہ وہ ہرگز بدین تو بیعت نہوگا اور سکی نہرا شہادت
رَبِّكَ لَا يَعْزُبُ عَنْكَ لَيْسَ بِكَ يَدٌ وَبِعَفْرِ مَا دُونَ ذَلِكَ - سیارہ سورنسا - رکوع
نجمیابی بائیکہ بڑی بشارت اور شیرت فرماتی ہے - متی ۱۲ باب - ۳۱ - روم کے خلاف
نما افر ساف نوہ -

دوسری قسم نساہونگی وہ کبار اور بڑے بڑے گناہ جو شرک کے نیچے ہیں۔ ۱۱۔ عباد
یا عبادی کبار سے اوپر۔ اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ ہر ایک کبیرہ اور بڑے گناہ کی ابتدا میں
چھوٹے چھوٹے گناہ جو اس کبیرہ سے کم ہیں ہوتے ہیں۔ مثلاً جو شخص زنا کا مرتکب ہوا۔
ضروری ہے کہ ارتکاب زنا سے پہلے وہ اس نظر بازی کا مرتکب ہو جس سے زنا کے ارتکاب
تک نوبت پونہی۔ یا ابتدا ہو وہ باتیں سنیں جنکے باعث اس بدکاری کے ارتکاب تک
اس زنا کنندہ کی نوبت پونہی۔ ایسے ہی ان باتوں کا ارتکاب جنکے وسیلے سے اسکو وہ
شخص ملا جس سے زانی نے زنا کیا۔ اور بالکل ظاہر ہے کہ ان ابتدائی کارروائیوں کی

۱۵۔ اور جو کہ چلتے ہیں حکم میں اللہ کے اور رسول کے سوا۔ دیکھتے ہیں جنکو اللہ نے نوازانی اور صدق اور شہید اور
نیک نیت اور خوب عبادت کی نعمت۔ فیصلہ جو اللہ کی طرف سے۔ اور اللہ میں جو خبر رہنے والا۔ ۱۲

۱۶۔ اللہ نہیں بخشا کہ اسکا شرک ٹھہر جائے اور اس سے نیچے بخشا ہو۔ ۱۲
۱۷۔ قرآن مجید کی تہذیب و تمدن پر خلاف قرین و نجس کی فراط و تقریب کے ٹھیک انسان کی حالت امید و ہم کے مناسب ہے۔ بحسب
نہر اسکی جنت میں مرکوز ہے کہ یہ عجیب ترین قرآن کی جو مینی عبادی آئی آنا انفقور الرجنیور آئی عدا ابی حوا
اَعَدَّتْ الْآلِیْمُ۔ سیارہ ۲۔ سورہ حجۃ۔ رکوع ۲۔ تر جملہ۔ خبر سادہ میرے بدون کو کہ میں مسئل
نستے والا مہربان ہوں اور یہ بھی کہ میری ماروی دیکھ کی مار ہے۔ ۱۲۔

بڑائی زناں بڑائی سے ضرور کم پڑے۔ ایسے کہا بڑا اور بڑے گناہوں کی نسبت قرآن کریم
اقرماتا ہے۔

لَنْ يَجْزِيَكَ الْبَاطِلُ مَا تَتَّبِعُونَ عَنْهُ تَكْفِيرًا تَكْفِيرًا سَيَا تَكْفُرُ سَبَّارًا كَوَّادًا۔

یہ معنی ہیں بڑے بڑے گناہوں کے ارتکاب سے تم لوگ منع کیے گئے۔ اگر ان بڑے
گناہوں سے بچ رہو تو انکے مبادی اور انکے حصول کی ابتدائی کارروائی نہ صرف ان
بڑے گناہوں سے بچ رہنے کے باعث معاف ہو سکتی ہے۔

مثلاً کسی شخص نے کسی ایسی عورت سے جماع کرنا چاہا جو اس کے نکاح میں نہیں۔ اور اس

عورت کے بلانے پر کسی کو ترغیب دی یا کچھ مال خرچ کیا اور اسے خالی مکان میں لایا
اور اسے دیکھا۔ بلکہ اس کا بوسہ بھی لے لیا۔ لیکن جب وہ دونوں برضا و رغبت بڑی
کے مرتکب ہوئے تو اور کوئی چیز۔ دن اور بیکاری کی مانع وہاں نہ رہی۔ اور اس پر

کارروائی کا آخری نتیجہ بھی ظاہر ہوا تھا کہ اس زانی کے ایمان نے آکر اسے زنا سے
روک دیا۔ اب یہ شخص بائیکہ مال خرچ کر چکا ہے۔ یا ثانی کی رضامندی پا چکا۔ صرف ایمان
کے باعث ایمان صرف ایمان ہی کے باعث اور خدا کے خوف سے باہمہ وسعت وقت

اس بڑی بڑائی کے ارتکاب سے بٹ گیا۔ اور اس کا مرتکب ہوا۔ تو صرف اسی جناب سے
اوسکی ابتدائی کارروایاں جو حقیقت میں مبادی گناہ اور گناہ کی محرک تھیں۔ معاف
ہو جائیں گی۔ کیونکہ اس کا ایمان بڑا تھا۔ جس نے آخری حالت میں خدا کے فضل سے
دستگیری کی۔

اور تیسری قسم گناہ کی صنایع میں جیسا ذکر کیا میں ضمناً آگیا۔

۱۔ اگر تم بچتے رہو بڑی چیزوں سے جو تلوخ بونیں تو ہم اندر دیکھتے جسے تعصیر بن سہاری ۲۔

ناظرین۔ نجات صرف رحم اور فضل سے ہے۔ اور رحم اور فضل کا مستحق ایماندار ہے۔
 رَحْمَةُ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ۔ سید پارہ ۸۔ سورۃ اعراف۔ رکوع ۷۔

اور ایمان کے پھل نیک اعمال میں۔ پس کل اعمال یا اکثر اعمال اگر عمدہ میں تو معلوم ہوا کہ
 دن عمدہ اعمال کے حامل کا ایمان بڑا اور قوی تھا۔ جب ایمان بڑا اور قوی ہوا تو بہت
 بڑے فضل کا جاذب ہو گا۔ اور اگر نیک اعمال کے ساتھ تیسری قسم کے چھوٹے بد اعمال یا
 چھوٹے بڑے و دونوں قسم کے بڑے اعمال مل گئے تو ظاہر ہے کہ ایسے شخص کے ایمان میں
 یہ مقابل کچھ کفر بھی ہے۔ جس کے بد ثمرات یہ معاصی چھوٹے اور بڑے ہیں۔ کیونکہ ایمان کا
 پھل تو یہ بد اعمال ہونہیں سکتے۔ پھر لامحالہ کفر سے یہ ثمرات ہونگے۔ گو وہ چھوٹا ہی کفر ہوں نہ ہو
 اور کفر فضل کا جاذب نہیں۔ بلکہ فضل کو روکتا ہے جیسے اندھیری کو ٹھہری کی دیوار میں اور
 سورج کی روشنی کو روکتی ہیں۔

پس ایسے شخص میں ضرورت اور نجات کے اسباب اور فضل کے کھینچنے اور لینے
 کے ذریعے۔ دو نرخ میں جانے کے اسباب اور بہشت و نجات میں جانے کی روک تھام۔
 یہاں نیکی۔ اسلئے ایک میزان کی ضرورت پڑی۔ مگر یہ میزان دکانداروں کی ترازو سے
 ریلوے والوں کی ماپ تول سے نرالی ہے۔ دیکھو مموئل باب ۳۔ یہ ترازو خدا کے
 بدل اور قدوسیت کی ترازو ہے۔ نیک اعمال کی زیادتی میں ایمان کی قوت ظاہر ہے
 اسلئے وہ ایمان بڑے فضل کا لینے والا ہوا۔ اور مساوات اور کمی کی صورت میں
 آن کی اس میں بھری آیت سے

اٰخِرُوْنَ اَعْلَوْۤہُ اَبَدًا تُوْبٰہُمْ خَطُوْا اَعْمَالُہُمْ اَوَّلٰہُمْ اَبَدًا تُوْبٰہُمْ اَعْلَوْۤہُ اَبَدًا تُوْبٰہُمْ اَعْلَوْۤہُ اَبَدًا

۱۔ بیک ہزارہ کی نزدیک ہر نیکی والوں سے۔
 ۲۔ اور بچے لوگوں نے ایمان یا اپنا گناہ یا ایک کام نیک اور دوسرا بد نہ سمجھا کر سے انکو ۱۰۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - سپارہ ۱۱ - سورۃ قوبہ - رکوع ۱۲ -

امید ہو کہ خداوندی رحم اور کثرت مغفرت پر بخت لیاوے۔ اور اس کا فضل بچائے۔ انا ہی
فضل کبھی کسی شفیع کو اپنے پونچنے کے لیے ذریعہ بنا لیتا ہوں۔ اہل سلام میں بے اذن
شفاعت ثابت نہیں اور حسب اذن سے شفاعت ہوتی تو وہ شفاعت حقیقت میں
فضل ہو گیا۔ یہی فضل نجات کا باعث ہے۔ اور اس بلا اذن شفاعت کا ثبوت جسے خدا
کے رحم اور فضل نے تمہارے بچانے کے لیے تحریر کی قرآن میں یہ ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ ذَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُا فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا - سپارہ ۵ - سورۃ نسا - رکوع ۹ -

یا درگھو۔ یہ نیک اعمال کثرت سے نہیں ہوتے۔ اور ایمانی قوت کا قوی ہونا اثبات
نہیں ہوتا۔ و سوقت ہرے فضل کو یہ چھوٹا سا ایمان نہیں پہنچ سکتا۔ اور فضل لینے کے
سبب میں کمزوری ہوتی ہے۔ اس لیے باری تعالیٰ کا رحم اور کرم چھوٹے سے ایمان کے
ساتھ کسی شفیع کی شفاعت اور داعیوں کی دعا بولا دیتا ہے۔ اور اسی کمزور ایمان کو اس
ذریعے سے قوت دیکر فضل کے رائق بنادیتا ہے۔ بلکہ نہایت ایمان ہی ابھی نہ اسے
بچانے کے لیے اس فضل کو لے لیتا ہے۔ جس کے ساتھ انسان دوزخ کی ادھی نہ اسے
بچ جاوے۔ پادری صاحب پولوس بھی کیا کہتا ہے۔ پھر اگر فضل سے ہر تو اعمال سے
نہیں۔ نہیں تو فضل فضل نہریگا۔

۱۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے

۲۔ درن گوں جس وقت پناہ لیا تھا کہ اسے یہ ہے یاں میرا اللہ سے بخشواتے اور تھوڑا دناور سول اللہ کہ پاتے صاف کرنا اور اللہ
۳۔ علم ایمان گناہ۔ تو اب فضل۔ ان سب مصلحتات کی نسبت حکیم دھور پر بارانیاں کہیوں کہوں تو۔ اور عیسائی مفہم
۴۔ ہر مذاق سے باطل تک کیوں نہ ہو۔ لیکن ہر حال ان مصلحتات کا طلاق غی میں ہی کے مذاق کے موافق ہم کیے جاتے
۵۔ زمین کیونکہ باری اس تہ کا موضوع و مٹا بھی ہی ہے۔ ۱۲۔

اور اگر اعمال سے ہو تو پھر فضل کچھ نہیں۔ نہیں تو عمل عمل نہ رہے گا۔ نامہ رومیان اباب
پاوی صاحبان آپ کو عمدہ جدیدین دکھلا دیا کہ آپ کا یہ سوال کہ نجات اعمال سے ہو یا
شفاعت سے کیسا کمزور ہے۔ نجات نہ اعمال سے ہو نہ شفاعت سے۔ نجات صرف خدا کے
فضل سے ہے۔

ہاں اتنی بات رہی کہ خداوندی فضل کو کون چیر جذب کرنی ہو۔ اور کس کے
ذریعے ہم محض فضل سے نجات پاسکتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہو کہ ایمان فضل ربانی
کو جذب کرتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ
سید پارہ ۲۔ سورہ نسا۔ رکوع ۲۴۔

اس آیت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور خداوند کریم فضل
و رحمت میں داخل کر گیا۔

عمدہ جدید بھی یہی کہتا ہے۔ دیکھو نامہ رومیان ۳ باب ۲۸۔

کیونکہ ہم نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ آدمی ایمان ہی سے بے اعمال شریعت کے استہار ٹھہرتا ہے۔
اور نامہ رومیان ۴ باب ۳ فرشتہ کیا کہتا ہے۔ یہی کہ ابراہام خا پر ایمان لایا۔ اور
یہ اس کے لیے راستبازی گنا گیا۔

نجات اور فضل اور ایمان کی مثال بعینہ اسی ہے کہ ایک شخص جسکی آنکھیں بند
ہیں ایک ایسے مکان میں جو بالکل بند ہو بیٹھا ہے۔ اور کہیں اس مکان میں روشنی
آنے کا راستہ نہیں۔ اب اس شخص کو ایک نہایت عزیز اور پیارے دوست کا دروازہ

کھول دیا۔ تو وہ پورا اس کو مضبوط پکڑا۔ تو اس کو داخل کر گیا پھر وہ میں اور فضل میں ۱۲

مطلوب ہے۔ اور وہ دوست بھی اس مکان میں موجود ہے۔ اور ظاہر ہے کہ روشنی کے
بدون اپنے دوست کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا۔ اور اس دوست کے دیدار سے اس
طالب دیدار کے دل اور روح کو کوئی راحت نہیں مل سکتی۔ جب تک روشنی نہ آئے
اور دوست کا چہرہ نہ دکھلاوے۔ روشنی لینے کے مختلف ذریعے ہیں۔ یا تو اس
مکان میں روشندان نکالے۔ یا چراغ وغیرہ سے کام لے۔ غرض کوئی چیز روشنی
کی جاذب ہی نہیں تو روشنی دیدار لینے میں امداد نہ کرے گی۔ گو روشنی فی الحقیقتہ دیکھنے
کا آلہ ہے۔ جب روشندان یا چراغ وغیرہ سے روشنی لے تو دوست کے دیدار سے
وہ دیدار کا ظاہر آرام پا سکتا ہے۔ ایسا ہی دیدار اور دیدار سے آرام تو نجات ہے اور
وہ روشنی سے کرم شدہ ہوتی ہے۔ ایمان ایک روشندان یا چراغ ہے۔ جو فضل کی
روشنی کو کھینچتا ہے۔ آیات کو اس روشنی کا جاذب قرآن نے بھی کہا ہے۔

اللَّهُ نُورٌ ۖ وَالنُّورُ يُنِيرُ الْغُلُومَ ۚ وَهُوَ اللَّهُ الَّذِي يَهْدِي الْغُلُومَ ۚ
سورۃ نور۔ آیت ۲۵۔

پس بہت نفع کا ایمان بڑھتا ہے۔ اور سیکر وہ بڑے فضل کو جذب کرتا ہے۔
اور اوستہ حاصل کرتا ہے۔ جیسے جس قدر روشندان اور قلیل بڑا ہوگا اور سیکر زیادہ
روشنی کو کھینچے گا۔ اب اگر کوئی یہ سوال کرے کہ جب ایمان فضل کو بلاتا ہے اور فضل سے
نجات ہے تو اس کا کیا بوسے۔ کیا اعمال لغو اور بیکار ہونگے۔ تو معلوم ہوا کہ سائل نے
ایمان اور اعمال نیک کا تعلق نہیں سوچا۔ کیونکہ نیک اعمال اور سچا ایمان ایک دوسرے
کو لازم و ملزوم ہے۔ سچا ایمان نیک اعمال کا بیج ہے۔ اور اچھے بیج کا ضرور ہاں۔

پس یہ سچا ایمان دوزخ کا بکاتا ہے اور کو از میرون سے اور بالے میں ۱۶

تجسبات کا نہ ورا چہابی پھل ہوتا ہے۔

یولوس نامہ رومیان ۶ باب ۱۵ میں صاف فرماتے ہیں کہ تم فضل کے اختیارات میں ہو۔ پس تو کیا ہم گناہ کیا کریں۔ اس لیے کہ ہم شہریت کے اختیار میں نہیں۔ بلکہ فضل کے اختیار میں ہیں ایسا نہ ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جسکی تابعداری میں تم اپنے آپ کو غلام کے مانند سوچتے ہو۔ اسی کے غلام ہو جسکی تابعداری کرتے ہو۔ خواہ گناہ کی جسکا انجام موت ہے۔ خواہ فرمان برداری کی جسکا پھل راستبازی ہے۔ بھلا کچھ شک ہو کہ درخت اپنے پھلوں سے ہی چھپا جاتا ہے۔ بالکل سچ ہے کہ سچا ایمان اچھے اور نیک اعمال کا باعث ہے۔ اور کفر اقسام بدکاریوں کا ثمر۔ انسان کی کمزوریاں کبھی اسے کفر کے باعث فضل کے لینے میں بد نصیب کر کے گناہ کا مرتکب بناتی ہیں۔

اور غفلت کی حالت میں شیطان کڑوے سچ ہوتا ہے۔ متی ۱۲ باب ۲۵۔

اسوائے عادل خدا کی ذات بابرکات نے اسکی تدبیر فرمائی۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ سیپارہ سورہ اعراف رکوع ۶
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْشَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَسْلَوْنَ فِيهَا بَغْيًا وَحَسَابًا۔ سیپارہ ۲۲۔ سورہ مؤمن۔ رکوع ۵۔

کیا معنی کہ جب ایک انسان بد اور نیک اعمال دونوں قسم کے عملوں کا مرتکب ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ اوسمیں ایمان اور اوسکے مقابل کے سچے ہوئے گئے نہیں۔ اس لیے میزان کی ضرورت ہوئی۔ تاکہ عدل کی صفت پوری ہو۔ پس جسکے نیک اعمال بڑھ گئے عدل اور رحم اور کا شفیع ہوا۔ اور فضل و کرم سے ایسے شخص کا بیڑا پار ہو گیا۔ سچ ہے پھل اور

سلہ سو جنگی توپیں ہماری پیریں سو دیباہیں جہاں بھلا ہوا۔ ۱۲۔

سلہ دو جنگی ہر جہاں دو دھڑ دھڑاوت اور وہ یقین کہتا ہو وہ وہ جہاں کے بشت میں روزی پائیں وہاں بشتا۔

چنگے کو طبیب کی نہرت زمین بتی ۵ باب ۱۲۔ اور جسکے اعمال نیک اور بد ٹھٹھے
زمین تو اسکے لئے بھی رحم اور کرم کا پلہ اُمید ہے کہ فضل سے بھاری ہو جاوے

سوال

اگر شفیع کی نہرت ہر تو اسکے شرائط اور وجہ خصوصیت کیا ہے

جواب

شفیع کے شرائط وہی جانے جسے شفیع بنانا ہو۔ یعنی خدا جسکے رحم اور کرم اور فضل نے
شفیع بنایا ہو اَلَا جہان جہان شفاعت کا ثبوت ہو وہاں وہاں قرآن لے وہ شرائط
بتل دیئے ہیں غور کرو انبیاء اور ملائکہ کی شفاعت اسی کے رحم اور فضل سے ہے۔ اور
دوس کے ذن و ربا زت سے۔ دیکھو۔

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ لَا يَسْتَفْخِرُونَ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ۔ سُبْحَانَ أَنْبِيَائِكَ
وَلَا يَسْتَفْخِرُونَ إِلَّا عِنْدَ رَبِّكَ۔ سیدارہ ۱، سورۃ انبیاء۔ رکوع ۲۔
وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ الشِّفَاعَةِ إِلَّا مَنْ شِئَ بِأَمْرِهِ وَهُمْ
بِعَاقِبَتِهِ يَخْشَوْنَ۔ سیدارہ ۲۵۔ سورۃ زخرف۔ رکوع ۷۔

وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ
لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ
وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ۔ سیدارہ ۲۵۔ سورۃ شوری۔ رکوع ۶۔ ۱۔

۱۔ میں وہ بندے ہیں جنکو تیری رحمت میں توبہ کی اور وہ اسی کے حکم پر کام کرتے ہیں۔ ۱۲۔

۲۔ اور میں نے زمین پر جو کچھ ہے وہ سب میں سے وہی ہے۔ ۱۲۔

۳۔ اور میں نے زمین پر جو کچھ ہے وہ سب میں سے وہی ہے۔ ۱۲۔
۴۔ اور میں نے زمین پر جو کچھ ہے وہ سب میں سے وہی ہے۔ ۱۲۔
۵۔ اور میں نے زمین پر جو کچھ ہے وہ سب میں سے وہی ہے۔ ۱۲۔

سوال

اگر نیک اعمال سے نجات ہو تو نیک اعمال سے کل اور نواہی کا بجالانا ضرور ہے یا بس قدر ہو سکین۔

جواب

صاحب نجات فضل سے اور فضل کو ایمان سے لے سکتا ہے۔ ایمان اچھے پھلون کا بیج ہے۔ اچھے بیج سے اچھے ہی پھل حاصل ہوتے ہیں۔ اگر ایمان بڑا اور قوی ہو تو ایمان نیک ہی ہونگے پس آپ کے اگر فکر کی گنجائش ہی کہاں ہے۔ سنو۔

نجات دو قسم کی ہے۔ ایک جہنم میں ہمیشہ رہنے سے بچے رہنا۔ وہ فضل سے ہے اور شہید ایمان ہو۔ اور فضل کو چاہے۔ بلکہ صحیح مسلم جیسی سچی انجیل شریف میں محمد رسول اللہ فرماتے ہیں۔ **بَغِيْرَ عَمَلٍ عَمَلٌ هُوَ كَخَيْرٍ قَدْ مَوَّهٌ**۔ یعنی جنت میں ایسے لوگ بھی جائیں گے جنہوں نے کوئی عمل اور خیر نہیں کیا۔

اور جن کبار گناہوں پر ابدی سزا کا ہونا بیان ہوا۔ وہ بیان بالکل راست ہے۔ وہ گناہ ایسے ہیں کہ ابدی سزا میں پھنساؤں۔ اللہ پر ایمان لانا، اور اسکی توحید پر ثابت قدم ہونا۔ اور جس بلا سے بد شرک میں مشرک پھنک کر تباہ ہوئے اس بلا سے الگ ہونا، بلکہ صرف ہم بھی ایسے فضل کے لائق کر دیتا ہے۔ کہ بڑے گناہ کے مرتکب کو وہ فضل ابدی جہنم سے نکال لاتا ہے۔ اور اس ابدی سزا کے موجب پر یہ فضل نجات کا موجب غالب آجاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص نے تھوڑی سی گرم چیز کھالی۔ وہ گرم چیز ضرور گرمی کرے گی۔ الا اگر اس کے ساتھ بت سی سرد چیز کھالی گئی تو ظاہر ہے کہ اس سردی سردی اس گرمی گرمی کی گرمی کو باطل کر دیگی۔ اور دوسری قسم کی نجات ابدی نیک اعمال کی کثرت سے ہونگی

جو پختہ ایمان کا ثمرہ ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے حاصل ہوگی۔

اِنَّ اَحْسَنَاتِ يٰذٰ هٰٓئِنَ السَّيِّئَاتِ۔ سیارہ ۱۲ سورہ ہود رکوع ۱۰۔

اِنَّ تَحْتَبُوْا الْكَافِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ لَكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ۔ سیارہ ۵۔

سورہ نسا۔ رکوع ۶۔

اور بصورت کمی اعمال کے عفو الہی اور شفاعت شفیع خدا کے فضل سے ضعیف ایمان کے ساتھ مگر فضل بلکہ نجات کو حاصل کرینگے۔ قانون قدرت اور دنیا کے سباب اور موانع پر غور کرنے سے یہ بات بہت آسانی سے حل ہو سکتی ہے۔

شفاعت کبریٰ اور صغریٰ کی کیا تعریف ہے۔ شفاعت کبریٰ یا صغریٰ کا قرآن سے بہ نسبت محمد صاحب کے کیا ثبوت ملتا ہے۔ لفظی معنی لکھ کے آیت سے ثابت کریں تا وہ یقین اور مراد ہی معنی مطلوب نہیں۔

جواب

پادری صاحب۔ آپ نے کتنا پر زور سوال کیا ہے۔ اور اعتراض میں کتنے پہلوؤں پر نگاہ رکھی ہے۔ اور جواب سے بزرگ خود روکا ہے۔ اگلا میں سچ کہتا ہوں یہ قرآن ہی وہ کتاب ہے جو ہر زمانے کے فلسفے میں اپنے آپ کو راستباز ثابت کرتی رہی اور ثابت کر رہی۔ جس قدر علوم دنیا میں ترقی پاویں گے یہ کتاب اونکے سچے اصولوں سے کبھی حق لغت نہ کریگی۔ اور اپنا صدق ظاہر کرنے کو بے تعصب محققوں کو اپنی راستی پر تائیدی۔ اگر حق طلبی و نظر اسی سوال کے جواب پر اکتفا کیجیے۔ اور سمجھیے ہم آپ کے تمام پہلوؤں کو دیکھ کر جواب دیتے ہیں۔ اور لفظی معنی لکھا آئین دکھلائے ہیں

جلتہ نبیان دور کرتی ہیں ہزار ہوں کو ۱۱۔

آج کے زمانے کے بری چیزوں سے جو تکوین مع مومن تو ہوتا، روینگے تم سے تعصبات تمہاری ۱۲۔

درد و نون قسم کی شفاعتوں کا قرآن سے ثبوت دیتے ہیں۔ شفاعت کے معنی
سفا رَش۔ صغریٰ کے معنی چھوٹی اور کبریٰ کے معنی بڑی۔ شفاعت صغریٰ چھوٹی
سپارش۔ شفاعت کبریٰ بڑی سپارش۔ ہاں نہیں سپارش بڑی چھوٹا اور بڑا
بنا ایک نسبتی امر ہے۔ جیسے ایک اور تین۔ ایک تین سے چھوٹا اور تین ایک سے بڑا۔
اب قرآن سے ثبوت لیجیے۔ اور ثبوت بھی کیسا جہین یہ بات بھی ثابت ہو جائیگی
۱۔ دونوں قسم کی سفارش محمد صاحب کے حق میں ثابت ہے۔ پہلے چھوٹی سفارش۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ
رَسُولُ اللَّهِ لَؤْيَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا حَسْبًا۔ سیپارہ ۵۔ سورۃ نسا۔ رکوع ۹۔

خُدَمِنَ مَوَالِهِمْ صَدَقَةٌ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلَّ عَلَيْهِمْ إِثْرُ
مَهْلُوكَاتِكَ مَسْكَنٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔ سیپارہ ۱۱۔ سورۃ توبہ۔ رکوع ۱۳۔

دیکھو بیان صرف منافقوں کے گروہ کی شفاعت کا تذکرہ ہے۔ ایسے یہ شفاعت
صغریٰ شفاعت ہوئی۔

اور کبریٰ شفاعت کا ذکر ان آیات شریفہ میں ہے۔ جنکے ذریعے آب بڑے جوش
عروش سے جھڑ صاحب کے گناہگار ہونے کا استدلال کرتے ہیں۔ وہ آیات
۱۔ قسم کی ہیں۔

وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْيِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ سیپارہ ۲۴۔ سورۃ محمد
۵۔ اور ان لوگوں نے جو تبت اپنا بڑا کیا تھا۔ اگر آتے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشواتے اور بخشواتے۔ انکو
وال توبت کو بتے معاف کرنے والا ہے۔ ۱۲۔

۱۔ دیکھے ہاں میں سے زکوٰۃ کو انکو پاک کرے اوس سے اور تربیت اور دعا سے انکو اللہ تیری دعا
کے واسطے آسودگی دے اور اللہ سب سنتا ہے جانتا ہے۔ ۱۲۔

۲۔ اور بھائی، بھائی اپنے گناہ کے واسطے اور ایمان دار مردوں اور عورتوں کے لیے ۱۲۔

آپ کے ان اعتراضات کا جواب کہ اس قسم کی آیات سے چھ صاحب کا گناہ ثابت ہوتا ثابت ہوتا ہے غریب آتا ہے۔

سوال

کوئی گنہگار گنہگار کو بہشت میں داخل نہیں کر سکتا۔ اور قرآن و حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب خود گنہگار ہیں۔ ایسے وہ اس لائق نہیں کہ وہ شفاعت صغریٰ اور کبریٰ کرنے کا اختیار پاوین۔ بلکہ صاف آشکارا ہے کہ وہ خود بھی نجات نہ پائیں گے۔

جواب

نجات اور بہشت میں پہنچنے کی راہ اور اس کا طریقہ بیان کر چکا ہوں۔ کہ نجات فضل سے ہے اور فضل ایمان کے وسیلے سے مل سکتا ہے۔ اور ایمان نیک اعمال کا بیج ہے۔ الا آپ کا یہ فقرہ کہ گنہگار گنہگار کو بہشت میں نہیں پہنچا سکتا۔ کیا کوئی الہامی کلام یا عہد عتیق یا عہد جدید کا حکم ہے۔ کیا روح القدس سے نکلا۔ نہیں نہیں۔ بلکہ آپ کا خیال ہے۔ یا آپ کی عقل کی تجویز یہ فقرہ نہ تو کلام الہی ہے نہ روح القدس کی تحریر۔ اور آپ کے خیالات و ترجاویز سے واقعات نفس الامریہ کا ابطال محال ہے۔ آپ کو اگر اپنی عقل پر کچھ بھروسہ ہے تو اسے پہلے تثلیث کے مسئلے پر اور کفارے کے خیال پر کچھ لیجئے۔ اور کچھ کارگری یا نہیں۔ پھر کتب اللہ میں سے مقدسہ کتب پر نظر کیجئے جنہیں صاف لکھا ہے کہ ابراہیم۔ ایوب۔ اور موسیٰ۔ اور ایلیا۔ اور سموئیل۔ و انیال۔ بائبل کے سب عیسائی اعتقاد کے موافق گنہگار ہیں۔ کیونکہ شفیع ہوئے۔ دیکھو یرمیاہ باب ۱ زبور ۹۹ باب ۶۔ ترقیل ۴ باب ۱۴۔ پیدائش ۱۸ باب ۲۳۔ خروج ۸ باب ۸ و ۳۰۔ ۴۴ باب ۱۸ و ۱۹۔

شفاست ایک قسم کی دوا ہے اور دوا کا موثر ہونا کل مذاہب تائیدیہ میں مسلم اور
عاکے یسے یا دوا کی قبولیت کے لیے سنا ہون سے پاک ہونا ہرگز نہ گزشتہ نہیں۔

سوال

لفظی معانی قرآن سے ثابت کرو۔ خدا کے بدل و رحم میں بھی فرق نہ آئے۔
اور گنہگار بے سزا پائے بہشت کا جاودانی آرام پائے۔ قرآن کی لفظوں سے خدا
کا قدوس رحیم و عادل ہونا ثابت کرو۔

الزامی جواب

مستی ۲۱ باب ۲۲-۲۴- مسیح سے کاتبوں اور بزرگوں نے پوچھا۔ "تو کس اختیار
سے یہ کرتا ہے۔ اور کسے تجھے یہ اختیار دیا۔ مسیح نے کہا میں بھی تم سے ایک بات پوچھتا
ہوں اگر وہ مجھے کہو تو میں بھی تم سے کہوں گا۔"

سو میں بھی بطور مسیح تم سے پوچھتا ہوں۔ بتاؤ۔ شیطان بھی گنہگار ہے۔ یہود
سکریوطی بھی جس نے مسیح کو پکڑوایا گنہگار ہے۔ اور کافا جس نے مسیح کے قتل کا فتویٰ دیا
گنہگار ہے۔ اب بتائیے بے سزا پائے بہشت میں کیونکر داخل ہونگے۔ تمام بت پرست
لوہین اور تمام منکرین مسیح کیا بے سزا جنتی ہیں۔

جس دو المتہ نے دوزخ میں ابراہیم سے عصن کی کہ عاذر کو بھیج پانی سے
سیری زبان ٹھنڈی کرے۔ (لوقا ۱۶ باب ۲۲-۲۴)۔ کیا وہ گنہگار بے سزا پائے
ودانی آرام میں داخل ہوا۔

اب آپ لوگ ان تمام مثالوں میں اپنی انجیل سے سکے معنی بشارت میں۔ رحم
مدل کو جمع کر دین۔ شیطان کی نجات کا ذریعہ انجیل سے نکال دین۔

اگر صرف رحم اس طرح باعث نجات ہو کہ اعمال یا ایمان ہو۔ اور بدکار نجات پاوے
تو حقیقی موعی۔ بقول معتضض مسیح موعون موابد ریون کو کیون منادی کی فکر ہو۔

اور ہم مسلمان تو غریبی نجات پاویں گے کیونکہ بقول (توقا ۹ باب ۵۰) "جو مسیح
کے خلاف زمین گو مسیح کی پیروی زمین کرتا وہ مسیح کی طرف ہو۔"

ہم مسلمان تو شہرت مسیح کے پیچھے پرومیں۔ اور نمودل سے ملتے ہیں۔ اور اونکی
سب سے اعلیٰ اور آخری وصیت پر دل سے کار بند ہیں۔ جو یضاء باب امین مذکور ہو۔

میں صدق دل سے اصالتا اور تمام اہل سلام کی طرف سے وکالتا اقرار کرتا ہوں
کہ خدا اکیلا سچا خدا ہے۔ اور مسیح مسیح جیسے اسنے رسول کو کے بھیجا و اغوا نجات اور تپا رسول

ہو۔ اور آخر میں نہ روت صلوات و سلام اس مبارک فخر المصلین بادی کو جس نے
آخری زمانے میں مکی نبوت کی صلی اور واقعی تعلیم کو پھر دنیا میں پھیلا یا۔ اور مسیح کی

خالص اور پاک تعلیم کو تمام نف و شر کے شائبوں اور اونکی خلاف منشا آمیزشوں سے
نہیہ اگر کے نہ روت دشمنان مخلوق کو ابدی نجات کی رہ تپائی۔ اور ربی صفائی سے فرمایا

قُولُوا مَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا نَزَّلَ اِلَيْنَا مِنْ رَّبِّهِمْ۔ سَيِّئًا رَّهْ سُوَّةَ بَقَرَةٍ
قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ قَدْ اَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ

وَلَا شَرِكَ لَهُ شَيْئًا وَكَانَتْ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ۔ سَيِّئًا رَّهْ ۳۔
سورة آل عمران۔ رکوع ۷۔

صل و رحم یہ دو لفظ انصاری کی گفتگو کا ستر یہ ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ ان لفظ کا
سہ کو جس نے یقین کیا اللہ پر اور جو اور تپا ہم اور جو اور تپا ہم پر ۱۲۔

سہ ہم نے کتاب و احادیث ایک سیدھی بات پر مایہ تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کریں ہم مگر اللہ کو اور شریک نہ
بمعدن ان اسکا کسی چیز کو اور تپا ہم آپس میں ایک ایک کو رب سواسے اللہ کے ۱۱۔

معلوم ان کو کون سے کیا تھا یا کیا عدل یونہی قائم ہوتا تو خدا سے قدوس
ایک نورت کے بیٹے کی سیطرے میں تھے اور ہمیں اسے نظر کے مصلوب و
میعون ہو تب لوگ نجات پائیں لا اِلهَ اِلَّا اللهُ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔
کبرت کلمۃ تخریج من افواهہم ان یقولوا لا اِلٰہَ اِلَّا لَہٗ۔ سُبْحٰنَ سُوکُفٰتِ کُوۡفٍ
اس موقع پر مجھے ایک بچہ واقعہ یاد آیا جس کا بیان کرنا خالی از فائدہ نہ ہو گا
ایک پادری صاحب رحم و عدل کی منادی کر رہے تھے وہاں ایک سلیم الفطرت
ترنیدار نکلا اس نے پادری صاحب سے عرض کیا۔ میں نہاپ غریب آدمی ہوں
اتنا اثاثہ بھی نہیں جس سے رات کو میرے بچے پیٹ بھر کھاؤں۔ اور میری والدہ
کثیر عمر اور ہر سال میرے بیان ایک بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اور میرے پڑوس میں ایک
ذلیلہ بڑا مغر ز مالدار ہے۔ مگر بالکل لا ولد ہے۔ اب پادری صاحب ہمارے دیکھتے دیکھتے
دنیا ہی میں خدا کا عدل و رحم جمع کر دکھلائیے۔ اگر بیان جمع نہیں تو قیامت میں
کیسے ثابت ہو کہ جمع کر لگا۔

پادری صاحب نے جھنجھلا کر کہا اونا دان کیا تو خدا کا بھید پاسکتا ہے کیا تو سمندر کو
چلو سے ناپتا ہے۔ سپر زمیندار بولا پس اونا دان ہمیں کیسے کتا ہے کہ جمع کا بھید بتلاؤ
کیا تو سمندر کو چلو سے نپاتا ہے۔

حقیقی جواب خدا کے رحم و عدل اور اس کی قدوسی کے بیان سے کام نہ لے کر
مالا مال ہے۔ سنو۔

ہو ان حزن و حزن

اسے پادری نے بتا دیا تھا کہ سب موت پر ہی جتے ہیں ۔
کے وہ کہتے ہیں کہ ۔

هو الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس السلام - سيپاره ۲۸-

سورة حشر: ركوع ۳-

نَبِيُّ عِدِّي أَنِّي أَرَا الْغَفُورَ الرَّحِيمَ - سَيِّمَارَه ۴۷ سورَةُ حَجَرٍ رُكُوعٌ ۶۰ -

فَلْيَعْبَادِي الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ
اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ - سَبَّحًا ٢٢ - سُوْرَةُ زَمَرْ كُوْث

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ط سِيَّارَهُ ۙ سُوْرَةُ اعراف - ركو ۱۹۶-

يَعْبَادِ لَا خَوْفَ عَلَيْكُمْ يَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۝ سِيعَارَهُ ۲۵ سورة زخرف روم

کتاب رجبکم علی نفسہ الرحمۃ السیپارہ سورۃ نعام رکوع ۱۰۰

تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقٌ وَعْدٌ لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَتِهِ ۚ سَيَّئِسُوا فِي الْغَامِ رَبُّكَ

مَا بَدَّلُ نَفْوَدِي وَمَا أَنَا بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ - سياره ۲۱ سورة فاؤركو

بسم الله الرحمن الرحيم
سورة النسا - سورة النسا - ركوع ١

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُ مَا بِأَنْفُسِهِمْ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ رِجَالٌ أَتَتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِالْحَبَرِ

وَمَا يَكُ بِكَ بِضَلَالٍ لِلْحَبِيدِ - سِيَار ۲۲ - سُوْرَةُ خُمِسُوْد - رَكُوْع ۶۶ -

لے، وہ دھڑکے، مہدی کی نہیں دہکی۔ وہ بادشاہ مہدی کی کفایت چنگا،

۱۳۔ حیدرآباد سے ہونے والی سفر کی تاریخ ۱۲۔

اور مری مہر شامل ہے۔ جہیز ۱۲۔

۵۰ اے بند و میرے ذریعہ ختم ہوا آج۔

۱۰۔ تیرے رب کی بات موروں سمجھ کر ان کو فتنہ داروں سے روکنے والی ہو

۵۹: ہستی نہیں ہوتا میرے پاس زمین فلک و آسمان

۱۵۰

۱۰۲۔ رتیرا یا ایسا نہیں کہ شکر لیسے مندوں پر ۱۰۲۔

قانون قدرت کو ٹھیکہ دینا کہ وہ قدوس اپنے فعل سے ن موجد و دست مین کیسا
صفاتی نمونہ بتا رہا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ انسان جتنا محدودہ تو زمین قدرت کا اتباع کرتا ہے اور اپنے
قوی سے اونکی تربیل و زینت کے سبب اتنا شے کے موافق کام لیتا ہے دتے ہی
زیادہ فائدے اور تشیع اور مانتا ہے اور دتے ثمرات شخصی محنت اور ذاتی بہت سے
حاصل ہونے والے ہیں تو شخصی محنت ہی اونکی تکمیل کرنے والی ہوتی ہے۔ اور اگر
قومی کوشش و مشق سعی و کسب حصول کا سبب ہے۔ تو شخصی محنت و بان کار نہیں
ہو سکتی ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ قانون قدرت کے اون خفی اسباب سے
جسکا علم سر دست علی العموم ہو کون کون حاصل نہیں کیا انسان کو آرام و راحت حاصل
ہو جاتی ہے۔ جسے قدرت کے اسرار سے نا آشنا اور کتاب اللہ سے ناواقف لوگ اتفاقی
بات کہتے ہیں۔

اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی اعمال کے ثمرات تدبیر جاتے ہیں۔ اور کبھی نہایت جلد
کویا عمل کے تابع اور لازم ہوتے ہیں۔ غرض ہر چیز کا ایک اندازہ اور تقدیر ہے جس سے
استمرار ہو تفاوت ممکن نہیں۔

ایسا ہی حال شرعی قانون کے وعید و وعد یعنی اخروی آلام و نعم کا ہے۔
بحسب مراتب و درجات کوئی فرد بشر اونکے نتائج سے محروم اور غیر محفوظ رہ نہیں سکتا۔
شخصی عبادت اور شخصی نیکیوں کے ثمرات۔ قومی عبادت و قومی نیکیوں کے
انتایج اور وہی فیضان الہی پر غور کرو اور شخصی نیکوئیوں بدکاریوں و قومی نیکوئیوں و قومی
پر نکاہ و دوزخ کوئی بادشاہ ہے۔ کوئی دولت مند۔ کوئی میعادوی قیدی۔ کوئی دائم محبت

کون بزرگوں نے تبارک مال فرمایا ہوں اس میں سب نعمتوں کی قدرت ہے
 کہ ان میں سے کسی ایک سے لے کر ہزار تک ہر شے کوئی عمارت میں کوئی خدا کی
 شہزادی کے لئے ہوتی ہے۔ کوئی دولت ہوتی ہے کہ کوئی زمین ہو یا ہوا یا پانی ہے۔

بارگاہ سے تعالیٰ سوتے بھی عادل و زیم ہر پھر کوئی آرام میں ہے۔ کوئی
 آرام میں ایسا ہی آخر میں سب کوئی بہشت میں کوئی دوزخ میں۔ پھر بھی خدا کی
 قدرت و زیم و عادل رہے گا۔

تعالیٰ عدل و زیم کی عجیب نظیر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ مخلوق کو آرام کا محتاج بنایا
 اور اس کے قوی میں اس کی تربیت کے بموجب مختلف تعلقات اور جذبات اور گونا گوں
 میدان اور تعلقات رکھ دیے۔ اور پھر اس عالم میں اسباب و آلات بھی اس کی قوی کے
 تعلقات کے مناسب پیدا کر دیے۔

اگر کوئی شخص عدا یا سہواً قانون قدرت کی خلاف ورزی کے سبب سے کسی مرض
 و علت میں گرفتار ہو۔ اور عدل نے اسے ماخوذ کیا۔ تو معارضہ نے ہزاروں لاکھوں
 دوا میں اس کے لیے ہمہ پونجا دین۔ اور فضل سے اسے اس سے بڑے نجات دیکر
 پھر اصلی صحت کا مزہ چکھا دیا۔

ایسا ہی ایک بدکار قانون شرع کی خلاف ورزی میں اپنی عافیت تباہ کر چکا
 اور قریب تھا کہ دارالعدالت میں پہونچا کر ابدی عذاب میں مبتلا ہو۔ رحمہم اللہ نے اسے
 سچی توبہ و نجات جو حقیقہ محرک جسم و اس کے لیے مہیا کر دی۔ اگر اس نے خصوصاً
 سے سچی توبہ کی اور بڑی تصریح سے اپنے خالق کی طرف رجوع کی تو اس کی توبہ

بیان سہرانا ہے۔

مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

سید پارہ ۱۲ - سورۃ ابراہیم - رکوع ۲۶ -

یہی سچی تعلیم اور یہی اعلیٰ معنی کا عدل و رحم و انصاف ہے جسے قرآن عظیم اور فرقان حمید تعلیم کرتا ہے نہ یہ کہ ایک شخص کے مصلوب و مقتول و ملعون ہونے سے (کوئی کیون نہ) انسان کی نجات ہو اور عدل و رحم کی تکمیل جسکی کوئی نظیر عالم امر و مشاہد سے مین پائی نہیں جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کفارہ مسیح کے اعتقاد نے جسکی تسلیم کل اخلاقی نیکیوں اور قواسم فطرت کے اصلی مقتضیات کی راسخا کاٹ ڈالتی ہے۔ ان فرضی و اختراع مقدرات ذہنی پر رضامندی کو مجبور کر رکھا ہے اور اسکو اولاً ایک عقیدہ مسلمہ اور اصول موضوعہ کے طور پر فرض کر کے پھر ایسے ناشدنی امور کا بیڑا اڑھایا ہے کہ فلاں صورت میں عدل و رحم جمع ہو سکتا ہے۔ اور فلاں صورت میں نہیں ہو سکتا۔ مگر افسوس یہ لوگ ان الفاظ کا موضوع اصلی اور مفہوم حقیقی سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ اور اپنے ذہنی و فرضی اختراعات کو قانون قدرت کی محک پر کسے کی کبھی کوشش نہیں کی۔

مسئلہ تقدیر

پادری صاحب کے اعتراض کا خلاصہ

مسلمان گناہ کو ایک خفیف سی حرکت اور وہ بھی خدا کی کرائی جانتے ہیں مسلمان گناہ کو خدا کا فعل اور اسی کے مجبور کرنے سے سرزد ہوا ہوا یقین رکھے گناہ کرنے

۱۔ ایک نرس ایک بات سہری جیسے ایک درخت شتر اور اسکی جڑ مضبوط ہے اور ٹھنی آسمان میں ۱۱

نہایت ہی

مسئلہ تہ یہ مسئلہ مسلمانوں کو بے دست و پا کر کے ایسا سمست کر رہا ہے کہ اس

تہ کو ترقی کی ہی امید نہیں ہوسکتی

جواب

یہ مسئلہ کہ مسلمانوں کو بے دست و پا کر کے ایسا سمست کر رہا ہے کہ اس

تہ کو ترقی کی ہی امید نہیں ہوسکتی

یہ مسئلہ کہ مسلمانوں کو بے دست و پا کر کے ایسا سمست کر رہا ہے کہ اس

تہ کو ترقی کی ہی امید نہیں ہوسکتی

یہ مسئلہ کہ مسلمانوں کو بے دست و پا کر کے ایسا سمست کر رہا ہے کہ اس

تہ کو ترقی کی ہی امید نہیں ہوسکتی

یہ مسئلہ کہ مسلمانوں کو بے دست و پا کر کے ایسا سمست کر رہا ہے کہ اس

تہ کو ترقی کی ہی امید نہیں ہوسکتی

یہ مسئلہ کہ مسلمانوں کو بے دست و پا کر کے ایسا سمست کر رہا ہے کہ اس

تہ کو ترقی کی ہی امید نہیں ہوسکتی

یہ مسئلہ کہ مسلمانوں کو بے دست و پا کر کے ایسا سمست کر رہا ہے کہ اس

تہ کو ترقی کی ہی امید نہیں ہوسکتی

یہ مسئلہ کہ مسلمانوں کو بے دست و پا کر کے ایسا سمست کر رہا ہے کہ اس

تہ کو ترقی کی ہی امید نہیں ہوسکتی

یہ مسئلہ کہ مسلمانوں کو بے دست و پا کر کے ایسا سمست کر رہا ہے کہ اس

ہر توبہ یوں ہے کہ اسلام تقدیر کا مضمون کہہ ہی سمجھتے ہیں۔ اور اکثر جب مجھے مین تو غلط سمجھتے ہیں اس عدم فہم کا بھاری باعث قرآن مجید کی آیات پر بحالت مجموعی غور و زائر۔ الگ الگ ایک ایک آیت سے کچھ کا کچھ استدلال کر لیا ہے۔ اور یہ بات اس مضمون میں ہم دکھلا دیں گے۔

دو قسم کے لوگ آجکل معترض کے خطاب سے سرفراز ہیں۔ اصحاب معقول یا منقول۔ اصحاب معقول سے ہمارے برادر وہ لوگ مراد ہیں جو کسی ایک کتاب کے لسانی آسمانی کتابوں سے قائل نہیں۔ وہ لوگ تو ہماری کتاب کے موضوع اور منشا سے خارج ہیں۔ اب اہل منقول کہتے۔ از انجملہ اہل کتاب اس وقت ہمارے مخاطب ہیں۔ وہ یا وہ اور ہم آسمانی کتابوں کے ماننے اور ان کتابوں کے طرز عبارات و طریق ادراک طالب کے اعتقاد کرنے میں مساوی ہیں۔ اگر ایک فریق کی کتاب میں کوئی بیان مجاز یا اصل ایسی ہو جو اصحاب معقول کے نزدیک بظاہر محل اعتراض ہو۔ گو نفس الامری میں نہ ہو اور دوسرے فریق کی کتاب میں بھی ویسا ہی یا اس کے قریب پایا جائے۔ یقیناً اطمینان دلاتا ہو اور نقل گواہی دیتی ہو کہ ہر دو فریق میں سے کوئی ایک دوسرے پر اعتراض کرنے کی جرأت نہ کرے گا۔ کیونکہ اعتراض کی زد (اگر وہ اعتراض ہو) دونوں پر پڑتی ہے۔ بلکہ دونوں سے اس کے ٹیفنس اور دفاع میں متحد زور لگانے کی درخواست ہی جاوے گی۔

آپ ہم عیسائی قوم کے دتیرے کو اس مادے میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ عقلمند با حیا قوم کس مسلک پر چلتی ہے۔ بہت۔ ضد۔ تعصب۔ بیجا حملہ۔ متہورانہ۔ زور۔ اچانک۔ یہ سب چیزیں انکی صورت حال میں ہمیں دکھلائی دیتی ہیں۔ فیک

یا تو یہ لوگ اپنی مسلم الہامی کتابوں کا بالاستقصا تفحص نہیں کرتے۔ یا عمدہ حق کا حق کرنے پر کمر باندھ کر ملے ہو جاتے ہیں۔

خدا کے لیے کوئی حق کا طالب اس بے خوف دلیہ قوم سے پوچھے۔ کہ الہامی کتابوں کا یا ملہم شخصوں کا کچھ پاس بھی ان لوگوں کو ہے۔ کس طرح ان کا دل گواہی دیتا ہے کہ بیباکانہ قرآن مجید کے اوس مسالہ کو تیرا اعتراض نہ بناوین جو بالسوۃ تورات انجیل میں بھی موجود ہے۔ کاش یہ لوگ سوچتے اور سمجھتے کہ عبری اور عربی زبان کا طریق اداسے مطالب خصوصاً مادہ الہام میں بہت ہی متشابہ ہے۔ بلکہ بہت نزدیک ہے کہ متحد ہو جاوے۔ پھر قرآن پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے بیان ٹھوکیے۔ یقیناً صبح کی تاریک رات میں ہواسے نفس کے سرکش گھوڑے پر سوار ہو کے جہالت اپنے ہی گھروں پر آپ شیخون مار رہے ہیں۔

ہم بڑی جرأت سے قرآن کے اصول و مسائل کو یہ قوم و فریقہ کے رو بہ ملک حق ثابت کرنے کو طیار میں کیونکہ ہمارا حال عتق و رہاؤں میں متنازعہ ہے۔ صرف قرآن ہی ایسی کتاب ہے جسے کسی نام معقول و منقول یا حوالہ سفر و محقق کے اعتراض کا کچھ بھی خطر نہیں۔ ہمارا ان قرآن کی ہر آیت کی صداقت کے اثبات میں وسیع و وسیع مضمون لکھنے کو ہم آمادہ ہیں۔ مگر اس مضمون کی تطویر و بسط میں استعداد و زحمات ہم کو ارا نہ کریں گے کیونکہ بات واضح ہے۔ ہمارا ایک ناموس اور مست خواب قوم کی تہذیب اور اشعار کے لیے اول مرتبہ مابعد انبیاء سے اسی مضامین کی آئینہ پیش کر رہے ہیں۔ پھر قرآن کریم کی آیات کو کھل کر تصور و ترجمہ کر دیتے۔ اور آیات کی تفسیق بھی بیان کر دین گے۔

عہد یق اور پدید اور مسلمانہ تقدیر

۱۔ خروج ۳۴ باب ۲۱۔ اور خداوند نے موسیٰ کو کہا کہ جب تو مصر میں داخل ہوئے
دیکھ سب معجزات برین نے تیرے ہاتھ میں رکے بن فرعون کے آگے دکھلائیو
مگر میں اس کے دل کو سخت کر دوں گا کہ وہ ان لوگوں کو جانے نہ دے گا۔
۲۔ خروج ۳۴ باب ۳۰۔ اور اس نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔ کہ اس نے انکی
جیسا خداوند نے کہا تھا نہ سنی۔

۳۔ خروج ۱۰ باب ۲۰۔ پر خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔
۴۔ استثنا ۲ باب ۲۹ و ۳۰۔ حیوان کے بادشاہ سیحون نے حکم دیا۔
نہ نہ دیا کیونکہ خداوند تیرے خدا نے اور سکا مزاج کر دیا۔ اور اس کے انگوٹھے
تاکہ اسے تیرے ہاتھ میں دیوے نہیں آج ہے۔

۵۔ استثنا ۲۹ باب ۴۔ لیکن خداوند نے تھوڑے دل جو سمجھے اور دے انکھین
جو دیکھیں اور دے کان جوشیں۔ آج تک نہیں دیے۔

۶۔ یسوع ۱۱ باب ۲۰۔ کیونکہ یہ خداوند کی طرف سے تھا کہ ان کے دل سخت ہوئے
تھے تاکہ وہ جنگ کے لیے اسرائیل کا مقابلہ کریں۔ تاکہ وہ انکو حرم کرے۔ تاکہ وہ
مورد رحم کے نہ رہیں۔ بلکہ وہ انکو نیست و نابود کر دیوے۔

۷۔ زبور ۱۰۵۔ ۲۵۔ اس نے ان کے دل کو پھیرا۔ کہ وہ اس کے لوگوں سے
عداوت کرنے لگے۔ اور اس کے بندوں سے دغا بازی۔

۸۔ سلاطین ۲۲ باب ۲۱ و ۲۲۔ جھوٹی روح بہ ترغیب کو آئی

۹۔ ۲۸۔ زبور۔ اس نے ایک تقدیر مقرر کی جو بل نہیں بکتی۔

۱۰۔ یسعیاہ ۶ باب ۹۔ اور او سنے فرمایا کہ جا اور اون لوگوں کو کہہ کہ تم سنا کرو
پر سمجھو نہیں۔ تم دیکھا کرو پر پوچھو نہیں۔

۱۱۔ خرقیل۔ ۱۵ باب ۶۔ ایلے خداوند ہواہ یون کتاب کہ حسب طرح تاک کی لکڑی
بن کے اور درخون کی بنیبت کہ جسے مین نے آگ کے لیے ایندھن ٹھہرایا، سیطرت
مین نے یروشلم کے باشندوں کو ٹھہرایا۔
ہان۔ مین نے اپنا منہ انکے برخلاف ثابت کیا۔

۱۲۔ امثال۔ ۱۶ باب ۴۔ خدا نے ہر ایک چیز اپنے لیے بنائی۔ ہان ٹھہراؤ
کو بھی او سنے برے دن کے لیے بنایا۔

۱۳ باب ۱۷۔ یسعیاہ۔ ۱۷۔ اے تو نے کیوں گمراہ کیا۔ اور ہمارے دل سخت بنائے۔
۱۳۔ صفینا۔ ۲ باب ۱۰۔ تم عقل پکڑو اور تامل کرو۔ اے ناپسند قوم۔ اس کے
آگے کہ تقدیر الہی۔ یسعیاہ۔ ۴۵ باب ۵۔ سلامتی کو بنانا اور ملبا کو پیدا کرتا ہوں۔
الی آخر کہاں سے کہی۔

۱۴۔ یسعیاہ۔ ۲۹ باب ۹۔ ٹھہر جاؤ اور تعجب کرو عیش و عشرت کرو اور اندھے
ہو جاؤ۔ دے ست مین پر دے نہیں۔ دے لڑکھڑاتے مین پر نشے نہیں۔
کہ خداوند نے تیرا نگہنے والی روح کو ڈھالا۔ اور تمھاری آنکھیں جو کہ بنی مین بنی
۱۵۔ ۲ صوفیل۔ ۱ باب ۱۔ ۲۴ مین ہر۔ بعد اسکے خداوند کا غصہ بنی اسرائیل
پر بھڑکا۔ کہ اسنے داؤد کے دل مین ڈالا۔ جو بنی اسرائیل اور بنی یسودا کو گئے۔ (پھر
اس گئے پر کیسا برا نتیجہ داؤد اور اسکی رعایا پر گذرا۔)

۱۶۔ ۱ باب ۱۔ لاکن مین نے یعقوب کو پیارا اور عیسو سے دشمنی رکھی۔

۱۷- القضاة - ۹ باب ۲۳- تب خدا نے ابی ملک اور سلمے کو لون کے دروازے
 روئے فساد کو بھیجا۔

۱۸- ۲ باب ۲- نامہ تسلو- نیکون کی آیت ۱۱ میں ہے۔ ایلے خدا انکے پاس تاثر
 کرنے والی دنیا کو بھیجے گا۔ یہاں تک کہ وہ جھوٹ کو سچ جاننے لگے
 ۱۹- مرقس - ۴ باب ۲۵- وصتی ۱۳ باب ۱۲- ایلے کہ جسکے پاس کچھ ہوا
 دیا جائیگا۔ اور جسکے پاس کچھ نہیں اوس سے وہ بھی جو اوسکے پاس ہے لے لیا
 جائے گا۔

۲۰- یوحنا - ۲ باب ۲۴- کوئی شخص مجھ سے پاس نہیں سکتا۔ مگر جس حال کہ باپ
 جسے مجھے بھیجا ہوا ہے کھینچ لاوے۔ اعمال ۱۴ باب ۴۸-
 ۲۱- اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کے لیے طیار کیے گئے تھے۔ ایمان لائے۔
 ۲۲- نامہ رومیان - ۱ باب ۲۴- اوساٹے خدا نے بھی اونکے دلون کی
 خواہش پر اونھیں ناپاکی میں چھوڑ دیا۔

نامہ رومیان ۹ باب - بلکہ رقبہ بھی جب ایک سے یعنی ہمارے باپ اضمحاق
 سے عالم ہوئی تب ہی اوس سے کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔ خطوط و خطا
 میں لکھا۔ اور جب بنو زلر کے پیدا ہوئے اور زینک و بد کے فاعل تھے۔ تاکہ جس نے
 میں خدا کا ارادہ جو کاموں پر نہیں۔ بلکہ بلانے والے پر موقوف ہو قائم رہے۔
 جیسا لکھا ہے کہ میں نے یعقوب سے بہت کچھ اور عیسو سے عداوت۔ پس ہم
 کیا کہیں۔ کیا خدا کے بیان بے انصافی ہے۔ ایسا نہوے کہ وہ موسیٰ سے کتاب ہے
 میں جیسے رحم کیا چاہتا ہوں اور سپر رحم کروں گا۔ اور سپر مہر کرنی چاہتا ہوں اور سپر مہر کروں گا۔

اپس یہ نہ چاہئے واسے پر نہ دوڑنے والے پر بلکہ خدا سے رحم پر موقوف ہے۔ کیونکہ
کتاب میں وہ فرعون سے کہتا ہے کہ میں نے اسے تجھے برا کیا ہے کہ تجھ پر اپنی قدرت
نما ہر کردن اور میرا نام تمام روئے زمین پر مشہور ہووے۔ پس وہ جبر چاہتا ہے رحم
کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے سخت کرتا ہے۔ پس تو یہ مجھے کہیگا۔ پھر وہ کیون الزام دیتا ہے کہ
وہ ارادے کا مقابلہ کیا۔ اگر آدمی تو کون ہے جو خدا سے ٹکرا کر بتا ہے۔ کیا کاریگری
کاریگری کہہ سکتی ہے کہ تو نے مجھے کیون ایسا بنایا۔ کیا کھار کا مٹی پر اختیار نہیں کہ وہ
ایک ہی لون سے زمین سے ایک برتن عزت کا اور دوسرا بے عزتی کا بناوے۔ اگر خدا
اس ارادے سے اپنے غنٹے کو بنا کر کرے، در قدرت کو دکھاوے۔ تھر کے برتنوں
کی بننا بکرنے کے، بن سے نہایت بد شمت کی اور اپنے بے نہایت بلال کو
رحم سے برتنوں پر جو اسے شمت کے لئے آگے میار کیے تھے ظاہر کیا تو کیا ہوا۔ (قلتی
۲ باب ۱۲۔ انسی۔ ۱ باب ۲۔

۲۳۔ قسط آٹھ۔ ۱۰۔ باب ۹۔ اور نے مہین بچایا۔ اور پاک بلا ہٹ سے بلایا
نہ ہمارے کاموں کے سبب سے بلکہ اپنے ارادے ہی اور اس نعمت سے جو مسیح
یعوع کے واسطے ازل میں مہین دہلی
لوقا۔ ۸ باب ۱۰۔ اور نے کہ کہ خدائی بادشاہت کا بھید جاننا تمہیں دیا گیا ہے۔
پر ورون کو تمہیں میں کہ وہ دیکھتے ہوئے نہ دیکھیں۔ اور سنتے ہوئے نہ سمجھیں۔
۲۴۔ متی۔ ۱۰ باب ۲۵۔ کیا پیسے کو دو چڑیاں نہیں بکتیں۔ اور اونہیں سے
ایک بھی تمہارے باپ کی بے مرضی زمین پر نہیں کرتی۔ تب خدا نے سر کی چھوڑ دیا
کہ آسمان کی فوج کو پوجیں۔ ۷ باب ۲۲۔ اعمال۔

۲۵- متی- ۱۱ باب- ۲۵ و ۲۶- تیری ستائش کرتا ہوں کہ تو نے ان باتوں کو عالموں اور دانائوں سے چھپایا۔ اور بچوں پر ظاہر کیا۔ ہاں اے باپ کہ یونہی تجھے پسند آیا۔

۲۶- متی- ۱۳ باب ۱۱- اس نے جواب دیکے اور انھیں کہا ایلے کہ تمہیں آسمان کی بادشاہت کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے پر انھیں دی گئی ہے۔
۲۷- متی- ۱۸ باب- ۷- کہ ٹھوکر دین کا آنا تو ضرور ہے۔ پر افسوس آدمی پر جس کے سبب ٹھوکر آوے۔

۲۸- ۱- قرنتی- ۱۱ باب- ۱۹- آیت- اور تاکہ کامل غیر کامل ظاہر ہوں۔
استثنا ۱۳- باب- ۳- دیو حنا ۳ باب- ۱۰- یوداہ کا خط- ۱- باب- ۴- کیرن کہ بعضے شخص چہلی سے گھسے جو آگ سے قدیم زمانے میں اس سزا کے حکم کے واسطے لکھے گئے تھے۔ وہ بے دین ہیں اور ہمارے خدا کے فضل کو شہوت پرستی سے بدل کرتے ہیں۔ اور خدا کا جو اکیلا مالک ہے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کا انکا کرتی ہے۔

حقیقی جواب مسئلہ تقدیر پر مختصراً

تقدیر کے معنی سبغت عربیہ اور محاورہ قرآن کے کسی چیز کا اندازہ اور مقدار ٹھہراتے ہیں۔ دیکھو آیات مرقومہ الذیل۔

وَمَا خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْ رُءَاهُ تَقْدِيرًا - سبپارہ ۱۸ سورہ فرقان رکوع ۱-
إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ - سبپارہ ۲۷- سورہ قمر - رکوع ۲-
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ - سبپارہ ۱۳- سورہ رعد - رکوع ۲-

۱- اور بنانی ہر چیز پر ٹھیک کیا و سکواپ کر- ۱۲- ۱۲- سے سر نیز پالی سے ٹھہر کر ۱۲-
۱۲- اور ہر چیز کی ہوا کے پاس گنتی ۱۲-

خداے تعالیٰ نے ہر ایک چیز کو موجودات سے ایک خلقت (پنچد) اور انداز پر بنایا ہے۔ اور جیسا اسکی ترکیب اور مہیات کذالی کا مقتضا ہو لا بد ویسے افعال اور آثار اس سے سرزد ہوتے ہیں۔ گویا جیسے اس کے مقدمات ہونگے لامحالہ ویسا نتیجہ اس سے ظہور پذیر ہوگا۔ ممکن نہیں ہے کہ کوئی شخص اون خدائی حدود کو توڑ سکے۔ اور اون اصلی خواص کو جو قدرت نے کسی چیز میں خلق کیے ہیں بدون ان اسباب کے جنکو خالق نے بمقتضائے فطرت اون کا سبب مبطل قرار دیا ہو کوئی شخص کسی اور طریق پر باطل کر دے۔ سلسلہ کائنات کے خالق کا کلام اس مطلب مقام میں فرماتا ہے۔

فَلَنْ يَّجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝ سِیَّارہ ۲۲۔ سورۃ فاطر کو ۵۶۔
وَلَنْ يَّجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝ سِیَّارہ ۲۲۔ سورۃ فاطر کو ۵۶۔

مثلاً توحید اور عبادت اور طاعت اور اتفاق اور صحیح کوشش اور خستی کو جن ثمرات اور پھولوں کا درخت بنایا ہے۔ ممکن نہیں کہ وہی پھل اور وہی ثمرات شرک اور ترک عبادت اور بغاوت اور باہمی نفاق اور تفرق اور غلط کوشش اور سستی سے حاصل ہو سکیں۔ جن باتوں کے لیے تریاق کا استعمال ہوتا ہے۔ اون باتوں کے لیے زہر مارے کا حکم لکنا دشوار کیا محال ہے۔

عندم از گندم بروید جو ز جو + گناہ اور جرائم کے ارتکاب سے نیکی اور فرمان برداری کے انعامات کو طلب کرنا بے ریب تقدیر اور خدائی انداز سے کے خلاف ہے۔ اور نیکی اور فرمان برداری پر دوزخ میں جانے کا یقین بے شبہ رحیم اور کریم عادل ذات پاک

سورۃ نباذیہ اللہ کا دستور ۱۲۔

سورۃ نباذیہ اللہ کا دستور ۱۲۔

ہم کا لازم قائم کرتا ہے۔ قرآن کتاب ہے۔
 فَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ لَكُمْ مَنَافِعَ فَاسْأَلْهُ لِيَسْتَوُونَ سِيَّارَ ۲ سورۃ بحدہ ۲۰
 ثُمَّ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ سِيَّارَ ۲۲ - سورۃ ص - رکوع ۲۶ -
 اسلام تقدیر کے سلسلے پر یقین دلا کر اہل اسلام کو اس بات پر ابھارتا ہے کہ بڑے
 کاموں کے نزدیک مت جاؤ۔ بڑے بیج بڑا پھل لاتے ہیں۔ آرام و آسودگی کے سامان
 مہیا کرو۔ بیدل مت ہو کیونکہ ہر ایک چیز کا اندازہ خدا کی درگاہ سے معین ہو چکا ہے۔
 نقصان کے اندازے والی چیزیں نافع نہ ہوں گی۔ اور منافع کی شہر اشیاؤ کھون کی موجب
 نہ ہوں گی۔ ہر ایک چیز اپنی فطرت پر ضرور قائم ہے۔ اور تمہارا فعل وجوہا وہی نتیجہ دیکھا جاوے گی
 فریب کا مقتضای ہے۔
 وَطَرَهُ اللَّهُ الَّذِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ
 الْقَيُّومُ سِيَّارَ ۲۱ - سورۃ روم - رکوع ۲۶ -
 وَأَنَّ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ - سِيَّارَ ۲۴ - سورۃ
 نجم - رکوع ۳ -
 بالتفصیل سنئے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے۔ یا یون کہو قرآن نے بندوں کو ان کے کسبوں
 اور اعمال اور افعال کا کاسب اور عامل و فاعل فرمایا ہے۔ دیکھو کاسب و کسب کا ثبوت
 (۱) وَلَوْ يَرَىٰ اِذَا خَذَ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا - سِيَّارَ ۲۲ - سورۃ فاطر - رکوع ۵ -
 ۱۔ جب ایک بوجہ ایمان پر ہر ایک کو اس کے جوئے حکم پر نہیں رہا ہوئے ۱۲ -
 ۲۔ کیا تم کہیں گے کہ وہ لوگوں کو برابر دیکھو وہ لوگوں کے ۱۳ -
 ۳۔ یہی ترش اندہ کی چیز تھانہ لوگوں کو بہت نیند اندہ کے بنائے ہو یہی جو دین - یہ حال ۱۴ -
 ۴۔ اور یہ کہ آدمی کو وہی حق جو کہا اور یہ کہ آدمی کو وہی کمالی و سکھانہ ۱۵ -
 ۵۔ اور اگر کہہ کرے اللہ لوگوں کو وہی کمالی ۱۶ -

۲۔ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا نَسَبَتْ۔ سیارہ ۳۔ سورۃ بقرہ۔ رکوع ۲۔
 ۳۔ وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ لَئِمًا تُوِيَّرْ بِهِ بِهِ بِرَبِّهَا فَقَدْ احْتَمَلَ بُهْتَانًا
 وَإِنَّمَا صُبِّحْنَا۔ سیارہ ۵۔ سورۃ نسا۔ رکوع ۱۶۔

اور عال ہونے اور عمل کا ثبوت

۱۔ وَمَنْ يَحْمِلْ سَوْءَ وَيُظْلِمْ نَفْسَهُ۔ سیارہ ۵۔ سورۃ نسا۔ رکوع ۱۶۔
 ۲۔ مَنْ عَمِلْ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ۔ سیارہ ۲۱۔ سورۃ سجدہ۔ رکوع ۶۔
 ۳۔ لِيُثْلَ هَذَا أَفَلْيَعْمَلُ لِنَعَامٍ لَوْ۔ سیارہ ۲۳۔ سورۃ صافات۔ رکوع ۲۹۔

اور عال ہونے کا ثبوت

۱۔ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ۔ سیارہ ۲۸۔ سورۃ ممتحنہ۔ رکوع ۱۰۔
 ۲۔ هَلْ عَسَاوَمَا فَعَلْتُمْ يَوْسُفَ وَآخِيهِ۔ سیارہ ۲۔ سورۃ یوسف۔ رکوع ۱۰۔
 ۳۔ فَعَلْتُمْ إِذَا قَالُوا مِنَ الضَّالِّينَ۔ سیارہ ۱۹۔ سورۃ شعرا۔ رکوع ۲۶۔
 بلکہ خاق بھی کہا اور جہان فرما! وَتَخْلُقُونَ فِیْهِ سیارہ ۲۰۔ سورۃ عنکبوت۔ رکوع ۱۰۔
 اور مختلف افعال کی نسبت بندہ ان کی طرف توجہ کرتا ہے۔ وہ علم موجود ہے اور دیکھو ہوتے
 فَمَنْ تَبِعَ هَدَايَ۔ سیارہ ۵۔ سورۃ بقرہ۔ رکوع ۲۔
 قَدْ صَلَّوْا مِنْ قَبْلُ وَأَنُذِرُكَ نَزِيرًا۔ سیارہ ۱۰۔ سورۃ مائدہ۔ رکوع ۱۰۔

۱۔ اس میں وہی ہے کہ یا اور وہی ہے کہ تو کیا
 ۲۔ اس میں وہی ہے کہ اسے تقبیل یا کہ بھڑکا کر دے
 ۳۔ اس میں وہی ہے کہ اسے ڈھک کر دے
 ۴۔ اس میں وہی ہے کہ اسے ڈھک کر دے
 ۵۔ اس میں وہی ہے کہ اسے ڈھک کر دے
 ۶۔ اس میں وہی ہے کہ اسے ڈھک کر دے
 ۷۔ اس میں وہی ہے کہ اسے ڈھک کر دے
 ۸۔ اس میں وہی ہے کہ اسے ڈھک کر دے
 ۹۔ اس میں وہی ہے کہ اسے ڈھک کر دے
 ۱۰۔ اس میں وہی ہے کہ اسے ڈھک کر دے

۱۰ وَنَقُولُ ذُو قُوَّةٍ عِدَاكَ أَخْرَجْنَاكَ مِنْهَا بِمَا كُنتَ تَكْفُرُ ۚ وَأَنْ يُدْعَىٰ لِلَّهِ
 لَيْسَ بِظُلْمٍ لِّلْعَبِيدِ ۖ سِيَّارَةٌ ۲- سُوْرَةُ اَلْاٰمِرُن رُكُوْعٌ ۱۶-
 ۱۱ اَوَلَمْ نَصَاحِبْكُمْ مُّصِيبَةً قَدْ اَصَابَتْكُمْ فَمِنْهَا فُلْتُمْ ۚ هَذَا قُلْ هُوَ
 مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۖ سِيَّارَةٌ ۲- سُوْرَةُ اَلْاٰمِرُن رُكُوْعٌ ۱۶-
 ۱۲ فَارْسَلْنَا عَلَيَّكُمْ رِجْزًا مِنْ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُوْنَ ۖ سِيَّارَةٌ ۹- سُوْرَةُ
 اَعْرَافِ رُكُوْعٌ ۲۰-

۱۳- كَذٰلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُوْنَ ۖ سِيَّارَةٌ ۹- سُوْرَةُ اَعْرَافِ رُكُوْعٌ ۲۱-
 ۱۴ ذٰلِكَ جَزَيْنَهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۚ وَاهْلُ بَجَارَتِيْ اِلَّا الْكَافِرُوْنَ ۖ سِيَّارَةٌ ۹- سُوْرَةُ اَعْرَافِ
 ان آیات کریمہ سے صاف واضح اور ظاہر ہو کہ آدمی کے اعمال بد اور اعمالِ مکروہ
 سے آدمی پر وبال آتا ہے جب ہر ایک تکلیف کا سرچشمہ گناہ تھا جب ہر ایک گناہ کا نتیجہ
 تکلیف تھی۔ تو مصنفو۔ بجا تعجب میں ہلاک نہ ہونے والو۔ قیامت میں نجات کے
 امیدوارو۔ راستی پسند و سوچا اور اندازہ کرو۔ کہ حسب تعلیم قرآن حضرت انسان کو گناہ
 سے کیسی نفرت ضروری۔ اور آدمی کو خدا کی نافرمانی سے بچنا کیسا لازم ہوا۔ ہلائی کے
 یسین اور برائی سے بچنے کے لیے مسلمانوں قرآن کے ماننے والوں کو کیسی تاکید
 ہوئی۔ جب ہر ایک منزل اور مصیبت گناہ کا نتیجہ ہوا تو اہل سلام کو کتنا تک ترسی کرے
 اور عصیان الہی سے بچنے کی سعی کرنی چاہیے۔ جن نافرمان لوگوں نے کہا کہ گناہ کو

۱۵ در کین گنہگار کی بددعا سکا جو تیسرا جہا اپنے ہاتھوں اور اللہ ظلم نہیں کرتا بندوں پر ۱۶
 ۱۷ کیا جو وقت تکوین پر پہلے ایک تیلیف کو تم پر بھیجا ہے ہر ایک کے وہاں کہتے ہو یہ کہاں سے آئی تو کہ یہ آئی تلو اپنی طرف سے ۱۸
 ۱۹ پھر بھیجا ہے وہی پر غیب آسمان سے کہ ہر ایک شرارت کا ۲۰
 ۲۱ یوں ہم آزمائے ہو۔ تو سوا اس کے کہ بنے حکم تھے ۲۲
 ۲۳ یہ ہر دیا ہے او کو اس کی شکر کی اور ہم ہر ایک کو دیتے ہیں جو شکر ہو ۲۴

مسلمان ایک خفیف حرکت اور وہ بھی نہ دیکھتا ہے۔ مگر گناہ میں پیاں ہیں۔ وہ تو
 ان کی بات کچھ بھی راست ہے۔

میں ان آیات کا مفصل ذکر کروں گا جس کے معانی نہ سمجھنے سے عربی لغت یا قرآنی معانی
 سے بے بہرہ لوگوں نے یہ غلط خیال کیا ہے۔ کہ قرآن جبر کی تعلیم دیتا ہے۔ اور انسان کو جس
 حیوانوں سے صرف دو ہی باتوں میں امتیاز حاصل ہے۔ کہ انسان غیر محدود ترقی کی استطاعت
 رکھتا ہے۔ اور حیوانات محدود عروج کی۔ انسان کسی ترقی دوسرے سے بنی نوع یا بنی جنس کو
 کما سکتا ہے۔ اور حیوان امین عاجز ہے۔

لیکن ان آیات کے بیان سے پہلے اس امر کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ شیطان
 کو مذہب اسلام میں ایسا اختیار حاصل نہیں کہ وہ آدمیوں کو خواہ مخواہ گمراہ کر دے یا گناہ
 کرنے پر مجبور کر دے۔

شیطان چاہا تو اسے موجود خاک جس عن الا انسان مانو۔ چاہا تو اسے انسانی قوت
 پر کسی بڑے شریک کو کہو۔ چاہے اوں شریہ امر کو کہو جسکی خوشامد اور ڈر سے آدمی کسی
 وقت معاصی کا مرتکب ہوتا ہے۔ غرض شیطان کو یہ اختیار نہیں کہ انسان کی اس
 استطاعت اور قدرت کو جس کے باعث انسان نیک و بد کا فاعل اور عامل اور کاسب
 کہا گیا سلب کر دے۔

اس اہل اسلام سطح اس قوت مارہ یا ساکن میں نہیں پہنچتا۔ انسان کو کہیں میں پلنی والی یا قوت میں کی تعریف و تحقیر کہے
 برتر عقلا کے نزدیک محل عزت میں نہیں۔ الا انجیلی شیطان کا جو مذہب کے مقابل میں رقاد و طعن مانا گیا ہے۔ جس سے ملک و گمراہی و ہت و ہر
 سے عنت مجبور ہو کر اپنے بندوں کے بچانے کے لیے اسے پھانسی لٹا پڑا۔ اور پھر بھی وہ دین دریدہ و شیر داعی ذات کے پیچھے ہی لگا۔
 وریکڑین روح القدس کے دل خوش کن و مدد سے خدا کے بیٹوں کو اس کے ہاتھوں سے چھوڑنا چاہے۔ وہ زبردست جیسا
 بنے مسیح کو ایک بیٹے پر چڑھا کر کل نیا دکھا دی دو ہالاک چنے پھر جس قصور سے عجیب کھیل کھیلے۔ عیسائیوں کو لکھنے کے قانون کے
 و حق ثبوت دینا ضرور ہے۔ قرآن کو مبارکی ہو کہ اوں مصححت سے پاک اور باطل پاک ہو۔ ان ایوب کی کتاب کا پہلا دوسرا باب
 انضر و در مطالعہ فرمائیے اور انصاف اور ایمان سے سوچ کر قرآن پر اعتراض کیجیے۔

بلکہ ہدایت اور ضلالت کی نسبت قرآن نے صاف بتایا ہے کہ وہ کلف انسان کی وسعت اور استطاعت میں ہے۔ دیکھو آیات ذیل۔

مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمَرْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفَرْ - سیپارہ ۵ - سورۃ کہف - رکوع ۲۶ -
وَرَأَىٰ مَا آتَمَوْا فَلَمَّا نَسُوا مَا كُنُوا عَلَيْهِمْ فَتَوَلَّىٰ وَكُنَّ لَهُمْ آلِهَةٌ شِرْكٌ - سیپارہ ۱۲ - سورۃ سجدہ - رکوع ۲۶ -
لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا شَيْئًا مِّنْ شَيْءٍ - سیپارہ ۲ - سورۃ بقرہ - رکوع ۲۰۶ -

اب ہم ان آیات کو کلمتے میں جنہیں گراؤ کنندہوں کا تذکرہ ہے۔ ان پر غور کرو۔
يُرِيدُ سَيِّئَاتُكَ أَنْ يُصْلِحَهُمْ - سیپارہ ۵ - سورۃ نسا - رکوع ۹۶ -
وَرَيْنَ لَهُمْ شَيْطَانُ عِمَّا نَحْنُ - سیپارہ ۱۹ - سورۃ نمل - رکوع ۲۶ -

ان آیات مذکورہ میں شیطان کی ترغیب ثابت ہے اور یہ ظاہر امر ہے۔ شیطان کا انسان کو مجبور کرنا ثابت نہیں۔

وَأَعْلَوْكُمْ تَبَاعُوثُ أَهْوَاءَهُمْ وَمِنْ أَصْحَابِ الْجَنَّةِ أَتَّبَعُ أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ - سیپارہ ۲۰ - سورۃ قصص - رکوع ۵ -

وَلَا تَتَّبِعِ أَهْوَاكَ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ - سیپارہ ۲۳ - سورۃ ص - رکوع ۲۶ -
وَمَا أَتَىٰ قَلْبُكَ إِلَّا لِنَفْسِكَ لِمَا تَرَاهُ بِالْأَنفُسِ - سیپارہ ۳ - سورۃ یوسف - رکوع ۴ -

۱۔ جو وہ چاہے اسے اور جو وہ چاہے نہ مانے ۱۱

۲۔ جو شر سے دھمکے انکو وہ بتائی ہے اور انکو خوش تھا جس سے رہنا ۱۱

۳۔ اور عین میں وہ کسی شخص کو گمراہ و سلی غمیش ہے ۱۱

۴۔ چاہتا ہے نیکان کہ وہ بدہمت ہے ۱۱

۵۔ اور جیسے وہ چاہے یہ اور خوشیوں کے لئے دیکھے کام ۱۱

۶۔ زبان کے لئے چاہے جس پہلے اپنی خوشی کے اور اوج بکاووں جو پہلے اپنی خواہش پر بن راہ جائے اللہ کے ۱۱

۷۔ اور نہ چلے گی جاکر پہرہ چھوٹے سے اللہ کی راہ سے ۱۱

۸۔ اور میں ایک نہیں کرتا اپنے ہی کو ہی تو کھانا ہے رانی ۱۱

ان آیات میں اضلال اور گمراہ کرنے کی نسبت انسانی خاص قوی کی طرف ہے۔
وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا۔ سیدنا سوار کو
وَمَا أَضَلُّنَا إِلَّا الْبُحْرَمُونَ۔ سیارہ ۱۹۔ سورۃ شعرا۔ رکوع ۵۔

لَا تَحْزَنْ إِنَّ تَدْرَهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ۔ سیارہ ۲۹۔ سورۃ نوح۔ رکوع ۲۔

ان آیات میں اضلال کی نسبت شر اور بدکار لوگوں کی طرف ہے۔

- ۱۔ وَكَذَلِكَ زَيْنٌ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتَلَ أَوْلَادَهُمْ شُرَكَاءُهُمْ سَيِّئًا سَوْغًا لِّغَمٍّ كَرِهَ
- ۲۔ قَالَتْ أَخْرِجُهُمْ لِيُؤْمِنُوا بِرَبِّنَا هُوَ الَّذِي أَضَلُّنَا۔ سیارہ سرہ ۱۴۔ رکوع ۲۔
- ۳۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاءُ هُمُ الطَّاغُوتُ۔ سیارہ ۳۵۔ سورۃ بقرہ۔ رکوع ۲۲۔
- ۴۔ وَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا لَنَا مِمَّا رَزَقْنَاكَ مَعَادًا كَبِيرًا فَضَلُّنَا السَّبِيلَ۔ سیارہ ۲۲۔

سورۃ احزاب۔ رکوع ۸۔

- ۵۔ فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا۔ سیدنا سوار ۱۴۔ رکوع ۲۔
- ۶۔ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتَضَعُّوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا الْوَلَا أَنْتُمْ لَكُمْ مَوَٰمِنٌ۔

سیارہ ۲۲۔ سورۃ سبا۔ رکوع ۲۔

۱۔ اور جو لوگ گئے ہیں اپنے مزدوں کے پیچھے دے چاہتے ہیں کہ تم مڑ جاؤ راہ سے بہت دور ۱۲۔

۲۔ اور ہم کو راہ سے بھلائے ان لشکاروں نے ۱۲۔

۳۔ اگر تو چھوڑے تو یقیناً بکا دین تیرے بندوں کو ۱۲۔

۴۔ اور اسطرح بھلی دکھائی ہے بہت مشرکین کو اور اداری اور ان کے شرکیوں نے ۱۲۔

۵۔ کہ بچھلون نے پہلوں کو رب ہمارے بھکوا انھوں نے گمراہ کیا ۱۲۔

۶۔ اور دے منکر میں دے رفیق میں شیطان ۱۲۔

۷۔ اور کہیں گے اسے رب منے کہانا اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑوں کا پھر انھوں نے بکا دیا بکوراہ سے ۱۲۔

۸۔ پھر کہیں گے کہ زور بڑائی والوں کو ہم تھے تمہارے پیچھے ۱۲۔

۹۔ کہتے ہیں بھوکہ اور سمجھتا بڑائی کرنے والوں کو تم نہ تھے تو ہم ایسا خدا پرست تھے ۱۲۔

وَيَوْمَ يَقَعُ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَلْبِسُنِي خُذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا
يَا وَيْلَتَى يَلْبِسُنِي لَهُ خُذْتُ فَلَا خَلِيلًا۔ سیپارہ ۱۹۔ سورۃ فرقان۔ رکوع ۲۶۔

قانون فطرت پر غور کرنے سے یہ سب نملال کے اسباب ظاہر و باہر بنیں۔ اب
شیطان کی طاقت کے محدود ہونے کی دلیل قرآن سے سنو۔

رَبِّ عِبَادِيَ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ۔ سیپارہ ۱۲۔ سورۃ حجر۔ رکوع ۳۶۔
رَبِّ الشَّيْطَانِ لَكُمْ عِدُوٌّ فَخُذُوا عِدُوَّكُمْ وَأَنْتُمْ كَأَصْفَىٰ
اسْتَعِيرَ۔ سیپارہ ۲۰۵۔ سورۃ فاطر۔ رکوع ۲۰۔

يَقُولُ الَّذِينَ أَسْتَضِعُّوهُمُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا الْوَلَا أَنْتُمْ لَكُمْ مَوْنٌ مِّنْ رَبِّ
سورۃ سبا۔ رکوع ۳۶۔

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا الَّذِينَ اسْتَضِعُّوهُمُ أَتَمْنَىٰ أَنْ نَكُومَ عَنْ آلِهَتِنَا
بَعْدَ إِذْ جَاءَنَا كَذِبًا أَوْ كُنَّا كُفْرًا مِّنْ رَبِّهِمْ۔ سیپارہ ۲۲۔ سورۃ سبا۔ رکوع ۳۶۔
معلوم ہو گیا شیطان کی طاقت بہت کم ہے ہرگز ہرگز مجبور نہیں کرتی۔ ہم طوعاً و کرہاً
کی طرف کھینچے چلے جاویں۔

اب میں اون آیات کریمہ کا ذکر کرتا ہوں جن سے پادری صاحبوں یا اور منافقوں
اسدِ اہل کیا ہے کہ انسان مجبور ہے۔ یہ مجبور کا لفظ عربی ہے۔ تمام قرآن اور کسی حدیث میں
اس کا ثبوت نہیں۔ اور نہ یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ خدا کو کیا ضرور ہے کہ کسی کو مجبور کرے۔

سُنَّاتِ کَافِہ کا کیا ہے؟ یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے میں نے ذکر کیا ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے میں نے ذکر کیا ہے۔
یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے میں نے ذکر کیا ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے میں نے ذکر کیا ہے۔
یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے میں نے ذکر کیا ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے میں نے ذکر کیا ہے۔
یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے میں نے ذکر کیا ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے میں نے ذکر کیا ہے۔

پہلی آیت

خَتَمْنَا لَهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ سِيَّارَةٌ

سورۃ بقرہ: رکوع ۶-۱-

سوال جب خدائی مہر دون پر لگ گئی تو بابت کیونکر ممکن ہوگی۔

جواب۔ اسی قرآن میں مہر کی وجہ اور جس لاکھ کی مہر اور اسکا پتہ اور اسکا سبب مرقوم ہے وہ سب اوروہ مہر وہ لاکھ ہزار وہ خدائی مہر خود اکھڑ جائیگی سنو۔

وَقُلُوبُهُمْ غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ۔ سیپارہ تورہ شمار کو ۲۶
كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبٍ مُّتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ۔ سیپارہ ۲۲۔ سورۃ مومن رکوع ۴۔

كَذَلِكَ رَأَىٰ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ۔ سیپارہ سورۃ مطففین رکوع ۱
دیکھو کفر اور تکبر اور بد اعمالی کے گیسے مہر لگتی ہے۔ ان بُری باتوں کو چھوڑ دو مہر ہی ہوئی

دیکھو۔ خدائے تعالیٰ نے اپنے قانون میں یہ بات رکھ دی ہے کہ جن قوی سے کام نہ لیا
جاوے وہ قوی بدتر ہے اور آہستہ آہستہ کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ قوی

جسے کام نہیں لیا گیا اسے بیکار اور معطل رہتے رہتے بالکل نکلنے ہو جاتے ہیں۔
اور اوپر صادق آتا ہے کہ اب ان قوی پر اور ان قوی کے رکھنے والوں پر نہ لگ گئی ہے

ہر ایک گناہ کا ترک دیکھ لے۔ جب وہ پہلے پہل کسی بُرائی کا ارتکاب کرتا ہے تو اس وقت
اُس کے ملکی قوی کیسے مضطرب ہوتے ہیں۔ پھر جیسے وہ ہر روز بُرائی کرتا جاتا ہے۔

وہ اضطراب و حیا اور تامل جو پہلے دن اس پر کارواں تھا وہ بڑھتا ہے۔ تمہیں تعجب

۱۔ تمہاری اندر سے دوں پر اور اس کے گناہ پر اور اس کی کمزوری پر ۱۱

۲۔ دماغ کے پردے پر اور اس کے دل پر اور اس کے کوئی نہیں پر اس سے مہر کی سنہ اور اس کے کھر کے ۱

۳۔ اس طرح مہر کرتا ہے نہ ہر دل پر اور اس کے دل کے ۱۱

۴۔ کوئی نہیں پر نہ لگ کر گیا ہے اس کے دلوں پر جو دے کھاتے تھے۔ ۱۱

اور انکار یوں ہی انسانی نچر اور فطرت اور اس کے مادی سے کی ہوئی پر نور و شہیر اور بذات
 آدمی کو ایک واضح فصیح نہیں کتا انکی عقل پہ پتھر پڑے۔ انکا کان برسے ہوئے۔ انکی سمجھ
 پر تاسے لگ گئے کیا ان مجازوں سے حقیقت مراد ہوتی ہے

دوسری آیت

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۚ سِپارہ ۸۔ سورۃ اعراف۔ رکوع ۳۔

اسکا جواب خود اسی آیت کے آئے موجود ہے

اِنَّهُمْ اَتَّخَذُوا الشَّيَاطِیْنَ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۚ

سِپارہ ۸۔ سورۃ اعراف۔ رکوع ۳۔

جب شیطان کی محبت چھوڑ دی جاوے تو یہ سزا اور ٹھہ جاتی ہے۔

تیسری آیت

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی کَثَرِهِمْ نَعْمَ ۚ اَیُّ مَنُونٍ ۚ سِپارہ ۲۲۔ سورۃ یٰسین۔ رکوع ۱۔

اسکا جواب خود قرآن کرم دے چکا ہے۔

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ کَلِمَةُ رَبِّکَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۖ سِپارہ

سورۃ مؤمن۔ رکوع ۱۔

وَفَرِیقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۚ اِنَّهُمْ اَتَّخَذُوا الشَّیَاطِیْنَ اَوْلِیَاءَ ۚ سِپارہ ۸۔

سورۃ اعراف۔ رکوع ۳۔

۱۔ کیا فرقے گورہ دی و ایک فرقے پر ٹھہری ۱۲

۲۔ انھوں نے بڑے شیطان کے بیٹے سے چھوٹے شیطان کے بیٹے سے راہ پر ہیں ۱۲

۳۔ ثابت ہو چکی ہے بات ان بتوں پر سوو سے نہ امین گے ۱۲

۴۔ اور ویسی ہی ٹھیک ہو چکی بات تیرے رب کی مشرورن پر کہ یہ ہیں دوزخ والے ۱۲

۵۔ و ایک دین پر ٹھہری گئی و انھوں نے پکڑ شیطان کو رفیق ۱۲

وَوَفَّعَ الْفُلَ عَلَيْهِمْ بِمَا طَلَبُوا فَهَرَّكَ يَنْطِقُونَ - سیپارہ ۲۰ - شونمل - رکوع ۲۰ -
 قوال اور گلے کئے مٹی وہ لازمی معین منرا اور مذاہب پر جو کتب نون قدرت مال
 بہ کا نتیجہ ہوا کرتا ہے، نصیب امور کو ہماری زبان میں، اس قسم کے ماورت میں ادا کیا
 جاتا ہے، ان کے لئے معین ہو چکا، ان کے لئے لکھا گیا۔ وغیرہ وغیرہ ان امور مشاہدہ
 کا کون انکا کر سکتا ہے۔

چوتھی آیت

فَمِنْ شَاءَ ذِكْرُهُ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ سِيَّارَةً سُوَّةَ مَذَرٍ - رکوع ۲۰
 مِمَّنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَفِيزُوا مَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ -
 سیپارہ ۳۰ - سورۃ کورت رکوع ۱ -

جواب - معبود کو موجود کرنا خدا کا کام ہے مخلوق میں جان حیوان اور انسان کے
 دل میں کسی ارادے اور مشیت کا پیدا کر دینا بیشک باری تعالیٰ کا کام ہے۔ الّا ہر
 ایک منصف جانتا ہے کہ صرف مشیت اور ارادے کے وجود سے کسی فعل کا وجود
 ضروری اور لازمی امر نہیں۔ یقیناً قواسم فطری کا خلق اور عطا کرنا جنہر ہر گونہ افعال
 کا وجود و ظہور مترتب یا متفرع ہو سکتا ہے خالق ہی کا کام ہے۔ اس لطیف ہمت کے سمجھنے
 کے لیے، دنیہ اس مر کے اظہار کرنے کو کہ قواسم طبعی اور کائنات سے کوئی وجود
 امر خلق میں شریک نہیں سب اشیا کی علت اعلیٰ میں ہی ہوں۔ باری تعالیٰ سب افعال کو
 بلکہ دن افعال کو بھی جو ہم معائنے اور مشاہدے کے طور پر انسان اور حیوان سے سرزد

۱۰ اور پہلی و نہایت اس واسطے کہ انہوں نے شہادت کی۔ سو سے کچھ نہیں بولتے ۱۱

۱۲ پھر جو کوئی چاہے وہ سے یاد کرے اور وہ سے یاد بھی کریں کہ چاہے اللہ ۱۳

۱۴ جو کوئی چاہے تم میں سے کہ سیدھا چلے اور تم بھی چاہو کہ چاہے اللہ جان کا عذاب ۱۵

دیکھتے ہیں۔ اپنی طرف نسبت کرتا ہے۔ کہیں قرآن میں فرماتا ہے۔ ہوا باء ولون کو پانک
 ماتی ہے۔ کہیں فرماتا ہے ہم باء ولون کو پانکے ہیں۔ ہم ہی گایون اور بھیسون کے تھنوں
 میں دودھ بناتے ہیں۔ ہم ہی ناج بوئے ہیں۔ ہم ہی کھیت اوگاتے ہیں۔ اور مال
 کے بعد سب نسبتیں جو ظاہر امتضاد الطرفین میں بالکل صحیح اور حقیقہ بالکل صحت میں

پانچویں آیت

وَقَيْضَنَا لَهُمْ قَرْنَاءُ فَرَزَيْنَا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ حُكْمُ
 الْقَوْلِ فِي أُمُومٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجَحَنِّ وَالْأَنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا
 خَسِرِينَ۔ سیپارہ ۲۲۔ سورۃ فصلت۔ رکوع ۳۔

اس آیت کے اشکال کو خود قرآن نے حل کر دیا ہے۔ اور ہم نشینوں کے باعث
 تعین اور وجہ تقرر کو بتلادیا ہے۔

وَمَنْ يَعْشِ عَنْ ذِكْرِ النَّحْلِ غَفَلَ عَنْ نَفِيضٍ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ كَافِرٌ۔ سیپارہ ۲۵۔
 سورۃ زخرف۔ رکوع ۲۔

اب غاہر ہے کہ ذکر الہی کے چھوڑ دینے کے سبب سے شیطان نے اوپر تسلط پایا ہے

چھٹی آیت

وَكُلُّ شَاءَ اللَّهِ مَا أَشْرُكُكَ قَا۔ سیپارہ ۷۔ سورۃ انعام۔ رکوع ۱۳۔

وَكُلُّ شَاءَ رَبِّكَ مَا فَعَلُوكَ۔ سیپارہ ۸۔ سورۃ انعام۔ رکوع ۱۴۔

۱۔ اور گادی بننے اور پھینائی ہوا انھوں نے صلا دے یا ذکر جو، دنگے آگے اور اونکے پیچھے اور ٹھیک چڑی اور ہر بات

مگر سب فرقوں میں جو ہو چکے ہیں اونسے آگے تون کے اور آدمیوں کے دے تھے ٹوٹے درے ۱۲

۲۔ اور جو کوئی تمہیں جہاد سے رخصت کی یا سے ہم دیر نہیں کریں ایک شیطان پھر وہ ہے اور سکا ساتھی ۱۱

۳۔ اور اگر اشتہا تھا تو سرک نہ رہتے ۱۲۔

۴۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام کر دیتے ۱۳۔

یہ جملہ شہر طینہ بکھری۔ اور اس کا مطلب صاف ہے۔ کہ اگر ہم چاہتے تو ایسا کر سکتے ہیں
باری تعالیٰ نے علیٰ ہر موم لوگوں کو ہدایت محض اور ضلالت محض پر مجبور نہیں کیا
اور نہ حکمت ایزدی اس امر کی متقاضی ہو سکتی تھی۔ یہی معنی اس آیت کے ہیں۔ کہ
اگر ہم چاہتے تو وہ شرک نہ کرتے۔ یعنی ان کو ہدایت محض پر مجبور و مخلوق کر دیتے۔
اب یہ امر کہ کیوں ایسا نہ کیا یہ جدا جگہ پر بحث ہے۔ اور خدا کے فضل سے ہم خوب فیصلہ
کر سکتے ہیں۔ مگر یہ امر باری اصل بحث سے خارج ہے۔ کیونکہ یہ سب باتیں مخاطبین کے مسلمات
سے ہیں۔ حان آریہ کے جواب میں اس وجہ کو بنے مفضل لکھا ہے۔ اور کچھ اشارہ
آگے آتا ہے۔

ساتویں آیت

تَتَكَلَّمُ بِكَلِمَةٍ لَا تَمْلِكُ جَهَنَّمُ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ سیارہ

سوارہ ہود۔ رکوع ۱۰۔

لَا تَمْلِكُ جَهَنَّمُ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبَعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔ سیپا سوہ ص۔ رکوع
پس اوپر کی آیت کی تفسیر نہایت صاف ہے۔ اور اللہ اس اور الجنہ پر الف لام
عہد و ہنی ہے۔ جسکی تشریح اس آیت نے شیطان اور اس کے تابعین سے کر دی
کہ وہ سب کون لوگ ہیں۔

آٹھویں آیت

يُضِلُّ بِكَتَبٍ أَوْ يَهْدِي بِهِ كِتَابٌ أَوْ مَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ۔ سیپا سورہ بقرہ۔ رکوع

۱۱۔ ہوا ہو، کلمہ تیرے بکاکہ البتہ بھرونگا دوزخ جن سے اور آدمیوں سے اٹھے ۱۲

۱۳۔ مجھ کو بھڑا دوزخ تھے اور جو انہیں تیری راہ پلے اونے مارے ۱۴

۱۵۔ گمراہ کرتا جو اس سے بہتر ہے اور گمراہ ہوتا، گمراہ کرتا جو اس سے بہتر ہے اور گمراہ کرتا جو اس سے بہتر ہے ۱۶

دسویں آیت

وَيَذَرُ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَا يَزَلُ لَيْكٌ مِّنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَالْقِيَاسُ بِهِم
الْبَعْدَ أَوْ قَوْلَ الْغَضَاءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ سِيبَا ٦٥ ۚ سُورَةُ مَائِدَةٍ ٥ ۚ رُكُوعٌ ٥ ۚ

تشریح و توضیح

لَذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ
ثُمَّ نَزَّلْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ سُبْحًا سُوْرَةُ مَائِدَه دُرُوْد
یعنی القاسے عداوت اور ازدیاد بغیان اور کفر کی علت قبول جانا اوس نصیحت کا
اور توڑنا اوس عہد کا جو چند دن سے باندھا۔

• کیسا صاف علت و معلول اور سبب و مسبب کا سلسلہ ہر اور غور کرنے پر کچھ بھی اشکال نہیں رہتا۔

گیارھویں آیت

وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ - سورۃ اعراف - رکوع ۲۳۶ -

بارھویں آیت

فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ - سِمْپاره ۲۲ - سورۃ فاطر - رکوع ۲۶ -

تشریح و توضیح

قرآن نے ان دو گروہوں کی تفصیل فرمادی۔

۱۔ مکر سے جو جگہ پر پیرے سبکی ٹوٹے ڈکھڑھیلے و شیرارت اور نکار جیسے ڈال بھی جو نہیں دیتی، پر قیامت کے دن تک
۲۔ وہ جو کہتے ہیں اپنے تئیں انصاری اور شیعہ بھی یہ قاتلے عہد اور نکار چر سبوں کے ایڈیٹر و ایڈیٹر اور جنہیں سے جو ان کو کی
نہی پر تہ نادی اور گئے آپس میں ہنسی اور کنیہ قیامت کے دن تک ۱۲

۳۰ مسکو سے نکلا وہ ۱۰ سے کوئی نہیں رہ دینے والا ۱۲

[illegible]

اول گروہ جنکو خدا سے تقائے نے گمراہ کیا۔

لَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَأَظْلَمُوا أَلَيْسَ اللَّهُ بِغَفِيرٍ لَهُمْ وَلَا يَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا سَيِّئًا

سورہ نسا۔ رکوع ۲۳۔

كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ۚ وَالَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ
سُلْطَانٍ أَتَتْهُمْ كِبَرُ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى

كُلِّ قَلْبٍ مُّتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ۔ سیپارہ ۲۴۔ سورہ مومن۔ رکوع ۲۶۔

جَعَلْنَا آيَاتِكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ۚ سَيَّارَهُ ۚ

سورہ بنی اسرائیل۔ رکوع ۵۔

یعنی کفر قلم اسرف آریاب اللہ کی آیات میں مجاہدہ آخرت پر ایمان نہ لانا یہ سب
سامان ضلالت کے ہیں۔

اور دوسری قسم نہدین۔

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَعْتَصَمُوا بِهِ فسيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ

وَيَهْدِيَهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۚ سَيَّارَهُ ۚ۔ سورہ نسا۔ رکوع ۲۴۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ

السَّلَامِ وَخَرَجَهُمُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَيَهْدِيَهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۚ سَيَّارَهُ ۚ

۱۔ تہذیب و تمدن کا نور

۲۔ سیرتِ بھلا، ایمان و سکون و یقین والی روشنی کے نور سے جگہ سے بنائے ہوئے باتوں میں بغیر خدا کے جو یو جی، دیکھو ٹری پر کی
اللہ کے بیان اور بات و اردوں کے بیان اس طرح سرسبز، سد ہر ذل سے دور اسے سرکش کے

۳۔ کراہت میں ہم جگہ میں سے اور دن و رات کے جو ہیں، اللہ کے بعد جتنا ایک پروردگار کا

۴۔ سو تو نہیں اللہ کے نور و سکون و یقین والی روشنی کے نور سے جگہ سے بنائے ہوئے باتوں میں بغیر خدا کے جو یو جی، دیکھو ٹری پر کی
تھوڑے یا اس آل کے طرف سے روٹی اور کتاب بیاں کرتی ہیں سے اللہ کے نور سے جگہ سے بنائے ہوئے باتوں میں بغیر خدا کے جو یو جی، دیکھو ٹری پر کی

۵۔ کی ماہ پروردگار کو دکھانے پر، جیسے سے روٹی میں اپنے حکم سے نور اور سکون و یقین والی روشنی کے نور سے جگہ سے بنائے ہوئے باتوں میں بغیر خدا کے جو یو جی، دیکھو ٹری پر کی

اپنے آپ کو مجبور کہنے والوں کو کیسے کیسے سخت جواب دیے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہہ دیا کہ مجبور سمجھنے والے جھوٹ بولتے ہیں۔ میرے ایک دوست فرماتے ہیں لھذا مکتوب آتجہن ما قبل کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ افسوس! انھوں نے نہایت لطیف بات نہ سمجھی۔ باری تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اگر ہم مجبور کرنے کو ہوتے اور خواہ مخواہ کسی کو ایک طرف لگانا چاہتے تو ہماری ذات بابرکات کسی کو گمراہ نہ بناتی۔ جیسا جاہل اور جھوٹے شخص کا خیال ہے۔ ہم مجبور کرتے تو سب کو خواہ مخواہ ہدایت پر چلنے کے لیے پیدا کر دیتے اور جیسے تندرست آنکھ کو دیکھنے کے لیے پیدا کیا ہے ایسے وہ دیکھتی ہوئی سن نہیں سکتی۔ اور کانوں کو سننے کے لیے بنایا ہے اور وہ دیکھ نہیں سکتے۔ ایسے ہی اگر تمام لوگ ہدایت کے لیے بنائے جاتے تو سب نیک ہی ہوتے اور اگر تمام کفر کے لیے بنائے جاتے تو سارے کافر ہو جاتے۔ الّا جس حالت میں ہماری ذات بابرکات نے سب کو خواہ مخواہ ہدایت یا بھولنے پر مجبور نہیں کیا تو کیا یہ بات صحیح ہو سکتی ہے کہ بننے اور شر کو تم کو مشرک بننے میں مجبور کیا ہے۔ نہیں یہ بات غلط ہے۔ غرض نہ اللہ تعالیٰ نے علی العموم لوگوں کو ہدایت پر مجبور کیا ہے ورنہ شرک پر۔ اوسے جبر کرنے کی کیا حاجت۔ وہ برائی کرنا چاہے اور پھر جبر کرادے۔ دیکھو ہلو کوئی زور سے بڑے کام پر لیا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہلو وسعت اور قدرت دی ہے۔ اور تکلیفات شرعیہ پر ہمیں کہا ہے کہ لا یكلف اللہ نفساً الا وُسْعہا۔ اور فرمایا ہے۔

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ۔ سیپارہ ۱۵۔ سورۃ کہف۔ رکوع ۲۶۔

وَأَمَّا شُودُ فَهَذَا يَنْهَوْنَ فَاسْتَجِبُوا أَلْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ۔ سیپارہ ۲۲۔ سورۃ حجر سجدہ ۲۶۔

۱۔ شوریٰ چاہتے تھے اور جو ہوں چاہتے تھے ۱۲۔
۲۔ یہ تھے جو پہلے "شود" تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت رکھا اور ان سے رہنا سوچنے سے ۱۲۔

ملکہ شہری طاقت اور استطاعت عقلی طاقت اور استطاعت سے معنی وسیع ہر دیکھو
 لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا كَلًّا وَسَعَهَا سَيَّارَهُ ۲ - سورۃ بقرہ - رکوع ۲۶ -
 وَبِذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حُجَّتُ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا - سُبْحَا سورۃ عمران - رکوع ۱۰
 فَسَبِّحْهُ لَلَّيْلَى - سَيَّارَهُ ۳ - سورۃ لیل - رکوع ۱۶ -

ج

کل دنیا کی ترقی کا مدار قومی اجتماع پر ہے۔ تمام مذاہب بلا دین جب تہذیب شروع
 ہوئی اور وقت بھی یہی کلب انجمن بنیں حضور علیہ السلام کے دین میں اللہ تعالیٰ
 نے قومی اجتماع کے عجیب و غریب سامان تجویز فرمائے۔ اور ایسے روحانی محرک اور
 رکھے جسکے باعث ان انجمنوں کے برسم ہونے کا خطرہ نہ رہا۔
 اہل محلہ کے روزانہ اجتماع کے لیے پانچ وقت کی جماعت کو واجب کیا۔ رات کو سب
 لوگ اپنے گھروں میں سوتے ہیں۔ شبینہ واقعات میں اگر سہروردی کی ضرورت ہو تو
 علیٰ مضیاج نماز فجر کی جماعت میں یہ امر حاصل ہو۔ اب بازار کی آمد و رفت شروع ہوتی مختلف
 معاملات خارجہ پیش آتے تو دوپہر کے بعد جماعت کا وقت آگیا۔ عصر روزانہ اوقات
 کا اختتام ہوا اور ابھی اہل تجارت و حرفہ غالب عمرات میں گھر نہیں پونہچے عین وقت
 کے معاملات پر اگر سہروردی کی ضرورت ہو تو عصر کی جماعت کا عمدہ موقع ہو۔ شام کو
 گھر پونہچے وہاں کے نئے معاملات جو غیبت میں ہوئے اگر باعث اجتماع ہیں تو جماعت
 نماز شام اسکے لیے موزون ہے۔ ۱۰ و ۹ بجے رات کو الگ الگ ہونے کا وقت آگیا۔

۱۱ شہد حلیف نہیں دیتا کسی شخص کو گھر اور کسی گنجائش پر

۱۲ اور شہد حلیف ہر کوئی پر چکرنا اس گھر کا جو کوئی پاؤں سے اس تک راہ

۱۳ تو سچ سچ یونہی دیکھے ہم اسکو سال میں

مناسب ہر سب آپس میں لوداعی نشست کر لیں۔ اور یہی عشا کا وقت ہے۔ اس روز
 پانچ وقت کے اجتماع میں اگر تمام اہل بلاد کو تکلیف دیکھا دے تو ایک قسم کی تکلیف لایا
 دے۔ اس لئے تمام شہر کے اہل ملازم کیوسٹے بنتے ہیں ایک دن جمعے کا اس اجتماع کے لیے
 تجویز ہوا۔ مگر اس اجتماع کے لیے غلط صحت کے سامان کے واسطے نہانا۔ پڑے ہونا
 جعفری ایک ضروری امر تھا بنا برن اسکا وقت قریب نصف النہار تجویز کیا گیا۔ اور زمین
 موٹنی والی تشدید بہت میں کام کرنے والے کو جلا دیا جائے۔ مالمگیر مذہب میں جبکا
 نام اسلام ہو مناسب نہ سمجھی۔ زیادہ دیر تک اجتماع کو مغل صحت خیال کر کے اصل نماز
 سے اس نماز کو ختم کر دیا گیا۔ اور ایک خطیب راہبیکر کو حکم دیا گیا کہ ضروریات پر
 کھڑے ہو کر پچھلے اور بعد ختم نماز جمعہ کے حکم دے چلے جاؤ۔ اور پھر موناؤ۔ قصبات
 و دیات کے اجتماع کے لیے عید کی نماز تجویز ہوئی۔ چونکہ یہ جلسہ بجاری اور سال میں
 کل دو دفعہ ہوتا تھا۔ اور زمین لوگوں کی کثرت تھی۔ اسلئے تبدیل لباس اور غطر و خوشبو
 لگانا بیسے جمعے میں حکم تھا زمین بھی رہا۔ اور زیادہ تر اجتماع کے لحاظ سے حکم ہوا عید کا
 جلسہ شہر سے باہر میدان میں ہو۔ تاکہ فرش ایر (تازہ ہوا) کی روک نہ رہے۔ چونکہ
 میدان محل انجمن ٹھہرا اور غالب عمرات میں دھوپ کا خوف ہوا۔ اسلئے ابتدا سے رونم
 عید کا وقت ٹھہرایا گیا۔

عید میں روحانی محرک دورکت کی نازری۔ اور بعد نماز کے ضروری باتون
 پر پڑے۔ جب خطبہ کہتے ہیں۔

نام قوتوں میں میلون کا رواج ہے۔ اور میلون کا ہونا عمدہ مصلح دنیوی پر مبنی اگر
 عمر بدو سب و تمام قوم کے پیش خائن توحید سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ کہیں غیر تشد

کی پرستش و کہیں سرف دنیوی خیال و جوانی اور غیرانی ہو اور کو عظمت الہی سے
پچھتہ ہو گا نہین۔

اسلامی سلسلہ عید کا تمام دنیا کے میلون سے روحانیت میں بڑھا ہوا ہے۔

آج تمام اہل اسلام کے اجتماع کے لیے صدر مقام کی ضرورت تھی۔ تاکہ مختلف بلاد کے
بھائی اور اسلامی رشتے کے سلسلے میں یکساں باہم ملجاویں۔ مگر ایسے اجتماع کے لیے اول تو

اہل اہل اسلام کا اکٹھا ہونا اور امیر و فقیر کا جانا محال تھا۔ علاوہ برین فقر اور محتاجوں کے
جانے میں کوئی بڑے فائدے مترتب ہونے کی امید بھی نہیں ہو سکتی تھی اس لیے حکم ہوا۔

وَرَبُّهُ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔ سیپارہ ۲۔ د کو ۶۔

اور یہ بھی بڑا امر کے حق میں عیش و کبریٰ مہلک مراضا و ترقی کے دشمن میں دور و

دراز کا سفر کرنا۔ احباب اور اقارب کو چھوڑنا۔ سردی اور گرمی کی برداشت کرنا مختلف

بلاد کے علوم اور فنون اور اقسام مذاہب اور عادات پر واقف ہونا۔ سستی اور نفس پروری

کا خوب استیصال کرنا۔

حج کے اعمال کہ و بڑائی کے سخت دشمن میں۔ زب و زینت کو ترک کرنا۔ غربا کے ساتھ

لنگے سر کو سون پینا۔ دنیا داروں مستون عیاشوں کو کیسی کیسی ہمت بڑھانے کا موجب

غرض حج کیا ہر اسلامیوں کو تجربہ کار اور ہوشیار بنانا۔

بے ریب ایک ملک کے فوائد کو دوسرے ملک تک پہنچانے میں جیسی طاقت

اور لقمہ رکھ سکتے ہیں ویسی ملی اہموم غریب لوگ نہیں رکھ سکتے۔ ایسے صدر مقام کے

ایسے کوئی سا مکان تجویز ہوتا۔ پس مکہ معظمہ سے کوئی مکان بہتر نہ تھا۔ کیونکہ ول تو وہاں

۱۔ دروازے اللہ کے وٹون پہنچ رہا۔ دوسرے کمرہ جوڑ کے طرف دیکھو اور ۲۔

مبدأ اسلام تھا۔ دوم زمین ایسے لوگوں کی یادگار تھی جنکی سعی و کوشش سے سخت سے سخت بُت پرستی کا دنیا سے استیصال ہوا۔ اور خالص الہی توحید قائم ہوئی۔

تام ساعی جمیلہ اشاعت اسلام کے جن لوگوں سے سبزو ہوئے اور کا اصل مولد او بی شہر تھا اگر کوئی چیز یادگار جو ش دلائل والی دنیا میں ہو سکتی ہو تو کتے سے بہتر کوئی ابھی نہیں۔ اہام کے ساتھ جنہر ج فریض و ممکن بدلہ ضرور تھا کہ اونکے نوکر چاکر بھی ج کر کے کو ساتھ جاوین۔ اور کچھ لوگ غائبان سے عشق کے مجبور کیے ہوئے بھی وہاں پہنچین۔ ایسے اسلام نے بغرض کمال اتی دابل سلام تجویز فرمایا کہ سب لوگ سادہ دو چادر وں پر اکتفا کر کے ایسے و غریب یکساں سرے نکلے کرتے سے الگ سادہ وضع پر حاضر ہوں۔ تاکہ اونکی یکسانی اور اتحاد کامل درجے پر پونے۔

۱۔ اس حالت کا نام احرام ہے۔ کچھ عقلی حسن اسکاٹن چکے ہو کچھ اور سن لو۔ زیب و زینت کی پہلی سیرھی حجامت بنو انا بال کٹو نا ہے۔ اور اسکی ان ایام میں ممانعت ہے۔ جو وضع کے پابند وں کو محال نظر آتی ہے۔ ورتب مقدسہ میں اس طرز کی نظیر موجود ہے۔ نذیر کے سر پر استرانہ چیرا جائے جب تک وہ دن جنہن اونے اپنے آپ کو خد اوند کے لیے نذ کیا ہو گذر نہ جاوین۔ سر کے بال بڑھنے دے۔ گنتی ۶ باب ۵۔

۲۔ چہ ان سجد میں جکے وجود اور جسکی عظمت کا عنقریب ہم ثبوت دینگے ابراہیمی عبادت کی طرح ایک عبادت ہے جسے طواف کہتے ہیں۔ پروانہ وار چند بار الہی مسجد کے گرد گھومنا اس طواف کا ثبوت اگر دیکھنا روزہ ۲۶ کو دیکھو۔

۳۔ پھر صفا اور مروہ کے درمیان بیادگار نام اسماعیل باجرہ علیہا السلام چلنا۔ ہاجرہ کو جب ابراہیم نے بیان چھوڑا تو او خون نے ابراہیم سے پوچھا تو ہمیں کس کے سپرد کرتا ہے

تو ابراہیم نے فرمایا خدا کے سپرد اور اسی کے حکم سے۔ تب باجرہ نے کہا جاؤ وہاں اللہ تعالیٰ ہمو صنائع نہ کرے گا۔ آخر پیاس کی شدت میں پانی کنی جستجو میں جب یہاں دوڑیں تو خدا نے زمزم سے انکی امداد کی۔ اس قسم کی یادگارین اولاد ابراہیم میں مروج تھیں دیکھو پیدائش ۳۵ باب ۱۵۔ بلکہ یسوع نے بارہ تہہ جکا ذکر یسوع ۴ باب میں ہر دریا سے صرف یادگار کے لیے اٹھائے اور دریا کے باہر لا کر رکھے۔ پولاہلانے کی رسم جسکا ذکر اجبار ۲۳ باب میں عیسائی مانتے ہیں مسیح کے جی اٹھنے کی یادگار ہے۔

۴۰۔ پھر مہفات کے میدان میں جانا ایک ضروری فعل حج کا ہے جہاں نہ کوئی شہر نہ کوئی درخت صرف الہی یاد ہے اور اسی سے دعا۔ دیکھو موسیٰ بھی فرعون کو کہتے ہیں۔ خداوند اسرائیل کا خدایوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ بیاہان میں میرے لیے عید کریں۔

۵۔ پھر خلق ہر جسکی وجہ یہ ہے بہت دنوں سر کھلا رہا۔ گرد و غبار پڑا۔ عام لوگوں کو سامان سر ہونے کا اس سے بہتر کیا ہے کہ سر منڈا دین یا بالوں کو کٹوانا میں خلق کا رواج اور اسکا ثبوت مقدسہ کتب میں موجود ہے دیکھو ایوب ۱۔ باب ۲۰۔ تذر جماعت کے خیمے کے دروازے پر سر کی منت منڈا دے۔ گنتی ۶ باب ۱۸۔ بلکہ اجبار ۴ باب ۵ میں تو چاہے ابرو کا صفایا مندرج ہے۔ متی ۸ باب ۴ میں اسکا جواز اور ان رسوم کا اتباع دیکھو۔ قربانی۔ تذر کے پاس اگر کوئی ناگمان مر جاوے تو ایسی قربان یا کبوتر ایک خطا کی قربانی اور ایک سوختنی قربانی گذرانے۔ اور تذر قربانی بے عیب یکسالہ بڑہ ایک خطا کی قربانی دوسرا سوختنی قربانی کے لیے۔ اور فطیری روٹی چٹری ہوئی اور مہدی۔ مسیدے کے کلچے تیل سے چٹے ہوئے کاہن کو دے۔ گنتی ۶ باب ۱۰۔ اور دیکھو

پیدائش ۸ باب ۲ و ۱۲ باب ۸۔

گفتہ قربانی تاریخ باب ۵-۱۔ سلطین باب ۵-مین دیکھنے کے قابل ہیں
ان اتنی بات رہائی۔ مقدس کتب میں اجتماع کے لیے تربی اور ناقوس کی ادبی رسم جو
اسلام نے اسکے پہلے نہیں اذان کے لطیف کلمات۔ اور حج مین۔

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ رِنَ الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةُ لَكَ
وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ -

توجہ الی القبلة سچ و رشک نہیں سجدہ پر لے درجے کا عجز اور نیاز تو یہ عموماً فعل ضروری ہے
 و کسی طرف واقع ہو۔ اور کوئی طرف ہو اس میں مخلوق کا ہونا ضروری ہے اس لیے شائع
 نے نہ و ایک جہت مقرر کردی جس میں کوئی قائم نہ رہے۔

آول یہ اشارہ کہ سب کو چاہیے ایک دل ہو کر مبدی حقیقی کی عبادت کریں۔

فرام اہل سلام اور منافقین میں مابہ الامیاز ہو۔ اس وقت کے میں آپ بیت المقدس
 کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ اور مدینہ میں جب تشریف لائے تو بعد چند مدت
 کے مکہ کی طرف توجہ فرمائی قرآن خود اس سر اور بچید سے آگاہ کرتا ہے جہاں فرمایا ہے۔
 وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنُعَلِّمَ سَبِيحَ لِرَسُولٍ مِمَّنْ يَتَّبِعُ
 عَلَى عَقِبَيْهِ - سورۃ بقرہ - سیارہ ۲۔

سورہ ہدایت کے تحت امام مین فضل نہوا اور تمام دنیا کے اہل اسلام یک جہت رہیں۔
چهارم شعبے کی طرف توجہ نہایت اہمیت کا نشان اور ان کی اولاد کا معمول ہے
والمیو شیوع اور ساری سہ ایلی بزرگوں نے اپنے کپڑے بھاڑے اور خداوند کے عہد کے

۱۲
 ۱۳

مصدق کے آگے نام تک اونہتے پڑے رہے یسوع، باب ۶-۱- سلاطین۔
 باب ۸-۲۸-۲۸- ترکیب آنے کی۔ تقدس میں احبار ۲ باب۔ ملاکی ۳ باب ۱۴-۱۱ اور
 تیرے آگے سجدہ کریں گے۔ دس تیرے آگے منت کریں گے۔ اور کہیں گے یقیناً خدا
 بھین ہے یسایہ۔ ۴۵ باب ۱۴۔

وعایت اللہ میں مقبول ہے۔ ۲ تا ۱۵ باب ۱۵۔

دانیال اپنی کوٹھری کا درجہ جویر و شلم کی طرف تھا کھو لکر دن میں تین دفعہ گھٹنے
 ٹیک کر اور داود بیت ایل کی طرف خدا کے حضور دعا اور شکر گزاری کرتے رہے۔
 دانیال ۶ باب ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ اور زبور ۹۹-۹-۱ اور زبور ۱۳۸-۲۔

حجر اسود کیا ہے۔ ایک بن گھڑا پھر ہے۔ چونکہ گھڑے ہوئے پھرون کی عبادت ہوتی
 تھی اس واسطے ابراہیم اور ادنیٰ اولاد نے یادگار یا نشان کے لیے بن گھڑے پھر کھے
 تھے۔ پیدائش ۲۸ باب ۱۸۔ یعقوب نے پھر گھڑا کیا اور اوپر تیل ڈالا۔ اور پیدائش
 ۳۵ باب ۱۵۔ اور یسوع ۴ باب ۵-۶۔ ہر ایک تم میں سے بنی اسرائیل کے فرقوں کے
 مطابق ایک ایک پھر اپنے کا ندھے پر رکھے تو کہ تمہارے درمیان نشان ہو۔ پادری
 ان باتوں سے انکار نہیں کر سکتے

پُرانے زمانے میں کیا اس زمانے میں بھی تصویریں زبان کا رواج ہے۔ اکثر آریہ ورت
 کے قصص تصویریں زبان میں ہیں۔ اور کئی اخباروں میں تصویریں زبان ممول
 سکندر اور دارا کے قصے میں تصویریں زبان کی گفتگو مشہور ہے۔ عیسائی بھی تسلیم کرتے
 ہیں۔ یسوع کے بارہ پھر بارہ حواریوں کا اشارہ جانتے ہیں۔ یہودی قربانیان مسیح بر
 کی پچانسی بتاتے ہیں۔ بلکہ ختنہ بھی عیسے بن مریم کے قتل کا نشان کہتے ہیں۔ پولابنا

جسکی نسبت احبار ۲۲ باب ۱۰ میں تکمیل سے پہنچ گئی اور منہ بیان کرتے ہیں۔

میں کتابوں میں ۲۱ باب ۲۲-۲۳ میں لکھا ہے۔ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے آباد کیا ایک باغ کا تم بنایا (ایک شجر کا) مگر اونھوں نے نہ نافرمانی کی یہاں تک کہ اپنے آخری صلہ کا۔ (اکھوتے بیٹے) کو مار ڈالا۔ اسلئے خدا انکو نہ دیکھا کوئی کے پتھر سے جسے مہارون نے ناپسند

کیا۔ یہی مضمون یسعیاہ ۲۸ باب ۱۶ میں ہے۔ اور دانیال ۲ باب ۲۴ میں ہے۔ یہودی غیر قوموں

کو بھی پتھر کتے تھے۔ اور ہمیشہ بنی اسرائیل کو یہ مہار قومیتہ جانتے تھے۔ الا وہ بنی اسرائیل

اسلئے کہ وہ اپڑھ قوم تھی تصویریں زبان میں بطور پیشین گوئی اور بشارات کے یسعیاہ

۲۸ باب ۱۶ اور ۲۱ باب ۲۲۔ اور دانیال ۲ باب ۲۴ والہ کلام کے میں اسطر سے

تحریر ہوا کہ بیت اللہ کے کونے پر ایک بن گھا اچھڑ نصب کیا گیا۔ جس کے ساتھ یہ بات

کی جاتی تھی کہ اسے صرف ہاتھ رکھتے جو بیت اور اقرار کا نشان ہے۔ مطلب یہ کہ اس کا

شہر میں وہ کونے کا پتھر ہو گا جس کے ہاتھ پر بیت رہتا ہے۔ جو کوئی اس پر کھڑا ہو گا

جس پر گرا اس سے پس ڈائیگا حسب بیان دانیال ۲ باب ۲۴ میں حال دیکھ لو۔

نادان کہتے ہیں سلمان پتھر کی پرستش کرتے ہیں۔ آریہ اور عیسائی بتائیں عبادت

کے کہتے ہیں۔ عبادت میں ششٹی۔ حمد اور تعریف۔ پرارتنا۔ بیت دعا۔ اور پائنا

دھیان ضرور ہے۔ بتائیں سلمان کب اس پتھر کی تعریف اور اس سے دعا اور

دھیان کرتے ہیں اسلامی کسی عبادت میں اس پتھر کا ذکر بھی نہیں۔ بلکہ عبادت

اسلامیہ میں تو اس کا ذکر بھی نہیں۔ اسکی عبادت کیا ہوگی۔ اگر اسکو ہاتھ لگایا چوڑنا

عبادت ہے تو سب لوگ بیای ہوئی عورتوں کے عابد اور خدا کو سجدہ کرنے والے زمین

کے پر جاری ہو گئے۔ بات یہ ہے کہ مقدس مقام میں تصویریں زبان کے اندر گفتگو

نبوت کی پاک محبت کو سنہ و پندرہاں گئے سے لکھا بلکہ شیخ نے ہی ۲۱ باب
۳۳ میں خود کہا کہ یہ مثال سنائی

تقریب و دعا پر و بیت اللہ کا ثبوت

پیش ۲ باب ۶-۹-۱۰ ابراہیم نے خداوند کے لیے کنعان میں ایک قریبانگاہ
بنائی۔ اور وہاں سے وہ بیت ایل کے پورب ایک پھاڑ کے پائین
اپنا ڈیر لکھا کیا۔ بیت ایل اسکے بچہ اور ہی اسکے پورب تھا۔ اور وہاں وہ نے
خدا کے لیے ایک قریبانگاہ بنائی اور خداوند کا نام لیا اور ابراہیم رفتہ رفتہ دھن کی طرف
کیا بیان میں بیت ایل کا تذکرہ ہے وہ نہ ورکھ ہی کیونکہ کنعان عرب کے حدود میں
اور لکھا ہے قریبانگاہ و بنا کے جب روانہ ہوا پھر ایک جگہ ڈیر لکھا یا۔ اور وہاں دوسرا
قریبانگاہ بنایا اور اسکے بچہ ایک بیت ایل کا بیان کیا جو بیت ایل سمندری بحریم سمند
دکھتے میں۔ اور وہاں فقط بیت ایل بحریم اور نیز آخر میں کہا ہے ابراہیم رفتہ رفتہ دھن پہنچا
و مسیح فرماتے ہیں کہ دھن کی ملکہ شہر سیانی شاہزادی تھی جو سلیمان کے پاس آئی۔ اور
سمت ظاہر ذکر بیت اللہ ہے کہ کتے ہیں کنعان سے دھن کی طرف واقع ہے۔ علاوہ بین
پیش ۲ باب ۲ میں ابراہیم کی نسبت لکھا ہے کہ وہ دھن کی طرف پہلا اور سفر کر تا دھن کے
بیت ایل میں پہنچا۔ اور تراجم موجود ہیں جو فقرہ اسکے بعد لکھا ہے وہ تورات کا فقرہ نہیں
اور قومی روایات۔ مکی تو تر رسومات کا توفیق۔ ابراہیمی عبادات سے نشتہ کی رسم
قریبانی وغیرہ مناسک میں اتنی و تمام اقوام عرب کا اس بات پر نسلاً بعد نسل تفاق
احسان گواہی دیتا ہے کہ ابراہیم کو اس مسجد سے تعلق ہے جسے بیت اللہ کہتے ہیں۔
پھر کوئی امر قانون قدرت میں اور کوئی ضروری اور یہی علم میں اس عقائد سے

پھرنے پر مجبور نہیں کرتا۔

یسعیا۔ ۶۰ باب ۶۔ اوشنیاں کثرت سے تجھے آگے چھپا لیں گی۔ میان اور حیفہ کی جوان اوشنیاں وے سب جو سب کے مین آویں گے۔ ۷۔ قیدار (پہر آئیل) کی ساری بھین تیرے پاس جمع ہوگی بیٹا رہے سمعیل کے منڈ سے تیری خدمت میں حاضر ہونگے۔ وہ میری منظوری کے واسطے میرے مذبح پر چڑھائے جاویں گے۔ اور مین اپنی شوکت کے کمر کو بزرگی دوں گا۔ یہ کون مین جو بدلی کی طرح اوڑتے آتے مین اور کبوتر کے مانند اپنی کابک کی طرف۔ یقیناً بحری مالک تیری راہ تکمیں گے۔ اور ترسیس کے جہاز پہلے آویں گے۔ ۱۰۔ اجنبیوں کے بیٹے بھی تیری دیوار اوشنیاں گے اور انکے بادشاہ تیری خدمتگداری کریں گے۔ اگرچہ مین نے اپنے قہر سے تجھے مارا پر اپنی مہربانیوں سے تجھے رحم کر دیں گا۔ اور تیری پھاٹک میں نت کھلی رہیں گی۔ وے دن آ رہی بند نہ ہوگی۔

۱۴۔ بان وہ سب جنہوں نے تیری تحقیر کی تیرے پاؤں پڑیں گے اور وہ خدا کا شہر اسرائیل کے قدوس کا صیہون (سنگلاخ زمین) تیرا نام رکھیں گے۔ اوسکے بدلے کہ تو ترک کی گئی اور تجھے نفرت ہوئی۔ الی آخر۔

یسعیا ۵۴ باب ۱۔ اری بانج تو جو نہیں جانتی تھی (سکے اور قوم قریش مین کوئی نبی اور رسول نہوایلے اوسے بانج کہا) خوشی سے ملکا تو جو حاملہ ہوئی تھی وہ بد کر کے گا۔ اور خوشی سے چلا۔ کیونکہ خداوند فرماتا ہے۔ بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد و ختم والی کی اولاد سے زیادہ مین۔ (اہل سلام یہود سے زیادہ مین۔ اور یسائی مجوس اور موجودیرو شلم سے الگ ہوئے تھے مین۔ وہ عابری یرو شلم کی اولاد ہی نہیں)

اپنے جتنے کو بڑا دے ہاں مسکن کے پردے پھیلا۔ در بے دست کر۔ اپنی دوریان
 اٹھائی اور اپنی سچیں مضبوط کر اسے کہ تو داہنی اور بائیں طرف بڑھیں گی۔ اور تیری نسل
 قوموں کی وارث ہوگی۔ اور او جڑ شہروں کو بسا دیگی۔ ست ڈر کہ تو پھر پشیمان نہوگی۔
 تو ست طہر کہ تو پھر سوا نہوگی۔ تو اپنی جوانی کے ننگ بھول جائیگی۔ اور اپنی بیوہ گی
 کی عار پھر نہ یاد کریگی کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے۔ اور کا نام رب الا فواج ہے۔ اور تیرا
 نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس ہے۔ وہ ساری زمین کا خدا کہلائیگا۔ کیونکہ تیرا خدا
 کہتا ہے خداوند نے تجھے جو طلاق کی ہوئی اور دل آزرہ عورت سے ہے۔ اور جوانی میں
 کی ایک جورو کے مانند جو رو کی گئی ہو پھر بلایا ہے۔ لاکن اب میں بہت سی مہربانیت کے
 ساتھ تجھے سمیٹ لوں گا شدت قہر کے حال میں میں نے اپنا منہ تجھے ایک خط چھپایا
 پر اب میں ابدی عنایت سے تجھے رحم کروں گا۔ خداوند تیرا بچانے والا یون فرمایا ہے۔ میرے
 آگے یہ فوج کے پانی کا سامنا ملے۔ جس طرح میں نے قسم کھائی تھی کہ پھر زمین پر فوج کا
 طوفان کبھی نہ آویگا۔ اس طرح اب میں نے قسم کھائی کہ میں تجھے کبھی آزرہ نہ ہوں گا۔
 عرض یسعیاہ ۵۴ باب میں دور تک مضمون ہے۔ یسعیاہ ۶۰۔ ۱۰۔ اوشہ روشن ہو تیری
 روشنی آئی اور خداوند کے جلال نے تجھے طلوع کیا۔ دیکھ تاریکی زمین پر چھا گئی اور تیری
 قوموں پر بھی تاریکی نے اثر کیا۔ لاکن خداوند تجھے طالع ہوگا۔ اور اس کا جلال تجھے نمود
 ہوگا اور قومیں اور بڑے بادشاہ تیری روشنی اور تیرے طلوع کی بجلی میں حلین گے
 انتہی مختصر ہے۔

ہم یقینی طور پر کہتے ہیں یہ سب کلمے کی تعریف ہے۔ اگر نہیں تو بتا و مدیان اور غیفہ اور
 ساکی اور مثنیان کہاں جمع ہوتی ہیں۔ قیدار کی بھینہ بن۔ اور بنیٹا کے منہ سے کسے منہ سے

پر اُٹھائے جاتے ہیں۔ جب ہی میں جس چیز کی زیادہ تعریف کرنا مطلوب ہوتا ہے اور اسے لکھ کر
خود کر کے تبصر کرتے ہیں۔ اگر لکھ کر خود دیکھو خلیل ۱۲ باب الی آخر۔

انشاء احکام یا تمیل اور احکام کا پورا ہونا

اَمَّا قَوْلُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمُنَافِقِينَ قُلْ هُمْ شَرُّ الْبَشَرِ اِنَّهُمْ لَا يَصِلُونَ
مباحث میں سوال انصاف بھی نہ لگتا تھا تو یہ قسمیں بلا تلمو ہو جاتا کیونکہ یاد رہی مسابغہ
اور اسے شکر ہو دو آریں یہ کتے میں کہ انشخ کے نام سے منی میں لکھا کہ
سی وقت دیا گیا کہ یہ یہ میرا وہیں دوسرے وقت شخص سے دیکھا گیا
پہلے حکم یا کار سے دوسرے دیکھا کہ یہ کار میں آیا تو پتہ نہ ہو سکا کہ وہ کون
جاری کر دیا یا اپنے کام کو ترک کر کے دوسرا کام شروع کر دیا۔

انشخ کے ان منی سے نہ اندازا جائے کہ کہاں ملی اور تقدیر کو اختیار نہ ہوتا
ہو۔ اور ایسا وقت اکثر اسے برادران ملدوان متہ منی حاجوان کہ مذمت میں
موتل کر دو کہ اسلامی شریعت میں ہر ایسے انشخ کے قابل نہیں۔ اور بین مقدمات
ذات پاک میں تفسیر از آرس۔ ان کو ہم بولتے ہیں کہ میں۔ ہم نہیں کہتے کہ میں
کے زمانے میں نہ کو علم یا تجربہ کرنا پھر دو دو کے وقت زیادہ ہوا۔ چ کے زمانے
میں اور زیادہ اور نہیں عربی کے دور دورے میں اور بھی زیادہ ہو گیا تو یہ
توبہ توبہ۔ پس جھکاؤ ہو۔

آخر دوم۔ منشی متعصبان مدعی علم کہتے ہیں۔ قرآن میں لکھا ہے کہ زبور کے آئے سے
توریت اور انجیل سے زبور اور قرآن سے انجیل منسوخ ہو گئی۔ اور انکی خدمت میں گذشت
ہو کہ قرآن میں یہ بات نہیں ملتی۔ زبور تو مناجات کی کتاب ہے۔ اور انکو انشخ سے کہا تعلق

علوم نہیں ہو سکتا یہ دھوکا مقرر جس کو کہن سے ہوا کیونکہ قرآن پڑھنے والے میں ہرگز نہیں
 آئینہ کے معنی میں نہ تین برسے اور باطل کرنے کے ہیں قرآن میں تین
 فَبَشِّرْهُ إِنَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ۔ سیارہ ۱۷۔ سورۃ بقرہ رکوع ۷۔

اور قرآن توریت اور انجیل کی نسبت فرماتا ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ سَلِمُوا
 بِالَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا
 عَلَيْهِ شُهَدَاءً فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَكْفُرُوا بِالْآيَاتِ تَمَنَّا وَمِنْ
 وَمَنْ لَوْ يَحْكُمُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ۔ سیدنا سورۃ مائہ رکوع ۷۔
 یہ تو توریت کی نسبت فرماتا ہوا۔

وَفَقِينًا عَلَىٰ آثَارِهِمْ يَعِيسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ مَصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ
 وَإِنِّي أَنِزْلُهُ الْإِنْجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ
 وَهُدًى وَنُورٌ وَمُؤِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ وَلِيَحْكُمُوا فِيهَا أَنِزْلَ الْإِسْلَامِ
 وَمَنْ لَوْ يَحْكُمُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ سیدنا سورۃ مائہ رکوع ۷۔
 یہ قرآن انجیل کی نسبت ہے۔ بیان (آثار) اور (صدق) کا مفاد قابلِ توجہ

۱۔ پس مرقون کر دیا ہر اسدہ ذاتا و شریعات ۱۲۔

۲۔ خدا و رب بنے ہی بھیجی توریت اور میں دریت اور نورانی۔ اس پر حکم دیا کہ وہی اور دریت اور نورانی
 ہے۔ اس میں کہ خدا کی کتاب کے محافظ بنائے گئے اور اسکی خبر دے گی۔ اس میں بھی سے درود و نور سے
 اور آیات کو دنیا کے لئے لازم و ضروری ہوا۔ جو لوگ خدا کے احکام سے غفلت کریں وہی ہوں۔

۳۔ دیکھا آئی میں بھیجائے وہیں کے قدموں پر عیسے پر حکم کا بیٹا سچ بتایا تو بت کوہ اس کے سے تھی، اور اسکی
 جتنے انجیل میں دریت اور نورانی اور سچائی کی تھی دریت اور نورانی اور سچائی اور نورانی اور سچائی
 کہ حکم کریں انجیل سے اور یہ جو اسدہ ذاتا و شریعات اور جو کوئی حکم کرے اس کے احکام سے ہوں۔

اب ایک اور آیت شاکر آپ سے داد چاہتا ہوں اور خدا سے اجر۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ تَوْنِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ ۝

سیارہ ۲ - سورۃ مائدہ - رکوع ۹۶ -

دیکھو قرآن نے کس قدر توریت و انجیل کی محنت سرائی کی ہے۔ اور غور کرو غور۔ غور۔ غور۔
اور سنو ہاں سنو۔ پھر سنو۔ کس قدر یہودی اور عیسائی مذہب والوں کو آزادی دی ہے۔ کیسے
کھانا کھائے اور لڑتین کا ظہار کیا ہے۔ سوچو یہ سرت مدنی ہے۔ کمی نہیں۔ اور ان آیات کو
منسوخ نہیں کیا

ہم نے ان آیات کو لکھ کر ثابت کر دیا ہے کہ قرآن نے توریت اور انجیل کو منسوخ نہیں کیا
بلکہ ہدایت اور نور رکھ کر یہود اور نصاریٰ کو اوپر مل کی تاکید کی ہے۔
بھلا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ آیات منسوخ کرنے کو آئی ہیں۔

اگر موسم۔ کچھ شک نہیں کہ حسب اختلاف اوقات اور باختلاف بلاد اور باختلاف
اقوام مشترک قانون میں خصوصیات کا لگانا ضروری ہوتا ہے۔

مثلاً کپڑا پہننا تمام بلاد مذہب کا ایک ضروری قانون ہے۔ الا موسم گرما اور بلاد گرم کے لیے
کسی طرح کا۔ اور موسم سرما اور بلاد سرد کے لیے کسی دوسری طرح کا ضروری ہے۔ کچھ
میں کام کرنے والے مزدور کے لیے ایک قسم کا۔ اور بادشاہوں کے لیے جشن جلوس
کے دن کے واسطے اور قسم کا۔

سارے اور اگر وہ قائم رکھیں توریت اور انجیل کو اور جو اوپر ان کو ان کے رب کی طرف سے تو کیا دین اپنے ادھر سے اور پانچ
کے شیخ کے کچھ لوگ اور زمین میں سیدھے اور بہت ان کے بڑے کام کر رہے ہیں ۱۱
سارے آیت سیارہ ۲ - سورۃ مائدہ - رکوع ۹۶ - ترمیم دین کی بات میں ۱۲

مصلحان قوم یا مقتنات شرع پر نگاہ کرو۔ جب بنیامین آدمی تھوڑے جب انکی بلاد
 دور دست میں آمدورفت کم ہوگی۔ جب لوگوں کی تہذیب بتدائے سن طفولیت میں تھی۔
 اور وقت کے قوانین اور پھر جب کثرت ہوگئی۔ باہمی تعلقات بڑھ گئے تہذیب کو نشوونما ہونے لگا
 تو اسوقت کے قوانین۔ یہ مصلحان قوم یا مقتنات دین برابر بیان کر سکتے اور اسے قائم
 پونچا سکتے تھے۔ بلکہ غریب و مسکین بے دست و پا مقتنات مصلح اور قوی و زور آور عرب و اب و اب
 مصلح و مقتنات کے قوانین برابر نہیں ہو سکتے پس یہی وجہ ہے کہ یہ شرائع انبیاء میں اور مصلحان حکما میں
 کچھ باہم تغیر موجود ہے۔ اور اصول سب کے ایک میں خصوصیات عارضہ میں اختلاف ہے۔
 ایک ہی قوم میں مختلف اوقات پر مختلف احکام شرعیہ ہوتے رہے۔ ہم ذیل میں نظائر بیان
 کریں گے۔ الایسائی اسے تکمیل کہتے ہیں۔ نسخ نہیں کہتے۔ میں مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں
 حقیقت میں اختلاف تکمیل ہے۔ قرآن بھی آخر میں فرماتا ہے۔

الْیَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاقْتَضَتْ عَلَيْكُمْ نَفْسِي۔ سپارہ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۱
 پس تم کو کیا ضرور ہے کہ تغیر اور تبدیل اور نسخ کہو بلکہ تم بھی تکمیل کہا کرو۔ عیسائیوں کی خدمت میں بھی
 عرض ہے کہ حسب لغت عرب یا اصطلاح اگر مسلمان ان تغیرات کو نسخ کہیں تو یہ معنی تکمیل ہے تم کیونکہ مانتے ہو
 امر چھارم۔ تعجب ہے حسب کتب مقدسہ شرعیہ خدا کے افعال احکام میں بڑا تغیر و تبدیل ہوتا رہا ہے
 اور عیسائی مقدسوں نے اس تغیر کو ایسے الفاظ سے بیان کیا ہے جسے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے نادانی سے
 پہلا حکم یا کام کیا۔ الا وہاں تاویلین کرنے کو شروع ہو جاتے ہیں۔ اور قرآن میں ایسا ایک لفظ
 بھی نہیں اور وہاں اعتراض۔ ہمارے تعصب تیرا استیانتاں ہو۔ سنو خدا نے انسان کو بنایا اور
 بڑھایا۔ پیدائش ۲ باب الا ۶ باب پیدائش میں لکھا ہے۔ آیت ۶۔

۱۔ تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے تجاہل اور نہایت دلگیر ہوا۔ پیدائش ۶ باب ۶۔

۲۔ آج سچا اور اسے چکا نکلو دین تمہارا اور پورا کیا میں نے پھر احسان اپنا ۲۔

۲۔ تب خداوند نے اس بری سے جو پاپا تھا اپنے کوٹنے کرے پتھریا۔ خرچ ۳۲ باب ۱۲۔
 ۳۔ تو بھی سمویل ساول کی بابت غم کھاتا رہا۔ اور خداوند بھی پتھریا کہ ایسے ساول کو بنی اسرائیل کا
 بادشاہ کیا۔ ۱۔ سمویل ۱۰ باب ۲۔ (خدا نے ساول کو سچ کیا پھر وہ مرد ہوا ایسے پتھریا)۔
 بنی اسرائیل پر عذاب نازل ہونے کو تھا کہ انھوں نے عاجزی کی۔ اسپر کتب مقدسہ میں لکھا ہے
 تب نہ کا جی اسرائیل کی پریشانی سے غمگین ہوا۔ قاضی ۱۰ باب ۱۶۔
 اسپر طرہ جسمی ختنہ برائیم کی ولادین ابری رسم تھی۔ پیدائش ۱۷ باب ۱۲۔ اور حضرت مسیح
 نے بھی ختنہ کرایا۔ ۲ باب ۲۱ لوقا۔ مگر ۱۱ باب ۱۷ اعمال میں منسوخ کیا گیا۔ بلکہ پولوس نامہ گلتیان کے
 ۵ باب اور ۶ میں کیساتھ ذکر کیا اور کس زور سے ختنے کی ممانعت کرتا ہے۔ اور اعمال سے معلوم
 ہوتا ہے اسکے ابطال پر پہلے کیٹی ہوئی اور پولوس فرماتے ہیں اگر تم ختنہ کرو تو تمکو مسیح سے
 کچھ فائدہ نہیں جس نے ختنہ کرایا اسے شریعت پر عمل واجب ہے۔ اور جسے شریعت سے
 استبازی چاہی اسے مسیح سے جدا کی ہوئی۔ نامہ گلتی۔ ۵ باب۔
 قربانیان توریت کے لحاظ سے ایسی سات تھیں شریعت عیسوی نے بالکل اوتھما دین اور کھدایا
 مسیح کے مرنے سے پہلے کام توریت کی نسبت منسوخ کینچ کیا۔ حالانکہ متی ۲۳ باب میں
 حکام یہودیوں کی تمیل کی تاک تھی دیمود ۱۱ باب ۱۶۔ امانین کہ ہر کہ ہننے سنا کہ لوگ
 تھیں کہتے ہیں کہ ختنہ کرو شریعت پر چلو۔ ایسے روح القدس اور ہننے بہتر بنانا۔ ان خندوری
 باتوں کے ساتھ تمپر اور بوجھ نہ ڈالیں۔ تم بتوں کے چڑباوے اور لہو۔ درگاہوں کی چیز اور چڑباوے
 سے پرہیز کرو۔ (بس عرملاری کے بدلے اصل لفظ سوزی) درودہ سیاق کے مناسب
 پھر پولوس نے اسپر حاشیہ پڑایا اور حواریوں نے جس قدر خدا بند ہی تھی او سپر آزادی بخشی
 ۱۴ باب ۱۴۔ رومیان مجھے یسوع سے معلوم ہوا اور میں نے یقین کر کے جانا کہ کوئی سپر

ناپاک نہیں۔ لاکن جو اسے ناپاک جانتا ہوا اسکے لیے ناپاک ہے۔ پھر تعجب آتا ہے چرا کارنی بھی
 کہیں اسی میں آگئی۔ شاید اس واسطے شریعت عیسوی میں حد نہیں۔ نامہ عبرانیان ۷ باب ۱
 آیت میں لکھا ہے۔ پس گلا قانون اس لیے کہ کمزور اور بے فائدہ تھا اوٹھ گیا کیونکہ شریعت کچھ کامل نہ کیا۔
 صاف شیخ کا اقرار ہے نامہ گلتیان ۲ باب ۱۱ میں ہے کہ کوئی خدا کے نزدیک شریعت سے راستہ باز
 نہیں ٹھہرتا کیونکہ زندگی ایمان سے ہے پر شریعت کو ایمان سے کچھ نسبت نہیں۔ بلکہ جسے اس پر عمل کیا
 سو اسی ہی سے جیے گا۔ شیخ نے ہمیں مول لیکر شریعت کی منت سے چھوڑا یا ایمان کے
 معنی بھی آگے سمجھلو۔ ۲ باب ۲۳۔ نامہ گلتیان لاکن ایمان کے آنے سے پیشتر ہم شریعت
 کے بند میں تھے۔ اور اس بات تک جو ظاہر ہونے والا تھا گھیرے میں رہے۔ پس شریعت مسیح تک پہنچا
 کو ہماری استاد ٹھہری۔ تاکہ ہم ایمان سے راستہ باز گئے جاوین۔ پر حبیب ایمان آچکا تو ہم پھر استاد کے
 تحت میں نہیں رہتے۔ ۲ باب ۲۱ گلتی۔ راستہ بازی اگر شریعت سے ملتی تو شیخ عیسیٰ ۲ باب ۱۵
 نامہ افسیان۔ مسیح نے اپنا جسم دے کے دشمنی یعنی شریعت کے حکمون اور رسموں کو کھودیا۔
 ۷ باب ۱۲ اور ۱۸ نامہ عبرانیان جب کلمات بدلی تو شریعت بھی ضرور بدل گئی۔ اور آیت ۱۸ میں
 شریعت بے فائدہ ۴ باب ۱۳ آخر قبل میں ہے کہ تو کھانا گوہ سے پکا کر کھائیکا پھر جب ہ وزاری کی تو
 فرمایا اچھا گوہ سے پکا کر کھائیو۔ ۱۰ باب ۵ متی ان بارھوں کو یسوع نے بھی اور انھیں حکم دیکے کھا
 کہ غیر قوموں کی طہارت مت جاؤ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل مت ہو۔ بلکہ خصوصاً اسرائیل کے
 گھر کی کھوئی ہوئی بیٹروں کے پاس جاؤ۔ آیت ۱۰ میں راستے کے لیے نہ جھولے نہ دو کرتے نہ جوتیاں
 نہ لائٹھی لو۔ کیونکہ مزدور اپنی خوراک کے لائق ہے۔ متی ۱۵ باب ۲۴۔ اسے جواب دے کے کہا کہ
 میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بیٹیوں کے سوا کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ لاکن ۱۶ باب ۵
 میں ہے کہ تمام جہان میں جاؤ اور تمام مخلوق کو انجیل سناؤ اور لو ۲۲ باب ۷

اجازت دیدی۔ مٹی ۲۲ باب ۱ میں ہے۔ جو کچھ فریسی اور فقہی جو موسیٰ کی گدھی پر بیٹھے ہیں تمکو کبیر
 اور حکم کریں وہ یاد کرو۔ اور وہی کام کرو۔ اور بالکل ظاہر ہے کہ وہ توریت پر عمل کرنا بتلاتے۔ ۱۱۔
 گذرا حواریوں اور پولوس نے مسوخ کر دیا۔ بلکہ شریعت پر چلنے والا جہنمی ہوا۔ مگلتی ۲ باب ۴ نہایت عجیب
 بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ یوحنا ۱۶ باب ۲۵ یہ باتیں میں نے تمہیلو نہیں کہی ہیں پر وہ وقت آتا ہے میں تمہیں
 تمہیلو نہیں پھر نہ کہوں گا۔ بلکہ باب کی صاف خبر پھر تمہیں دے دوں گا۔ یوحنا ۱۶ باب ۱۲۔ میری اور بت سی
 باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم برداشت نہیں کر سکتے۔ دیکھو تبدل وقت سے تبدل احکام کیسے
 ثابت ہوتا ہے۔ مسیح کہتے ہیں اب تو تمہیل میں بات کرتا ہوں مگر اور وقت پر صاف کہوں گا اور فرماؤں
 میں کئی ایک باتیں تم سے کہنا چاہتا ہوں مگر ابھی تمکو برداشت نہیں معلوم ہوا مدت کے بعد جب لوگ قابل
 برداشت بنائیں گے مسیح اور قسم کی باتیں لوگوں سے کہیں گے۔ ابراہیم نے اپنی سوتیلی بہن سے نکاح کیا
 جسکی اولاد سے تمام انبیاء ہی اسرائیل پیدا ہوئے۔ پیدائش ۲۰ باب ۱۲۔ موسیٰ نے ایسے نکاح کو باطل
 حرام کیا دیکھو ۱۸ باب ۲۰ و ۹۔ باب ۱۴۔ احبار۔ و استثناء ۲ باب ۲۲۔ آدم کے وقت حلال چرند
 پرند کا خون اور چربی حلال تھی۔ پیدائش ۱۔ باب ۳۰ و ۹ باب ۳۔ نوح کے وقت خون حرام
 ہوا۔ استثناء ۴ باب ۹۔ و اشعیا ۱۱ باب ۴ و ۸۔ طلاق دنیا اور طلاق نامہ لکھ دینا موسیٰ کے وقت
 جائز تھا۔ استثناء ۲ باب ۲۔ مسیح نے یا تو مطلق طلاق کو منع کیا۔ مرقس ۱۱ باب ۱۱۔ یا بجز الزام نہ
 منع فرمایا۔ ۵ باب ۳۱ مٹی اور وہ یہ بتائی کہ تمہاری سخت مزاجی سے طلاق جائز ہوا تھا یعقوب کے
 حقیقی دو بہنوں سے ایک کے جتنے نکاح کیا۔ ۲۹ باب ۲۸ پیدائش موسیٰ نے اس جمع کو حرام فرمایا۔
 بنی اسرائیل سے عہد جدید باندھا دیا تھا ۳۱ باب ۳۱۔ وہ جدید شریعت بقول پولوس ہی زائد شریعت
 توریت کے کل احکام اوٹھا دیے گئے۔ باب ۱۵۔ عبرانیان جو سوکا گوشت اور مکروہ چیزیں اور جو ہا کہیں وہ سب
 ۱۵۔ ابعساد۔ اور طیس ۱۵ باب ۵ میں سب کچھ پاک کر دیا۔ تمہیں

شکر و احسان خداوند و باب وصلوۃ و سلام بر نبی شافع یوم الحساب کہ کتاب مستطاب
فصل الخطاب بحسن صحت و اہتمام تام باہ ربیب المرعوب شمسۃ ۱۳۵۵ ہجری نبوی
در مطبع مجتبائی واقع دہلی علیہ طبع پوشیدہ باعث مسرت شایقین و ناظرین گردید

قطعہ تاریخ طبع از ستارچ طبع عالی عالم نامی و فاضل گرامی جناب
مولانا مولوی محمد عبدالعلی صاحب راسی مخلص آسی و امیر رب لانا

اور فیضان احمد و آئے جسکا جی چاہے
جلیپا چل بسی تثلیث کی توحید سے کوسون
اسی میں ہر احد اور حمد اور تفضیل اور وہدان
بنام ایزد و نام نامی اس احمد کا محمد بھی
ہر حامد نام اور بھی ہر حمید اس مبد کل کا
کہان آیا جزا و سکے مع میں مدوح کل عالم
اور سیک فضل کئی ہر ہر اک جزئی میں عالم
دلیل ملی وانی سے اور کا فضل کل الکل
ہر ہے جانی جنت میں تو آئے دین احمد میں

یہ بحر فیض ہو غوطے لگائے جسکا جی چاہے
احد کی وحدہ اس احمد میں پائے جسکا جی چاہے
کہان یہ صوف عینی میں دکھائے جسکا جی چاہے
کوئی محمود اور ایسا بتائے جسکا جی چاہے
ہو ماخذ ایک مشتق اتنے لے جسکا جی چاہے
جو آیا ہو تو نام اور کا بتائے جسکا جی چاہے
قصیدہ ہو یہ کھینہ مٹائے جسکا جی چاہے
مد تل ہو گار یا بنائے جسکا جی چاہے
نہ آئے آتش و دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے

۱۔ یعنی احمد میں اگر ہم ساقط کرو تو احد ہو جائے اور الف ساقط کرو تو احد بن جائے اور ہر ہی بصفت مقلوب بعض مع نہیں ہو جائے اور الف
ہم کو حال کہ تو دو صیغے میں صیغہ فعل تفضیل مذکر و صیغہ وحدان مکاتبت نفس تکلم فافہم و ابندہ ائیم محمد عبد الحکیم کاتب کتاب ہذا -
۲۔ جو قیاس کہ مقدمات یقینیہ سے مرکب ہو اور وحدہ اوسط اولی سلب اور علت حکم کی نفس لام و دوزخ میں واقع
ہو یا چہین علت سے سطل کی طرف دلیل لاتے ہیں و سکودیل ہی اور بالعکس ایک دلیل ہی کہتے ہیں ۱۲۷

کیا باطل نہ حق آیا کہ حق نے حق کہا او سکو
 سیر اسر ظلم اور اندھیر اور ناسپاسی ہے
 اسی حقائق حق کے واسطے یہ چھپ گیا نسخہ
 جو نصف ہو سر تسلیم خم کر دے وہ اس حق پر
 یہ نسخہ ناسخ تلیث ہے اور مثبت توحید
 جناب مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے
 مصنف نے مین توڑے یک فلم تلیث کے و عور
 یہی میدان قلم کو بے علم کرنے کا دشمن ہے
 وہ آئے سائے اونکے جو کوئی مرد میدان ہو
 کیا قائل ہر اک کو اونکے ہی قوال نہیں ہے
 مناظر مین بڑے اس فرج کے وہ اوپور صیاب
 معاذا اللہ خدا ہی تم ملیے کے مین و لہ عیسائے
 نہیں جہ بند مین تقریر اور تحریر و وزن مین
 اگر اونکی نہ مانے کوئی جٹ مسلمین عیسائی
 یہی ہر سرکہ آرائی کا سید ان یہی چوگان
 کوئی فصل الخطاب ایسی کتاب تک نہیں نکلی
 ہوئی تا نسخ اسکی لا جواب و ربا جواب اسی

اب اس حقائق حق حق چھپائے جس کا جی چاہے
 اس حقائق حقیقت کو بھلائے جس کا جی چاہے
 بتحقیق مین حق حق دیکھے جس کا جی چاہے
 سر نہ صاف سے گردن جھکائے جس کا جی چاہے
 کوئی اس فن کے نسخہ نے ملائے جس کا جی چاہے
 بار سال مین سکونگائے جس کا جی چاہے
 جو دعویٰ ہو قلم کو پیر اوٹھائے جس کا جی چاہے
 قدم اسنا بھلائے یا ہٹائے جس کا جی چاہے
 والا اپنے گھر مین غل مچائے جس کا جی چاہے
 کوئی برعکس سکے کر دکھائے جس کا جی چاہے
 لڑائے جس سے او کو یا بھڑائے جس کا جی چاہے
 تو داد اکون ہو اور کتابتائے جس کا جی چاہے
 اگر بار نہ ہو تو آڑ مائے جس کا جی چاہے
 نہ مانگے ہم او سکواور نہائے جس کا جی چاہے
 سخن رائی کے گھوڑے کو بڑھائے جس کا جی چاہے
 نکلتا اسکا ظاہر ہو چھپائے جس کا جی چاہے
 کتاب نہ کوئی ایسی تباہے جس کا جی چاہے

روزناری کا ہوا جبکہ ہوا راذا سلام ۴
 سال طبع اسکا لکھ او عبید حکیم کاتب
 قطعہ نسخہ
 از کاتب
 کفر گر جا مین چھپا جب یہ چھپی عمدہ کتاب
 واہ کیا روزناری مین لکھی عمدہ کتاب

عبداللہ احد صاحب کے مطبع سے
 مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے
 مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے
 مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے
 مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے
 مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے
 مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے
 مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے
 مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے
 مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے

عبداللہ احد صاحب کے مطبع سے
 مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے
 مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے
 مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے
 مولوی عبدلہ احد صاحب کے مطبع سے



م

11

راستوار نهاده چنانچه

اس کتاب مستطاب فصل الخطاب

کا حصہ اول جناب مصنف صاحب کی فرمائش سے

مطبع مجتہائی دہلی میں بصرف زر کثیر چھپکر تمام ہوا اور حق تالیف
 اسکا مطبع نہا میں محفوظ ہے پس لازم ہو کہ کوئی صاحب بدون اجازت
 جناب مصنف صاحب کے اس کتاب کو نہ چھاپیں ورنہ بار کتاب
 جرم حق تلفی حفظ کتاب کے ماخوذ ہو کر نقصان اوٹھائینگے
 لہذا اطلایا یہ اعلان آخر کتاب میں درج کیا گیا۔

محمد عبدالاحد وکیل الک مطبع مجتبیائی قنوج

واقعہ شہر دہلی